درسی کتاب
3
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

درسی کتاب
(مربوط نصاب ۲۰۰۲ کے مطابق)
تیسری جماعت کے لیے
سِندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، سندھ
ناشر
قاضی ایسوسی ایٹس، کراچی

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، سندھ

منظور شدہ: وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبۂ نصاب) حکومتِ پاکستان، اسلام آباد،

بمراسلہ نمبر ایف ۔۹۔۳/۳۔ السنہ مجریہ ۲۸۔۲۔۲۰۰۵

بطور درسی کتاب برائے مدارسِ صوبۂ سندھ

قومی کمیٹی برائے جائزۂ کتبِ نصاب کی تصحیح شدہ

نگرانِ اعلیٰ : پروفیسر عبدالعزیز مہرانوی

چیئرمین، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، سندھ

مُصنّفین :
- ڈاکٹر عبدالحق خان حسرت کاسگنجوی
- سید باقر رضا تقوی
- محمد ناظم علی خان ماتلوی
- مسز پروین کاظمی
- سید مسرت حسین رضوی
- قمرالدین شیخ

نظرِ ثانی وتدوینِ نو :
- عبدالحئی صدیقی
- محمد ناظم علی خان ماتلوی
- عظمیٰ
- فصلِ ربّی

مدیر : محمد ناظم علی خان ماتلوی

کمپوزنگ : قاضی ایسوسی ایٹس، کراچی

لے آوٹ اینڈ ڈیزائن : محمد عمران گھانچی (سندس گرافکس، کراچی)

مطبع : سہام پرنٹنگ پریس، کراچی

فہرست

☆☆☆

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کُتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اوّلین مقصد ایسی درسی کُتب کی تیاری و فراہمی ہے جو نسلِ نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کر کے کامیاب زندگی گزار سکے۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرینِ مضامین، مدرّسینِ کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر چار سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کُتب کے معیار، جائزے اور اُن کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اُسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کُتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کماحقّہٗ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز و آراء ان کُتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مُمِد و مُعاوِن ثابت ہوں گی۔

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، سندھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اللہ نے

سورج چاند بنائے کس نے ؟
اللہ نے
باغ میں پھول کھلائے کس نے ؟
اللہ نے
اللہ نے ، اللہ نے ، ہمارے اللہ نے
اللہ نے ، ہاں پیارے پیارے اللہ نے

کس نے پرندوں کو اُڑنا سکھلایا ہے ؟
اور مچھلی کو پانی میں تیرایا ہے ؟
اللہ نے
اللہ نے ، اللہ نے ، ہمارے اللہ نے
اللہ نے ، ہاں پیارے پیارے اللہ نے

کس نے کیا ہے پیدا ابّو امّی کو ؟
پیارے پیارے بھیّا کو اور باجی کو ؟
اللہ نے
اللہ نے ، اللہ نے ، ہمارے اللہ نے
اللہ نے ، ہاں پیارے پیارے اللہ نے

کس نے نبی بھیجے ہم کو سمجھانے کو ؟
سمجھانے اور سیدھی راہ دکھانے کو
اللہ نے
اللہ نے ، اللہ نے ، ہمارے اللہ نے
اللہ نے ، ہاں پیارے پیارے اللہ نے

(عنایت علی خان ٹونکی)

مشق

۱۔ سورج چاند کس نے بنائے ہیں؟

۲۔ پھول کہاں کھلتے ہیں؟

۳۔ تمام انسانوں اور حیوانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۴۔ مچھلی کو تیرنا کس نے سکھایا؟

۵۔ انسانوں کو سیدھی راہ کس نے دکھائی؟

۶۔ اچھی اور بُری عادتیں موزوں خانوں میں لکھیں:

سچ بولنا ۔ گندے رہنا ۔ نماز پڑھنا ۔ لڑنا جھگڑنا ۔ بڑوں کا ادب کرنا ۔ وقت کی پابندی

اچھی عادتیں	بُری عادتیں
۱	۱
۲	۲
۳	۳
۴	۴

۷۔ یہ نظم زبانی یاد کریں اور مل کر ترنّم سے پڑھیں۔

۸۔ خاکہ مکمل کریں:
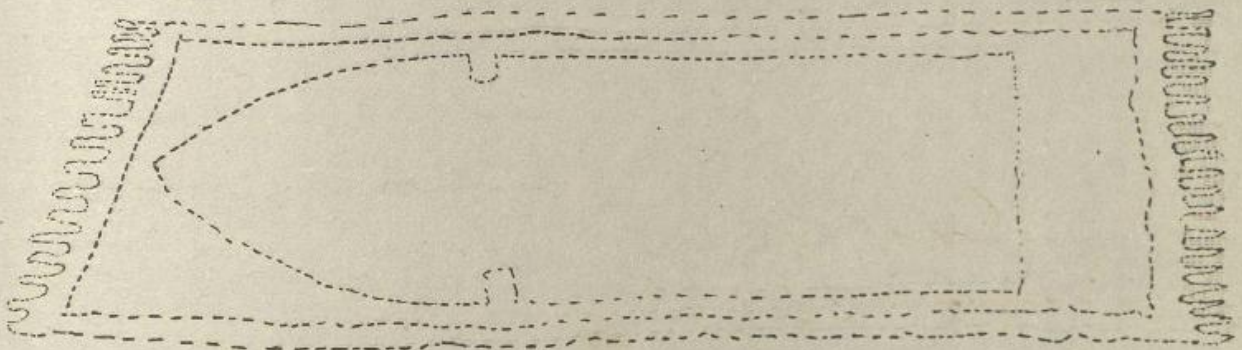
معلم/معلمہ، نظم کی تدریس کے دوران بچوں کے جمالیاتی ذوق کی تسکین کے لیے کبھی کبھی بیت بازی بھی کرائیں یا پسندیدہ شعر صحیح انداز سے پڑھنے اور سنانے کے لیے کہیں۔ سوالات اور گفتگو کے ذریعے حمد میں دیے گئے تصورات کی تقویت کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشموں سے انھیں آگاہ کریں۔ نیز اُس کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر اور احساس پیدا کریں۔

پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم
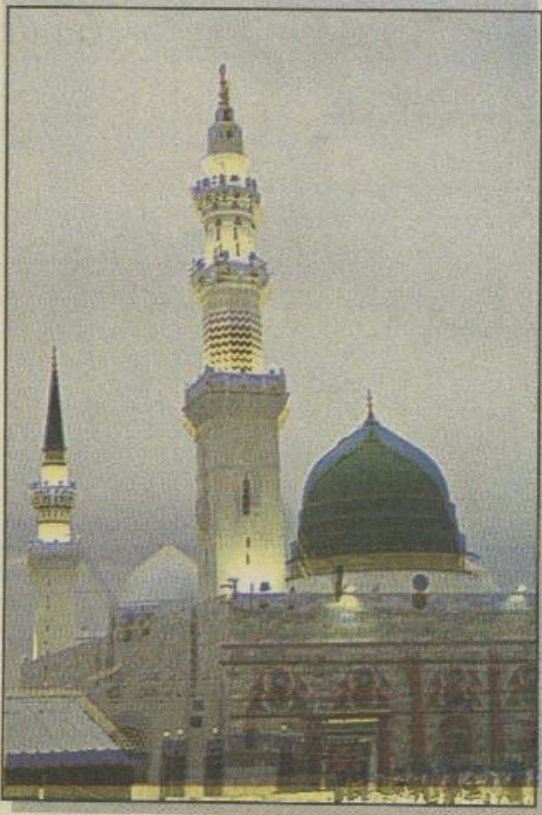
پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بچپن ہی سے نہایت اچھی عادتوں کے مالک تھے۔ اس لیے سب آپؐ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپؐ کے والد کا انتقال آپؐ کی پیدائش سے قبل ہو چکا تھا۔ آپؐ چھے سال کے تھے کہ والدہ بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ آٹھ سال کے ہوئے تو دادا کا بھی انتقال ہو گیا۔ پھر آپؐ کے چچا حضرت اَبُوطالب نے آپؐ کی پرورش کی ذمّے داری سنبھالی۔ وہ آپؐ سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور کسی حالت میں آپؐ کو جدا نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ سفر میں بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت اَبُو طالب تجارت کی غرض سے ملک شام گئے۔ ہمارے پیارے نبیؐ بھی اُن کے ساتھ تھے۔ وہاں ایک عیسائی عالِم نے آپؐ کو دیکھا اور حضرت اَبُو طالب سے کہا کہ ہماری کتاب میں آخری نبی کی جو نشانیاں لکھی ہوئی ہیں، وہ میں اس بچّے میں دیکھ رہا ہوں۔ تم اس بچّے کی بہت زیادہ حفاظت کرنا۔ اس واقعے کے بعد تو حضرت اَبُوطالب اور بھی زیادہ آپؐ کا خیال رکھنے لگے۔

اسلام سے قَبْل عَرَبوں میں بہت سی برائیاں تھیں۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑ پڑتے تھے۔ دو آدمیوں کا جھگڑا قبیلوں کی جنگ میں تبدیل ہو جاتا تھا۔ مکّے میں کئی قبیلے رہتے تھے۔ اُن میں سے چند سمجھ دار لوگوں نے آپس میں طے کیا کہ اب وہ اَمْن کے ساتھ رہیں گے۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے بھی خوشی خوشی اَمْن کے اس فیصلے میں شرکت فرمائی۔

اسی طرح ایک اور موقعے پر بھی ہمارے پیارے نبیؐ کی وجہ سے مکّے کے قبیلوں کا ایک جھگڑا بڑی خوبی سے طے ہو گیا۔ وہ آپس میں خون بہانے سے بچ گئے۔ ہوا یہ کہ شدید بارشوں کی وجہ سے مکّے میں سیلاب آ گیا۔ جس سے بیت اللہ کی دیواریں بھی گر گئیں۔ بیت اللہ کی دوبارہ تعمیر کرتے ہوئے ایک مُقدّس پتھر "حَجَرِ اَسْوَد" کو اُس کی اپنی جگہ لگانا تھا۔ ہر قبیلے کی خواہش تھی کہ یہ عزّت اُسے ملے۔ بس اسی بات پر آپس میں شدید اِختلاف پیدا ہو گیا۔ اس سے

قبل کہ تلواریں نکل آتیں، کسی شخص نے یہ تجویز دی کہ آج اس بات کو یوں ہی چھوڑ دیں اور کل جو شخص سب سے پہلے یہاں آئے اُس سے اس معاملے کا فیصلہ کرایا جائے۔

خدا کا کرنا یہ ہوا کہ دوسرے روز سب سے پہلے وہاں پہنچنے والے شخص ہمارے پیارے نبیؐ تھے۔ آپؐ کو دیکھ کر سب لوگ خوش ہو گئے۔ انھیں یقین تھا کہ آپؐ انصاف سے فیصلہ کریں گے۔ اُن لوگوں کا خیال بالکل صحیح نکلا۔ آپؐ نے واقعی بہترین فیصلہ فرمایا۔ آپؐ نے حجرِ اَسْوَد کو ایک چادر پر رکھوایا اور فرمایا کہ تمام سردار وہ چادر اٹھا کر حجرِ اَسْوَد کو اس جگہ تک لائیں جہاں وہ لگایا جائے گا۔ سب سردار اس چادر کو اٹھا کر وہاں تک لے آئے۔ پھر آپؐ نے وہ حجرِ اَسْوَد چادر سے اٹھا کر اُس کی جگہ پر لگا دیا۔ آپؐ کے اس فیصلے سے بہت بڑا جھگڑا ٹل گیا اور سب نے آپؐ کی تعریف کی۔

آپؐ جوانی کے دنوں میں کھانے پینے کی کچھ چیزیں لے کر مکّے سے باہر ایک پہاڑ کے غار میں عبادت کے لیے چلے جاتے تھے اور کئی روز تک وہاں رہتے تھے۔ اس غار کا نام "حِرا" ہے۔ اسی طرح ایک روز آپؐ غارِ حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے حضرت جِبریل عَلَیہِ السَّلام آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو اللہ کا پیغام پہنچایا۔ کہا کہ آپؐ اللہ کے نبیؐ ہیں۔ پھر قرآن پاک کی پانچ آیتیں آپؐ کو پیش کیں۔

مشق

۱۔ ہمارے پیارے نبیؐ کے والد کا انتقال کب ہوا تھا؟

۲۔ آپؐ کی والدہ کے انتقال کے وقت آپؐ کی عمر کیا تھی؟

۳۔ آپؐ کے دادا کے انتقال کے بعد آپؐ کی پرورش کس نے کی؟

۴۔ ملک شام میں ایک عیسائی عالم نے آپؐ کے متعلق کیا کہا تھا؟

۵۔ آپؐ نے کس فیصلے میں شرکت فرمائی تھی؟

۶۔ بیت اللہ میں حجرِ اَسْوَد لگانے کا جھگڑا آپؐ نے کس طرح ختم کرایا؟

۷۔ غارِ حرا میں آپؐ کو فرشتے نے کیا پیغام پہنچایا؟

۸۔ الٹ معنی والے لفظ لکھیں: صحیح ۔ خراب ۔ ناراض ۔ پہلا ۔ پاس۔

۹۔ اپنے جملوں میں استعمال کریں: محبت ۔ بچپن ۔ کتاب ۔ چھوٹی ۔ آپس۔

۱۰۔ لفظوں کے حروف الگ الگ کر کے لکھیں۔ جیسے: تمام = ت ، م ، ا ، م
قبل ۔ حالت ۔ قبیلہ ۔ سفر ۔ صحیح۔

۱۱۔ خوش خط لکھیں: انتقال ۔ بچپن ۔ حفاظت ۔ اخلاق ۔ فیصلہ

معلم/معلمہ، بچوں کو حضور پاکؐ کے بچپن اور جوانی کے واقعات اور آپؐ کی کفالت کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ بچوں کی معلومات میں اضافے کے لیے ان کا آپس میں مقابلہ کرائیں، املا لکھوائیں اور تلفظ اور خواندگی کی اصلاح کا خیال رکھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق
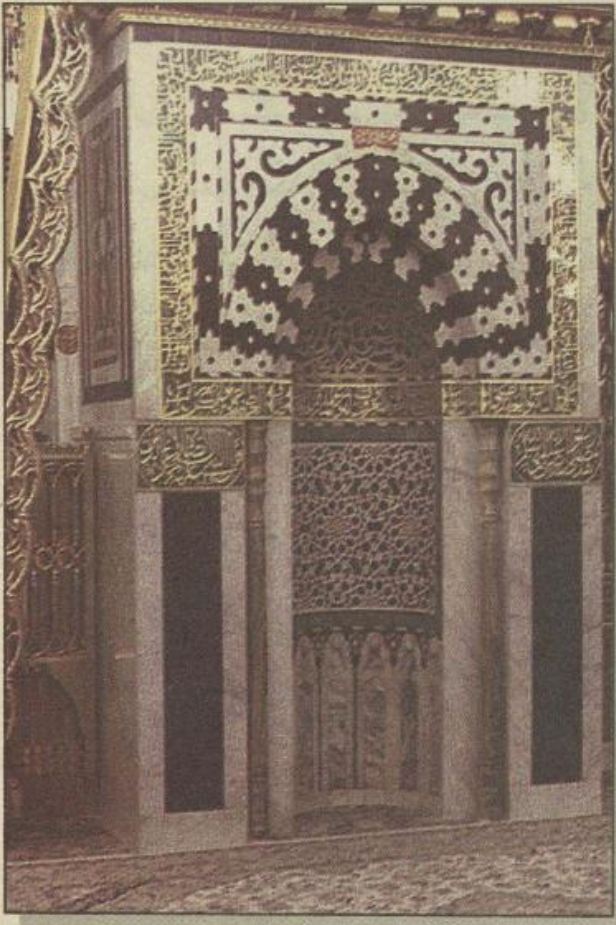
مکّے کے لوگ پیارے نبیؐ کی اچھی عادات اور اعلیٰ اخلاق کی بہت تعریف کرتے تھے اور صادق اور امین کہ کر پکارتے تھے۔ مگر آپؐ نے جب انھیں بُرائیوں سے روکا اور اسلام کی دعوت دی تو اُن میں سے اکثر لوگ آپؐ کے دُشمن ہوگئے۔ یہاں تک کہ انھوں نے ایک رات آپؐ کو جان سے مار دینے کے لیے آپؐ کے گھر کو گھیر لیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان گھیراؤ کرنے والوں کو اونگھ آ گئی۔ آپؐ اللہ کے فضل سے صحیح سلامت نکل گئے۔ آپؐ کا اخلاق دیکھیے کہ گھر سے نکلنے سے پہلے حضرت علیؓ کو اپنے جانی دشمنوں کی امانتیں دیں اور فرمایا کہ تم یہ امانتیں انھیں لوٹا کر مدینے چلے آنا۔ اپنی جان کے دشمنوں کے ساتھ ایسا سلوک ہمارے پیارے نبیؐ کے علاوہ بھلا کون کرسکتا تھا۔

آپؐ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ کبھی کسی نے آپؐ کو جھوٹی بات کرتے نہیں سنا تھا۔ ابوجہل جو مکّے کا ایک سردار تھا اور آپؐ کا سب سے بڑا دشمن تھا، وہ بھی کہتا تھا کہ میں آپؐ کو سچا مانتا ہوں مگر اللہ کو ایک ماننے کی جو بات آپؐ کہ رہے ہیں وہ ماننے کو تیار نہیں ہوں۔

ہمارے پیارے نبیؐ دوسروں کی ضرورت کا بہت زیادہ خیال کرتے تھے۔ آپؐ کے پاس جو بھی رقم یا کھانے پینے کی چیزیں آتیں، وہ غریبوں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ خود بھوکے رہ کر مہمانوں کو کھلاتے اور کبھی کسی سوال کرنے والے کا سوال نہ ٹالتے۔ آپؐ جو وعدہ کرتے اسے ضرور پورا کرتے۔

آپؐ بہت ہی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ سادہ لباس پہنتے، سادہ کھانا کھاتے، اپنا کام خود کرلیتے۔ یہاں

تک کہ آپؐ اپنے جوتوں کی بھی مرمت کر لیتے تھے۔ گھر کے کاموں میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے۔ کسی سے ملتے تو پہلے خود سلام کرتے۔ آپؐ کے ایک خادم حضرت انسؓ تھے۔ وہ بتلاتے تھے کہ آپؐ نے کبھی موقع نہیں دیا کہ پہلے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سلام کریں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کسی محفل میں تشریف لاتے تو لوگوں کو اپنے احترام میں کھڑے ہونے سے منع فرماتے۔

آپؐ بے حد ہمدرد انسان تھے۔ خاص طور پر غریبوں، بیواؤں، یتیموں اور بچّوں کا تو بہت ہی خیال رکھتے تھے۔ ان کے گھر کا کام کر دیا کرتے تھے اور سودا سلف لا دیا کرتے تھے۔ انسان تو انسان آپؐ جانوروں تک کے آرام کا خیال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے ایک اونٹ کو دیکھا جو بھوک پیاس کی وجہ سے بڑا نڈھال ہو رہا تھا۔ آپؐ نے اس کے مالک سے سختی سے کہا کہ وہ اسے خوب کھلایا پلایا کرے۔ ایک صحابیؓ جنگل سے گزرتے ہوئے چڑیا کے گھونسلے سے اُس کے بچّوں کو اٹھا لائے۔ آپؐ نے انھیں حکم دیا کہ بچوں کو فوراً واپس ان کے گھونسلے میں رکھ آؤ، چڑیا پریشان ہو رہی ہوگی۔ کھانے کی چیز پہلے بچوں کو دیتے اور پھر بڑوں کو۔ انسانی ہمدردی کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی کہ جن لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیفیں پہنچائیں، بُرا بھلا کہا، بھوکا رکھا، آپؐ کے دندانِ مبارک شہید کردیے، پتھر مار مار کر آپؐ کو لہولہان کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو جان سے مارنے کی کوشش کی۔ مگر آپؐ نے ان کو نہ کبھی بد دعا دی اور نہ ان سے بدلہ لیا بلکہ سب کو معاف کر دیا اور ان کے حق میں دُعا کی کہ وہ سیدھے رستے پر آ جائیں۔

مشق

۱۔ آپؐ غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

۲۔ ہمارے نبیؐ کی امانت داری کا واقعہ بیان کریں۔

۳۔ جانوروں پر آپؐ کی مہربانی کی کوئی مثال بیان کریں۔

۴۔ آپؐ بچوں سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

۵۔ آپؐ کی سادگی کن باتوں سے ظاہر ہوتی ہے؟

ایک کو واحد اور ایک سے زیادہ کو جمع کہتے ہیں۔ جیسے: غریب اور غریبوں

۶۔ ان لفظوں کے جمع لکھیں۔ امیر۔ جانور۔ یتیم۔ مسلمان۔ کافر

۸۔ جماعت کا ہر بچہ یا بچی باری باری آپؐ کی ایک ایک اچھی عادت بیان کرے۔

۹۔ خوش خط لکھیں۔ کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر + خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

معلم/معلمہ، بچوں کو حضور پاکؐ کے حسنِ اخلاق، ہمدردی، بیماروں اور ضعیفوں کی مدد، صداقت و دیانت، تجارت اور تبلیغ دین کے بارے میں واقف کریں۔ تبلیغ دین کے سلسلے میں آپؐ کے عزم و ہمت کے واقعات بھی بیان کریں۔

ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

آپؐ کی ذات سب سے اعلیٰ ہے
آپؐ کی بات سب سے اعلیٰ ہے

آپؐ کا نام سب سے اچھا ہے
آپؐ کا کام سب سے اچّھا ہے

آپؐ ہی سے جہاں میں رونق ہے
سارے کون و مکاں میں رونق ہے

حق کا پیغام آپؐ لائے ہیں
دینِ اسلام آپؐ لائے ہیں

آپؐ رحمت سے کام لیتے ہیں
گرنے والوں کو تھام لیتے ہیں

روشنی آپؐ ہی کے دَم سے ہے
زندگی آپؐ کے قدم سے ہے

اے یتیموں کے غمگسار، سلام
اے مدینے کے تاجدار، سلام

(محمد اسحاق جلال پوری)

مشق

١۔ اس نعت میں حضورؐ کی کون کون سی خوبیاں بیان ہوئی ہیں؟
٢۔ آپؐ کس کا پیغام لائے؟
٣۔ آپؐ کون سا دین لائے؟
٤۔ گرنے والوں کو کون تھام لیتا ہے؟
٥۔ ایک جیسی آواز والے لفظ لکھیں: کام، ------- ، رہنمائی، ------- ، ذات، -------
٦۔ خوش خط لکھیں: اے یتیموں کے غمگسار سلام + اے مدینے کے تاجدار سلام
٧۔ یہ نعت زبانی یاد کریں اور مل کر پڑھیں۔

خلیفہ ایسے ہوتے تھے

مُسلمانوں کے خَلیفہ خُطبے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا۔ ''جناب! ہم آپ کی کوئی بات نہیں سنیں گے۔ کیوں کہ آپ کے کُرتے میں جو کپڑا لگا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جتنا دوسرے مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ آپ نے زیادہ کپڑا کیوں لیا؟''

خلیفہ نے کہا: ''اس سوال کا جواب میرا بیٹا دے گا۔'' خلیفہ نے اپنے بیٹے کو سب کے سامنے بلایا۔ بیٹے نے کہا: ''میرے والد کو بھی اتنا ہی کپڑا ملا تھا جتنا ہر مسلمان کو۔ لیکن والد صاحب کا قد لمبا ہے، وہ کپڑا ان کے کُرتے کے لیے ناکافی تھا۔ اس لیے میں نے اپنے حصّے کا کپڑا بھی والد صاحب کو دے دیا جس سے ان کا کُرتا تیار ہوگیا۔''

یہ سُن کر وہ شخص اُٹھا اور ادب سے کہنے لگا۔ ''اے مسلمانوں کے خلیفہ! اب آپ جو بھی حکم دیں گے ہم اس پر عمل کریں گے۔'' خلیفہ نے سب کے سامنے اس شخص کی ہمّت کی تعریف کی۔

ایک مرتبہ یہی خلیفہ اپنے ایک غلام کے ساتھ مدینہ شریف سے بیتُ المَقدِس کا سفر کر رہے تھے۔ سواری ایک تھی، اس لیے کچھ دیر خلیفہ خود اونٹ پر سوار ہوتے اور غلام پیدل چلتا۔ پھر کچھ دیر غلام کو اونٹ پر بٹھاتے اور خود پیدل چلتے۔ پورا سفر اسی طرح طے کیا۔ جب شہر قریب آیا تو اتفاق سے اونٹ پر بیٹھنے کی باری غلام کی تھی۔ انھوں نے غلام کو اونٹ پر بٹھایا اور خود اونٹ کی مہار پکڑے شہر میں داخل ہوئے۔ جب لوگوں کو یہ پتا چلا کہ خلیفہ مہار پکڑے چل رہے ہیں اور غلام سوار ہے تو وہ حیران رہ گئے۔

ایک مرتبہ مدینے میں قحط پڑ گیا۔ لوگ بھوکوں مرنے لگے۔ خلیفہ نے لوگوں کی خوراک کا انتظام خود سنبھال لیا۔ جب تک قحط رہا انھوں نے بھی گھی اور گوشت استعمال نہ کیا۔

انھی خلیفہ کے ایک گورنر کے بیٹے نے ایک دیہاتی کو بلاوجہ کوڑے مارے۔ دیہاتی نے گورنر کے بیٹے کی شکایت خلیفہ سے کر دی۔ خلیفہ نے انصاف کی خاطر گورنر اور اس کے بیٹوں کو بلایا۔ سب خلیفہ کے پاس حاضر ہوگئے۔ خلیفہ نے اس دیہاتی سے ملزم کی پہچان کروائی۔ پھر گورنر کے بیٹے سے پوچھا: تم نے اس دیہاتی کو کیوں مارا؟ گورنر کا بیٹا کوئی جواب نہ دے سکا۔ گورنر کے بیٹے کی خاموشی پر خلیفہ کو یقین ہوگیا کہ دیہاتی سچّا ہے۔

خلیفہ نے گورنر کے سامنے اس دیہاتی کو اپنا کوڑا دیا اور اس سے کہا: ''اب تو اس سے اپنا بدلہ لے لے۔'' دیہاتی نے گورنر کے سامنے اس کے بیٹے کو کوڑے مار کر اپنا بدلہ لے لیا۔

آپ جانتے ہیں وہ خلیفہ کون تھے؟ وہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعالیٰ عَنْہُ تھے۔

مشق

۱۔ ایک شخص نے حضرت عمر فاروقؓ کی بات سننے سے کیوں انکار کیا؟

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ کے بیٹے نے اس شخص کو کیا جواب دیا؟

۳۔ حضرت عمر فاروقؓ اور ان کے غلام نے اونٹ پر باری باری کیوں سواری کی؟

۴۔ بیتُ المَقدِس کے لوگ کیا دیکھ کر حیران رہ گئے؟

۵۔ حضرت عمر فاروقؓ نے دیہاتی کو کس طرح بدلہ دلایا؟

۶۔ حضرت عمر فاروقؓ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟

۷۔ جملے بنائیں:۔

کامیاب ۔ برابر برابر ۔ اتنا ۔ جتنا ۔ پوری پوری ۔ شکایت

۱۰۔ لفظوں کے حروف الگ الگ کر کے لکھیں۔

قحط ۔ خلیفہ ۔ مدینہ ۔ شخص ۔ یقین

۱۱۔ ان لفظوں کی جمع لکھیں۔

شہر ۔ اونٹ ۔ غلام ۔ جواب ۔ بات

۱۲۔ خوش خط لکھیں: خاموشی ۔ دیہاتی۔ ناکامی ۔ باری ۔ کبھی۔

❋❋❋

معلم/ معلمہ، زبان کی مہارتوں کی مشق کے علاوہ بچوں کو حضرت عمرؓ کے عدل و انصاف اور مساوات کے بارے میں مزید آگاہ کریں۔ اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے سوالات کریں۔

حضرت علی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ

حضرت علی رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔ آپؓ نے بہت سی جنگوں میں حصہ لیا۔ کافروں سے سخت مقابلے کیے۔ ہر جنگ میں انتہائی بہادری سے لڑے اور فتح حاصل کی۔ آپؓ کی بہادری کی وجہ سے رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو اَسَدُ اللہ یعنی ''اللہ کا شیر'' کہا۔

ایک دفعہ مدینے پر کافروں نے حملہ کر دیا۔ مسلمانوں نے مدینے کے باہر خَندَق کھود رکھی تھی۔ خَندَق کی وجہ سے کافر مدینے میں داخل نہ ہو سکے۔ آخر ایک دن ایک بہت طاقت ور پہلوان نے خَندَق پار کر لی اور مسلمانوں کو مقابلے کے لیے للکارا۔ حضرت علیؓ، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے اجازت لے کر اس کے مقابلے کے لیے آگے بڑھے اور اس سے کہا۔ ''میں نے سنا ہے کہ تو تین باتوں میں سے ایک بات ضرور پوری کرتا ہے۔'' اس نے جواب دیا ''ہاں''۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں تجھ سے تین باتیں کہتا ہوں۔ پہلی بات یہ کہ تُو اسلام قبُول کر لے۔ اس نے کہا ''یہ ہو نہیں سکتا'' پھر آپؓ نے فرمایا۔ ''دوسری بات یہ کہ تو مسلمانوں سے مت لڑ اور واپس چلا جا''۔ اس نے جواب دیا۔ ''اگر میں بغیر لڑے واپس چلا جاؤں تو عورتیں میرا مذاق اڑائیں گی اور مجھے بزدل کہیں گی۔''

حضرت علیؓ بولے تو پھر تیسری بات یہ کہ ''میرا مُقابَلَہ کر''۔ آپؓ کی یہ بات سُن کر اس پہلوان کو غصہ آ گیا۔ اس نے آپؓ پر پوری طاقت سے تلوار کا وار کیا۔ آپؓ نے پہلوان کا وار روک لیا۔ پھر بھی آپؓ کی پیشانی زخمی ہو گئی۔ آپؓ نے زخم کی پروا نہ کی اور جواب میں اس کافر پر تلوار کا ایسا بھرپور وار کیا کہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔

حضرت علیؓ جب مسلمانوں کے خلیفہ بنے تو انھوں نے اسلامی حکومت کا انتظام بہت اچھے طریقے سے چلایا۔ آپؓ غریب اور امیر کے ساتھ ایک سا سلوک کرتے تھے۔

ایک مرتبہ آپؓ اپنے خادم کے ساتھ کپڑا خریدنے بازار گئے۔ خادم سے کہا کہ وہ اپنے اور ان کے لیے کپڑا پسند کرے۔ خادم نے آپؓ کے لیے اچھا اور اپنے لیے معمولی کپڑا پسند کیا۔ پھر کپڑا لے کر آپؓ درزی کے پاس گئے۔ آپؓ نے درزی سے کہا کہ اچھے کپڑے کا جوڑا غلام کے لیے اور معمولی کپڑے کا جوڑا میرے

لیے سی دے۔ اس پر خادم نے عَرض کی۔ "اے امیر المومنین! میرے لیے اتنے اچھے کپڑے کی کیا ضرورت ہے؟"
آپؓ نے فرمایا: "بھئی، تم جوان ہو۔ تمھارے لیے اچھا کپڑا مناسب ہے"۔

ایک بار کسی جنگ میں آپؓ کی زِرَہ کھوگئی۔ جنگ سے واپسی پر معلوم ہوا کہ وہ زِرَہ ایک یہودی کے پاس ہے۔ آپؓ نے قاضی کی عدالت میں اس یہودی کے خلاف شکایت کردی۔ قاضی نے حضرت علیؓ اور یہودی دونوں کو عدالت میں طلب کیا۔ حضرت علیؓ نے قاضی کو بتایا کہ یہ زِرَہ میری ہے۔ قاضی نے آپؓ سے کہا کہ آپ اس سلسلے میں کوئی ثبوت یا گواہ پیش کریں۔ حضرت علیؓ نے گواہ کے طور پر اپنے بیٹے اور غلام کو پیش کیا۔ قاضی نے ان کی گواہی کو تسلیم کرنے سے یہ کہ کر انکار کردیا کہ ایک آپ کا بیٹا اور دوسرا غلام ہے۔ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں قبول نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح غلام کی بھی کیوں کہ وہ اپنے مالک کے خلاف گواہی نہیں دے سکتا۔

اس کے بعد قاضی نے فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا۔ زِرَہ حضرت علیؓ کی تھی۔ لیکن انھوں نے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی قاضی کے فیصلے کو تسلیم کرلیا۔ اس بات کا یہودی پر بڑا اثر ہوا اور اس نے اسلام قبول کرلیا ۔ اس نے وہ زرہ بھی حضرت علیؓ کو واپس کردی۔

ایک بار عید کے موقعے پر لوگوں نے عرض کیا۔ "امیر المومنین! آپؓ کے لباس میں پیوند لگے ہوئے ہیں۔ اگر آپؓ بھی عید کے لیے نئے کپڑے خرید لیں تو کیا ہی اچھا ہو! آپؓ نے جواب دیا" یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ شہر کے ہزاروں لوگ پرانے لباس میں ہوں اور میں نئے کپڑے پہنوں۔"

آپؓ نے فرمایا:۔

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔
☆ عِلم مال سے بہتر ہے۔
☆ عِلم کی خوبی اس پر عَمَل کرنے میں ہے۔

مشق

۱۔ حضرت علیؓ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ ہیں؟
۲۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علیؓ کو "اسد اللہ" کیوں کہا؟
۳۔ مدینے پر کافروں کے حملے کو روکنے کے لیے مسلمانوں نے کیا کیا؟
۴۔ قاضی کی عدالت میں حضرت علیؓ نے گواہی کے لیے کس کس کو پیش کیا؟

۵۔ قاضی نے گواہی ماننے سے کیوں انکار کر دیا؟

۶۔ حضرت علیؓ کے اخلاق کا یہودی پر کیا اثر ہوا؟

۷۔ حضرت علیؓ کیسی زندگی گزارتے تھے؟

۸۔ درست جملے پر یہ (✓) نشان لگائیں:

(الف) مسلمانوں نے مدینے کے اندر خندق کھودی۔

(ب) دشمن کے ایک طاقت ور پہلوان نے خندق پار کر لی۔

(ج) حضرت علیؓ کی بات سن کر پہلوان بہت خوش ہوا۔

(د) حضرت علیؓ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ تھے۔

(ہ) حضرت علیؓ نے دشمن کے پہلوان سے چار باتیں کیں۔

۹۔ جملے بنائیں:۔ خندق ۔ للکارنا ۔ وار ۔ مقابلہ ۔ لباس

۱۰۔ ان لفظوں کے واحد لکھیں:

مسلمانوں ۔ کافروں ۔ باتوں ۔ ہزاروں ۔ جنگوں

۱۱۔ حروف ملا کر لفظ بنائیں:

جیسے=

ب	ہ	ا	د	ر	ی	بہادری
م	ق	ا	ب	ل	ہ	
ت	ل	و	ا	ر		
ث	ب	و	ت			
پ	ے	ش	ا	ن	ی	
ا	ن	ص	ا	ف		

۱۲۔ خوش خط لکھیں: قاضی ۔ زندگی ۔ آدمی ۔ واپسی ۔ گواہی

۱۳۔ حضرت علیؓ کے قول نقل کریں۔

معلم/ معلمہ، بچوں کو حضرت علیؓ کی شجاعت و بہادری، مساوات اور عدل و انصاف کے بارے میں مزید تفصیل سے آگاہ کریں۔ املا، قواعد اور خوشخطی کے بارے میں اکثر و بیشتر اسباق میں مشق کراتے رہیں۔
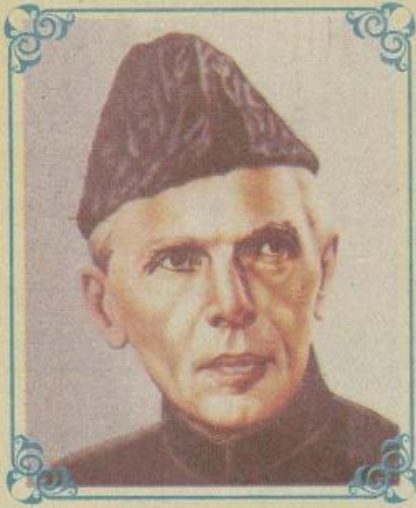
قائدِ اعظمؒ

پاکستان بنانے والے قومی شان بڑھانے والے
قائداعظمؒ زندہ باد
قائداعظمؒ زندہ باد
عزّت والے شُہرت والے ہمّت والے ، عظمت والے
قائداعظمؒ زندہ باد
قائداعظمؒ زندہ باد
چاند ستارے والا پرچم لہراتا ہے ہر سُو ، ہر دم
قائداعظمؒ زندہ باد
قائداعظمؒ زندہ باد
آزادی کے نغمے گھر گھر خوشیاں اندر خوشیاں باہر
قائداعظمؒ زندہ باد
قائداعظمؒ زندہ باد

(شمشاد علی تنہا)

مشق

۱۔ پاکستان کس نے بنایا؟ ۲۔ ہمارے قائداعظمؒ میں کیا کیا خوبیاں تھیں؟

۳۔ ہمارے قومی پرچم پر کیا بنا ہوا ہے؟

۴۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ لکھیں:

-------- بنانے والے) (قومی شان --------

-------- شہرت والے) (ہمت والے --------

۵۔ ہم آواز الفاظ لکھیں، جیسے = ہمت ، دولت

گھر -----، -----، ----- پاکستان -----، -----، -----

والے -----، -----، ----- پرچم -----، -----، -----

۶۔ خوش خط لکھیں: ہر سو ۔ ہر دم ۔ گھر گھر ۔ لہرانا ۔ عظمت ۔ ہمت

۷۔ لفظ اور معنی کے جوڑ ملائیں

جیسے:

لفظ	معنی	لفظ	معنی
قومی شان	بڑائی	ہردم	گیت
شہرت	ہر طرف	نغمے	ہر گھر
عظمت	قوم کی عزت	گھر گھر	بڑا رہنما
ہر سو	مشہور ہونا	قائداعظم	ہر وقت

۸۔ خاکہ مکمل کریں:
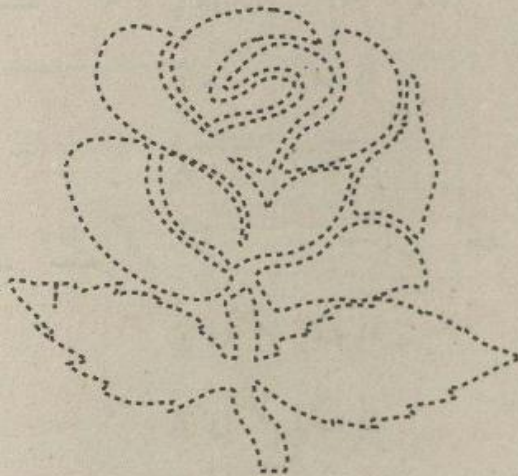
معلم/معلمہ، بچوں میں پاکستان، پرچمِ پاکستان اور بانیٔ پاکستان سے محبت پیدا کرنے کے لیے اُن سے سوالات کریں اور مختلف انداز سے نظم کو صحیح تلفظ، لب و لہجے اور ترنم سے پڑھوائیں۔ قواعد کے مزید سوالات کریں۔ ڈرائنگ کی مشق پوری کتاب میں نہایت توجہ سے کرائیں۔

محنت کا پھل
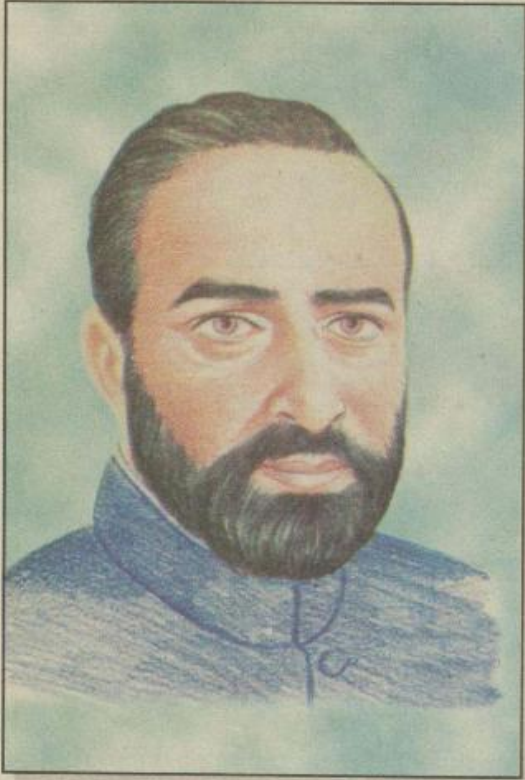
آج سے کئی برس پہلے کی بات ہے کہ کراچی میں ایک بیوہ عورت رہتی تھی۔ اس کا ایک چھوٹا بیٹا تھا اور کمانے والا کوئی نہ تھا۔ ایک روز وہ عورت بازار سے کچھ چیزیں خرید کر لائی۔ اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا یہ چیزیں بازار میں لے جا کر فروخت کر آؤ تاکہ گھر کے خرچ کا کچھ انتظام ہو سکے۔

بیٹا بہت فرمانبردار تھا۔ اس نے ماں کے حکم پر عمل کیا۔ وہ ان چیزوں کو بازار لے گیا اور کچھ دیر بعد ان کو فروخت کر کے واپس آ گیا اور سارے پیسے ماں کے ہاتھ میں دے دیے۔ ماں نے حساب لگایا اور بیٹے کو شاباشی دی اور کہا کہ اگر ہر روز اسی طرح چیزیں لے جا کر بیچ آیا کرو تو اس طرح جو نفع ملے گا اس سے ہم اپنے اخراجات پورے کر لیں گے۔

ماں کے کہنے کے مطابق بیٹا ہر روز کچھ چیزیں لے جا کر فروخت کرتا رہا۔ آہستہ آہستہ ان کے حالات بہتر ہونے لگے اور بیٹا کاروبار کا طریقہ سیکھ گیا۔ بڑے ہو کر اس نے شکر کا کاروبار شروع کیا۔ خوب محنت کی۔ اللہ نے اُسے محنت کا پھل دیا۔ اس کے کاروبار نے بہت ترقی کی۔ ایک روز وہی بیٹا شکر کا بادشاہ کہلانے لگا۔ شکر کا بادشاہ کہلانے والے اس بچے کا نام عبداللہ ہارون تھا۔

عبداللہ ہارون نے کاروبار کی آمدنی سے عوام کی بھلائی کے بہت کام کیے۔ لوگوں میں علم کا شوق پیدا کرنے کے لیے تعلیمی ادارے قائم کیے۔ حکومت نے عبداللہ ہارون کی خدمات کے اعتراف کے طور پر کراچی کی ایک سڑک کا نام عبداللہ ہارون روڈ رکھا۔

سچ ہے، دنیا میں عزت اور مرتبہ اسی کو ملتا ہے جو محنت کرتا ہے اور عوام کی بھلائی کے کام کرتا ہے۔

مشق

۱۔ اس سبق میں بچے کی کن کن خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ ۲۔ بچے کی ماں نے اسے کیا نصیحت کی؟

۳۔ عبداللہ ہارون نے عام بھلائی کے لیے کیا کیا کام کیے؟ ۴۔ لوگ ''شکر کا بادشاہ'' کسے کہتے تھے؟

۵۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے روزی کمانے کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

۶۔ درست بیان پر (✓) نشان لگائیں:۔

☆ بچے نے ماں کی دی ہوئی چیزیں فروخت کرنے سے انکار کردیا۔

☆ بچہ اپنی ماں کا کہنا مانتا تھا۔

☆ بچے کی ماں نے بازار سے چیزیں لاکر اسے فروخت کرنے کے لیے دیں۔

☆ بچے کو چیزیں فروخت کرنے سے نفع ہوا۔

☆ بچے نے ہمت نہیں ہاری۔

۷۔ جملوں میں استعمال کریں: غریب ۔ ہمت ۔ فرماں بردار ۔ محنتی ۔ روزی ۔

۸۔ الفاظ کی ترتیب بدل کر جملے درست کریں۔

☆ غریب ایک تھا بہت بچہ۔

☆ تھا سمجھ دار بچہ۔

☆ سچ تھا بولتا ہمیشہ۔

☆ کام ہمت لو سے۔

☆ تھا وہ ستاتا نہیں کسی کو۔

۹۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ لکھیں:

☆ وہ اپنی ماں کا ۔۔۔۔۔۔ مانتا تھا۔

☆ وہ ہمیشہ ۔۔۔۔۔۔۔ بولتا تھا۔

☆ محنت مزدوری کوئی ۔۔۔۔۔۔۔ کی بات نہیں۔

☆ عبداللہ ہارون ۔۔۔۔۔۔۔ رہتے تھے۔

☆ جو محنت کرتا ہے اسے ۔۔۔۔۔ ملتی ہے۔

۱۰۔ خوش خط لکھیں: خلیفہ ۔ حوصلہ ۔ کارنامہ ۔ جلسہ ۔ قبلہ ۔ مصافحہ

معلم/معلمہ، بچوں کو سبق کے علاوہ دیگر اسلامی شخصیات سے متعارف کرائیں اور ان کو محنت کی عظمت اور اچھی عادات کے بارے میں آگاہ کریں۔ نیز قواعد اور تحریری مشق کے لیے زیادہ سے زیادہ کام کرائیں۔

خِدمَت گار بہن بھائی

گرمی کا مَوسَم تھا۔ دھوپ کی تیزی سے سمندر کا پانی بھاپ بن کر اٹھا اور بادل بن گیا تو ہوا نے آگے بڑھ کر اسے اپنے کاندھوں پر اُٹھالیا اور کہا: بھیّا میں خشکی کی طرف سے آ رہی ہوں۔ وہاں سب انسان ، حیوان ، پیڑ اور پودے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔ اور۔۔۔

اور کیا؟ پانی نے پوچھا !

''اور اللہ تعالیٰ سے تمھارے آنے کی دعا مانگ رہے تھے۔ میں نے سوچا جلدی سے چلوں اور تمھیں لے آؤں۔'' ہوا بولی۔

پانی نے کہا۔ ''ہاں باجی۔ تم نہ ہوتیں تو میں انسانوں ، حیوانوں اور پیڑ پودوں اور ساری مخلوق کی پیاس بجھانے کیسے جاتا۔ وہ تو سب پیاس سے مرجاتے۔ تمھارا بہت بہت شُکرِیہَ''

''نہیں بھیا، شُکریے کی اس میں کیا بات ہے''! ہوا نے جواب دیا۔ تم تو میرے اپنے ہو۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن میرے ہی تو حصے ہیں ، جن سے مل کر تم بنے ہو۔ تمھیں کندھوں پر بٹھا کر خود میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ ورنہ دھوپ کی تیزی تو مجھے جُھلسا دیتی ہے۔ لوگ بھی مجھ سے بیزار ہو جاتے ہیں اور تمھارے ساتھ چلتی ہوں تو انسان، حیوان، کھیت اور باغ سب مجھے خوش آمدِید کہتے ہیں۔ جب میں تمھیں گھٹا کی شکل میں لے جا کر برساتی ہوں تو لوگ کہتے ہیں: ''گھٹا آن کر مینہ جو برسا گئی — تو بے جان مٹّی میں جان آ گئی۔''

پانی بولا ''باجی تم نہ ہوتیں تو میں زمین پر برستا نہ پہاڑوں پر جا کر برف کی شکل اختیار کرتا۔ نہ وہاں سے ندّی نالوں اور دریاؤں کی شکل میں سب کو فائدہ پہنچاتا۔ اور نہ اپنے وطن یعنی سمندر میں لوٹ کر آتا۔ باجی یہ بھی تو تمھارا احسان ہے۔ پھر تم تو سمندر میں بھی مجھے لہریں بنا کر حرکت میں رکھتی ہو۔ تم ایسا نہ کرتیں تو میں صاف کیسے رہتا۔

ہوا بولی۔ مگر اس گندگی سے کیسے بچا جائے جو لاپروا لوگ دھوئیں، مٹّی اور گندی چیزوں کے ذریعے ہمارے
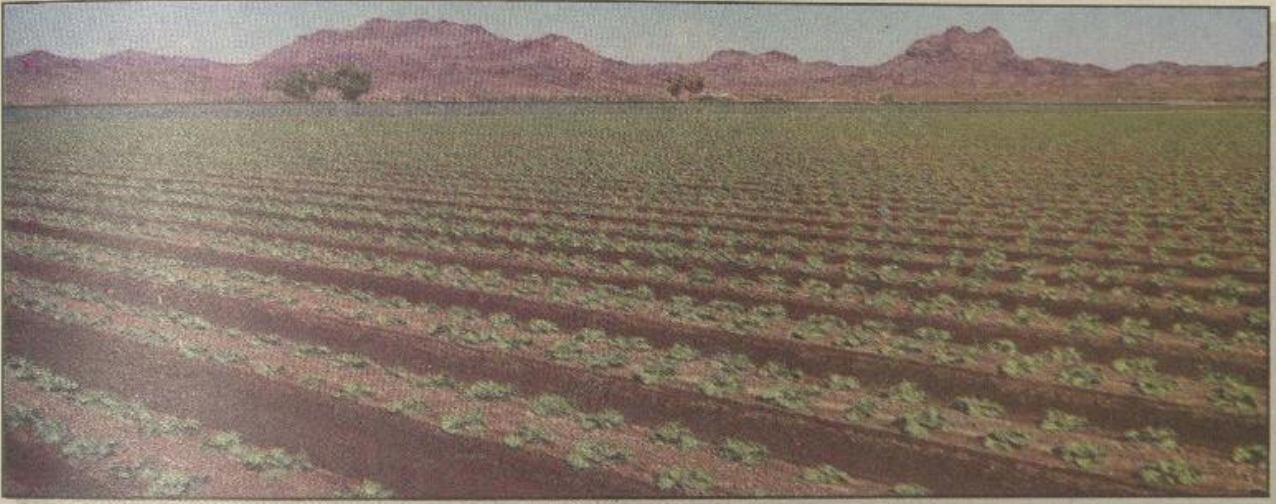
اندر پیدا کر دیتے ہیں۔

پانی نے کہا۔ اس کا علاج تو یہی ہے کہ سمجھدار لوگ ناسمجھ لوگوں کو سمجھائیں کہ وہ ایسا نہ کریں۔

ہوا نے کہا۔ تم میرے بھائی ہو۔ میں تمھاری اچھی عادتوں کی وجہ سے تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے ہی ذریعے سے تمام چیزوں کو زندگی دی ہے۔ تمام چیزوں کو دھو کر پاک صاف کر دیتے ہو، پن چکیاں چلاتے ہو۔ بلکہ بہتے ہوئے اپنی قوّت سے ان بڑی بڑی مشینوں کو بھی حرکت دیتے ہو جن سے بجلی پیدا ہو کر انسانوں کے ہزاروں کام نکالتی ہے۔

پانی بولا۔ ''ہاں! الحمدُلِلہ! اللہ نے مجھے یہ قوّت دی ہے۔ مگر جہاں میں نہیں پہنچ پاتا وہاں تم پَون چکیاں چلا کر لوگوں کا آٹا پیس دیتی ہو۔ اور ہاں باجی! اگر میری وجہ سے چیزیں زندگی پاتی ہیں تو تمھاری وجہ سے ان کی زندگی قائم رہتی ہے۔ اگر تم جانداروں کو آکسیجن نہ دو تو وہ دم گُھٹ کر مر جائیں۔

ہوا نے جھونکے کی شکل میں سر جُھکا کر کہا ''بھیّا جس خدا نے تمھیں ساری مخلوق کے لیے مفید بنایا ہے۔ اس نے مجھ جیسی ہلکی پھلکی چیز کو یہ ہمت اور قوت عطا کی ہے کہ ہوائی جہاز کی صورت میں بوجھ اٹھا کر انسانوں کی خدمت کر سکوں۔ ہاں تمھیں وہ وقت تو یاد ہوگا کہ جب ہم دونوں بھاپ کی شکل میں ٹرین کا انجن چلایا کرتے تھے۔ اب بھی بہت سے کارخانوں میں ہم دونوں بھاپ بن کر یہ کام کرتے ہیں۔

یہ دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کی تعریف کرتے اور اللہ کا شکر ادا کرتے اڑتے چلے جا رہے تھے۔ اتنے میں بارش کے فرشتے نے بجلی کے کڑکے کے ذریعے بادلوں کو ہوا کے کاندھوں سے اتر کر زمین پر برسنے کا حکم دیا۔ درخت اور پودے خوشی سے جُھوم اٹھے، موسم سہانا ہوگیا۔ گرمی سے پریشان انسانوں اور حیوانوں نے سکون کا سانس لیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

''زمین سبزے سے لہلہانے لگی۔ کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی۔''

مشق

۱۔ بادل کس طرح بنتے ہیں؟

۲۔ بادل دور دور کیسے پہنچتے ہیں؟

۳۔ پانی کن دو گیسوں سے مل کر بنا ہے؟

۴۔ جانداروں کو زندہ رہنے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟

۵۔ ہوا کی قوّت سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

۶۔ پانی کی قوّت سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

۷۔ پانی ہمیں کہاں کہاں سے ملتا ہے؟

۸۔ جملے بنائیں: انسان ۔ ہوا ۔ خوش آمدید ۔ دُعا ۔ بادل ۔ عطا

۹۔ لفظوں کی ترتیب درست کر کے لکھیں:

☆ ہر جاندار لیتا سانس ہے۔ ☆ ہوتی ہوا ہلکی ہے۔

☆ اللہ نے دی مجھے قوت ہے۔ ☆ دوسروں مدد کی کرو۔

☆ چھوٹوں پیار سے کرو۔ ☆ ماں باپ کا مانو کہنا۔

۱۰۔ درست بیان کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

☆ بادل بھاپ سے بنتے ہیں۔ ☆ ہوا پانی سے بھاری ہوتی ہے۔

☆ بارش سے موسم خراب ہو جاتا ہے۔ ☆ ہوا میں کوئی قوت نہیں ہوتی۔

☆ زندگی کے لیے ہوا، پانی، خوراک اور حرارت ضروری ہیں۔

☆ ہوا کی وجہ سے سمندر میں لہریں اٹھتی ہیں۔

۱۱۔ خوش خط لکھیں: زمین سبزے سے لہلہانے لگی ۔ کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی۔

***

معلم / معلمہ، بچوں کو پانی، ہوا، بادل کے فوائد اور زندہ رہنے کے لیے اُن کی ضرورت اور اُن کے حصول سے آگاہ کریں۔ مظاہرِ فطرت، آلودگی / ماحول کے بارے میں آگہی دیں۔ بچوں سے اس موضوع پر گفتگو کروائیں اور ڈرامے کی صورت میں اُن سے رول پلے کروائیں۔
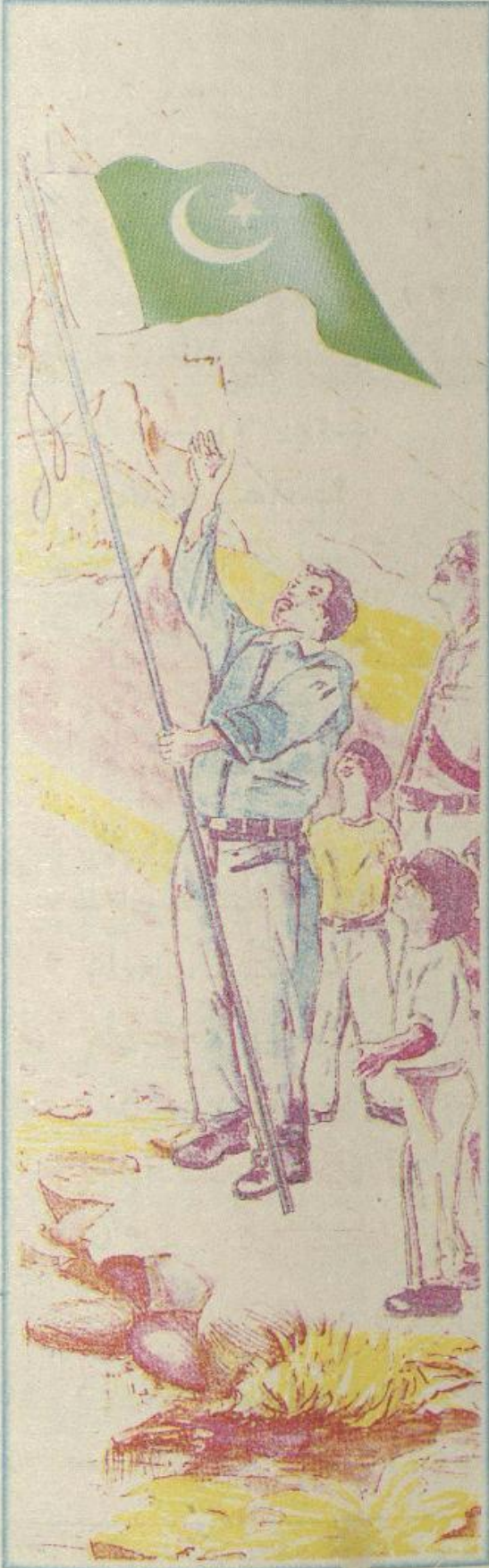
پیارا پاکستان

پیارا پاکستان اللہ کا احسان
اس پر دل قربان اس پر جاں قربان

ہم اس کے کام آئیں گے
اس کی شان بڑھائیں گے
نیک عمل کی خوشبو سے
ہم اس کو مہکائیں گے

پیارا پاکستان اللہ کا احسان
اس پر دل قربان اس پر جاں قربان

پاکستان آزاد رہے گا
یہ گلشن آباد رہے گا
ہر بندے کو یاد رہے گا
اللہ کا فرمان

پیارا پاکستان اللہ کا احسان
اس پر دل قربان اس پر جاں قربان

(عنایت علی خان ٹونکی)

مشق

۱۔ پاکستان دے کر ہم پر کس نے احسان کیا ہے؟

۲۔ پاکستان کی شان کون بڑھائے گا؟

۳۔ پاکستان کی شان بڑھانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ شاعر نے گلشن کسے کہا ہے؟

۵۔ ہمیں کون سی باتیں ماننی چاہییں؟

۶۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ لکھیں۔

(الف) -----پاکستان-----کا۔

(ب) یہ-----آباد رہے گا۔

(ج) ہر-----کو----- کا فرمان یاد رہے گا۔

۷۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ کے جوڑے بنائیں۔ جیسے: فرمان - احسان

آزاد - شان - یاد - دل - بڑھائیں

مہکائیں - شاد - قربان - مل - آباد

۸۔ ہم معنی لفظوں کے جوڑے بنائیں۔ جیسے: احسان - مہربانی

مہکائیں - گلشن - عمل - باغ - کام - خوشبو پھیلائیں

۹۔ یہ نظم زبانی یاد کریں۔

۱۰۔ خوش خط لکھیں:

اللہ تعالیٰ - احسان - خوشبو - مہکائیں - گلشن

***

معلم/معلمہ، بچوں میں زمین وطن سے محبت اور فدائیت کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے سوالات کریں، قومی نغمے سنائیں اور اُن سے سنیں۔ وطن کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہونے کا شعور دلائیں۔ بیت بازی کی سرگرمی بھی کرائی جا سکتی ہے۔

قومی شہید

بہادر قوم کا ہر فرد قوم کی آن اور شان بڑھانے کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اس کا ہر فرد میدانِ جنگ میں دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

ہمارے وطن پاکستان میں بہادروں کی کمی نہیں۔ وقت پڑنے پر اُنھوں نے شجاعت کے وہ جوہر دکھائے ہیں جن کی وجہ سے انھیں بہادری کے تمغے "نشانِ حیدر"، تمغائے جرأت اور ستارۂ جرأت دیے گئے۔ پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز "نشانِ حیدر" ہے۔ یہ اعلیٰ اعزاز اب تک دس شہیدوں کو مل چکا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ میجر طفیل شہید، کیپٹن سرور شہید، میجر عزیز بھٹی شہید، میجر محمد اکرم شہید، میجر شبیر شریف شہید، لانس نائیک محمد محفوظ شہید، سوار محمد حسین شہید، راشد منہاس شہید، کیپٹن کرنل شیر خاں شہید اور حولدار لالک جان شہید۔
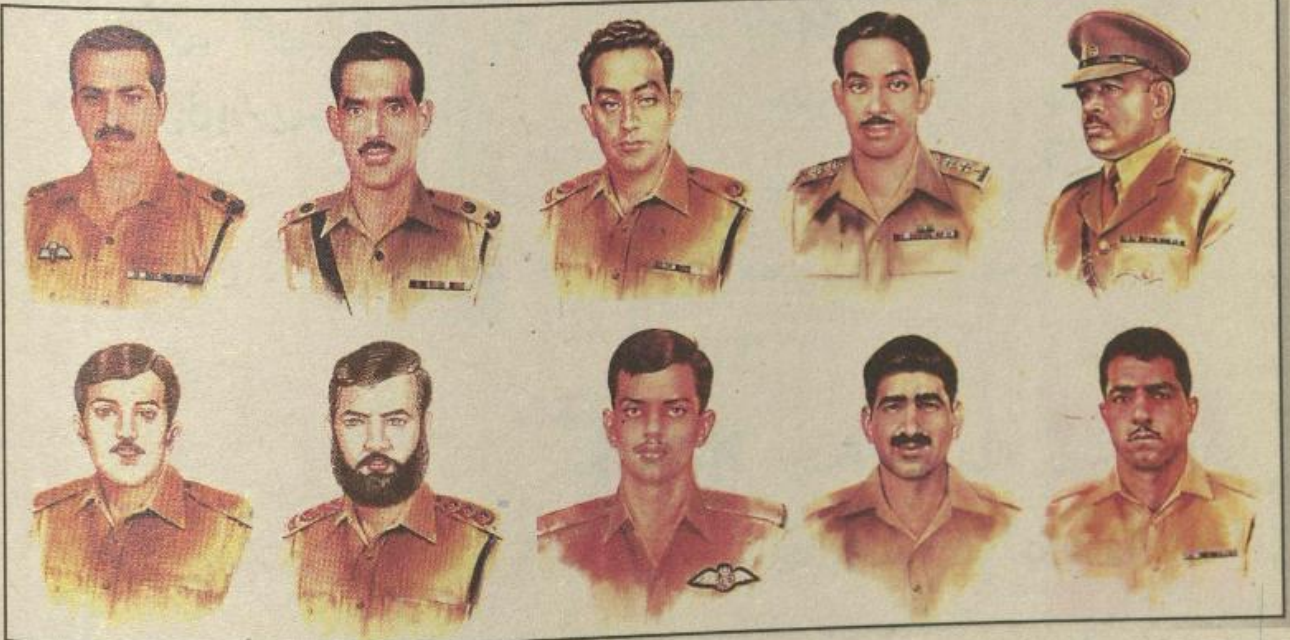
یہ قوم کے عظیم فرزند تھے جنھوں نے اپنی جان کی بازی لگا کر ملک و ملّت کا پرچم بلند رکھا اور دشمن کی چالوں کو

ناکام بنادیا۔ان بہادروں نے اپنی جان کی پروا کیے بغیر وطن عزیز کی خاطر دشمنوں سے زبردست مقابلہ کیا۔زخمی ہونے کے باوجود دشمنوں پر گولہ باری جاری رکھی۔کئی کئی راتیں جاگ کر گزاریں اور دشمنوں کے مورچوں پر حملے کر کے انھیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا۔

بعض شہیدوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ کر دشمن کی صفوں اور ٹینکوں پر حملے کیے اور اُسے شکست کھانے پر مجبور کیا۔اس کے ہزاروں سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اُتارا اور سیکڑوں ٹینک تباہ کر دیے۔پاک فوج کے ان سپاہیوں میں شہادت کا جذبہ تھا۔ان کی زبانوں پر اللہُ اکبر کے نعرے تھے۔

آیئے، آج ہم یہ عہد کریں کہ اپنے وطن کی خاطر ہر طرح کی قربانی دیں گے۔وطن کی ایک ایک انچ زمین کی حفاظت کریں گے اور اس کی عزّت کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔

پاکستان زندہ باد ★ قومی شہید پائندہ باد

مشق

۱۔ باعزت طریقہ سے زندہ رہنے کے لیے ہمیں کیسی زندگی بسر کرنی چاہیے؟

۲۔ اسلام نے ہر مسلمان کو کیا بنایا ہے؟

۳۔ ہمارے وطن میں بہادری کے کارنامے انجام دینے والوں کے لیے کون کون سے فوجی تمغے ہیں؟

۴۔ چند قومی شہیدوں کے نام لکھیں جنھوں نے وطن کی خاطر اپنی جان قربان کر دی؟

۵۔ بعض شہیدوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ کر دشمنوں پر کیوں حملہ کیا؟

۶۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں: قوم ۔سپاہی ۔ دشمن ۔ مقابلہ ۔ وطن ۔ شکست ۔ پرچم

۷۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ لکھیں:

(الف) اسلام نے ہر ۔۔۔۔کو سپاہی بنایا ہے۔

(ب) پاکستان میں بہادری کا سب سے بڑا تمغا ۔۔۔۔۔۔ہے۔

(ج) بعض شہیدوں نے اپنے جسموں پر ۔۔۔۔۔باندھ کر دشمنوں پر حملہ کیا۔

(د) بعض شہیدوں نے کئی کئی ۔۔۔۔۔جاگ کر گزاریں۔

۸۔ ''میں وطن کا سپاہی بنوں گا'' اس موضوع پر تقریر کریں۔ ۹۔ قومی شہیدوں کی تصاویر جمع کر کے البم بنائیں۔

معلم/معلمہ، بچوں میں قومی افتخار کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے قومی شہیدوں کے کارنامے اُن کے سامنے بیان کریں۔قربانی اور شہادت کا شوق پیدا کرنے کے لیے دلچسپ کہانیاں سنائیں۔قواعد کی بھی مزید مشق کراتے رہیں۔

آبادی اور پیشے

کسی ملک میں رہنے والے مرد، عورتیں، لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد کو آبادی کہا جاتا ہے۔ پوری دنیا کی آبادی میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ آبادی کی ضروریات معلوم کرنے کے لیے ہر ملک میں ہر دس سال بعد لوگوں کی تعداد معلوم کی جاتی ہے۔ اسے مردُم شُماری کہتے ہیں۔

اگر کسی ملک کی آبادی میں بہت زیادہ اِضافہ ہو جائے تو وہاں کے لوگوں کو بہت سے مَسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً خوراک، لباس، رہائش، صحت اور تعلیم وغیرہ۔ ان مَسائل کو حل کرنے کے لیے ملک کی پیداوار میں اِضافہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ روزی کمانے کے لیے ہر فرد کو کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کاموں میں گھریلو دستکاری، محنت مزدوری، نوکری، کاروبار اور بہت سے کام شامل ہیں۔ یہ کام پیشہ کہلاتے ہیں۔

گاؤں کے لوگ عام طور پر کھیتی باڑی اور باغبانی کرتے ہیں۔ وہ مویشی پالتے ہیں، عورتیں بڑی محنت کرتی ہیں۔ ہر وقت کام میں لگی رہتی ہیں۔ وہ گھریلو کام کاج کے علاوہ کھیتوں میں کسانوں کی مدد بھی کرتی ہیں۔
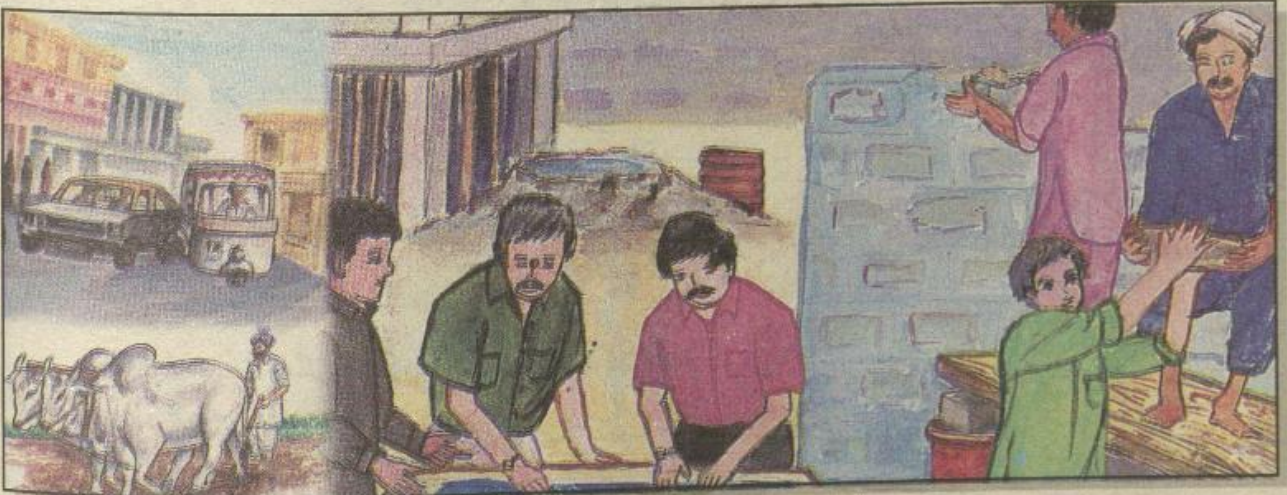
شہروں میں لوگ کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ مزدوری کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ وکیل، استاد، ڈاکٹر، انجینئر اور سرکاری ملازم اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ عورتیں بھی اسکولوں، اسپتالوں، بینکوں اور کارخانوں میں بڑی محنت سے کام کرتی ہیں۔

کچھ علاقوں میں زمین کھود کر اس کے اندر سے بھی چیزیں نکالی جاتی ہیں۔ انھیں معدنیات کہتے ہیں۔ جیسے لوہا، تانبا، پیٹرول، نمک، زمرد، سنگ مرمر، کوئلہ اور چونے کا پتھر وغیرہ۔

ماہی گیری بھی ایک اہم پیشہ ہے۔ سمندر کے علاوہ دریاؤں، تالابوں اور جھیلوں سے بھی مچھلی پکڑی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے پیشے ہیں۔ معمار عمارتیں بناتے ہیں۔ درزی کپڑے سیتے ہیں۔ بڑھئی لکڑی سے طرح طرح کی چیزیں بناتے ہیں۔ رنگ ریز کپڑے رنگتے ہیں اور موچی جوتوں کی مَرمّت کرتے ہیں۔

یہ سب پیشہ ور نہ ہوں تو ہمیں زندگی گزارنی مشکل ہو جائے۔ ہمیں سب پیشہ وروں کا احترام کرنا چاہیے۔ محنت، مَشقّت سے روزی کمانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ عزّت اسی کو ملتی ہے جو محنت سے رزقِ حلال کماتا ہے۔

مشق

۱۔ شہر اور گاؤں کے لوگ کون کون سے کام کرتے ہیں؟

۲۔ ہمارے ملک کی عورتیں کیا کیا کام کرتی ہیں؟

۳۔ مچھلیاں کہاں کہاں سے پکڑی جاتی ہیں؟

۴۔ معمار، درزی اور بڑھئی کیا کام کرتے ہیں؟

۵۔ آبادی سے کیا مراد ہے؟

۶۔ مردم شماری کیوں کی جاتی ہے؟

۷۔ آبادی میں اضافے سے کون کون سے مسئلے پیدا ہوتے ہیں؟

۸۔ الفاظ کی ترتیب درست کر کے جملے بنائیں:

جیسے: ہر پیشہ کہلاتا کام ہے = ہر کام پیشہ کہلاتا ہے۔

(الف) اس لیے وہ پیشہ اختیار کرتے ہیں زراعت کا۔

(ب) عام طور پر لوگ کرتے ہیں وہاں کے کھیتی باڑی۔

(ج) ایک پیشہ بھی ہے ماہی گیری ہمارے ملک کا۔

(د) ہمارے ملک کے کئی اور بھی ہیں مشہور پیشے۔

(ہ) وہ دوسروں کے محتاج رہتے ہمیشہ ہیں۔

۹۔ دیے گئے الفاظ کی مدد سے جملے بنائیں:

آبادی ۔ مردم شماری ۔ مسائل ۔ دولت مند ۔ صحت ۔ عقل ۔

۱۰۔ ان الفاظ کے اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیں: جیسے: عزت = ذلّت

آسمان ۔ میٹھا ۔ بیمار ۔ غریب ۔ اضافہ

۱۱۔ لفظ بنائیں: جیسے: عورتیں = عورت

کھالیں ۔ راتیں ۔ سہولتیں ۔ عادتیں ۔ چیزیں

۱۲۔ بتائیں کون کیا کرتا ہے؟

جیسے: بڑھئی = لکڑی کا کام کرتا ہے۔

لوہار ۔ درزی ۔ معمار ۔ ڈاکٹر ۔ انجینئر

۱۳۔ تصویریں دیکھ کر پیشوں کے نام بتائیں۔
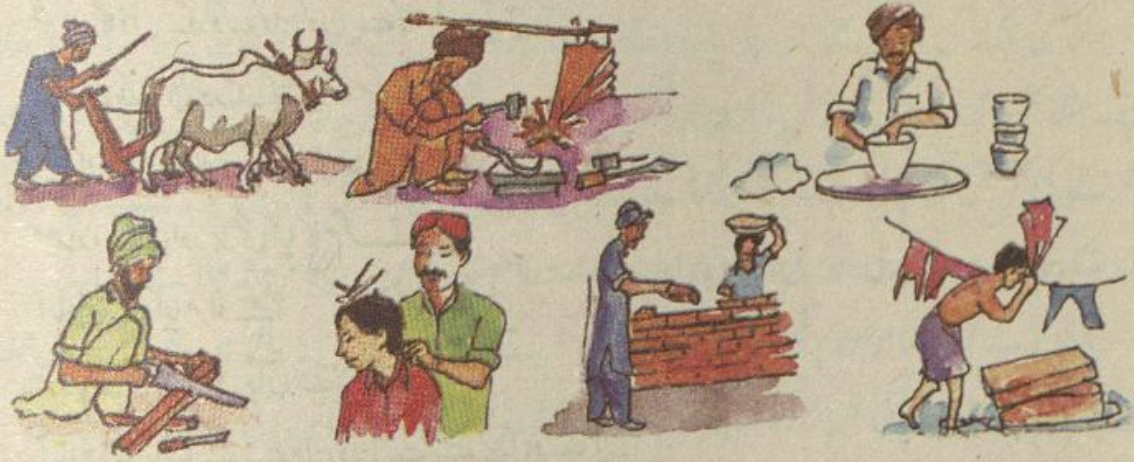
۱۴۔ خوش خط لکھیں: بھیڑوں ۔ بکریوں ۔ کھیلوں ۔ پیشوں ۔ ہزاروں

۱۵۔ اسکول کی تمام جماعتوں میں موجود بچوں کی تعداد جماعت وار شمار کریں۔ (استانی/استاد بچوں کی رہنمائی کریں)

۱۶۔ جوڑی بنا کر مختلف پیشہ وروں کا روپ اختیار کریں اور اپنے اپنے پیشے سے متعلق مفید معلومات بیان کریں۔ مثلاً:

ڈاکٹر اور مریض ، استاد اور شاگرد ، دکاندار اور گاہک ، بڑھئی اور گاہک ، وکیل اور جج

***

معلم/معلمہ، بچوں کو آبادی اور اُس کے مسائل اور مردم شماری کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔ سوالات کے ذریعے آبادی کے مختلف طبقات کا شعور دیں اور دیہی اور شہری پیشوں سے آگاہی دیتے ہوئے پیشہ وروں کی اہمیت و تکریم اور اُن کے بارے میں تشکرانہ جذبات پیدا کریں۔ مختلف پیشہ وروں کا کردار ادا کروائیں۔ لسانی سرگرمیاں ضرور کرائیں۔

کمپیوٹر

ایک ، دو ، تین
یہ ہے کام کی مشین

ہے یہ پُرزوں کی کتاب
سارا کرتی ہے حساب

اس سے پُوچھو گے جو بات
پل میں دے گی یہ جواب

تُم جو کھیلو اس کے ساتھ
تُم کو دے سکتی ہے مات

اس کا کمپیوٹر ہے نام
اس کے اچھّے اچھّے کام

(شریف کمال عثمانی)

مشق

۱۔ شاعر نے کام کی مشین کس چیز کو کہا ہے؟
۲۔ کمپیوٹر سے کیا فائدہ ہے؟
۳۔ شاعر نے کمپیوٹر کو کس چیز کی کتاب کہا ہے؟
۴۔ کمپیوٹر کے علاوہ اور کون کون سی مشینیں ہوتی ہیں؟

۵۔ ہم آواز الفاظ لکھیں: جیسے: بات ۔ مات ۔ رات

حساب، ----- ، -----   تین ----- ، -----

کھائے، ----- ، -----   کام ----- ، -----

۶۔ مکمل کریں:

(الف) ایک ----- تین   (ب) یہ ہے کام کی -----   (ج) ہے یہ ----- کی کتاب

۷۔ خوش خط لکھیں:

کمپیوٹر ۔ اسکوٹر ۔ ٹریکٹر ۔ جنریٹر

۸۔ مختلف مشینوں کی تصاویر کا البم تیار کریں۔

۹۔ بتائیں: کون سی چیز کس کام آتی ہے؟
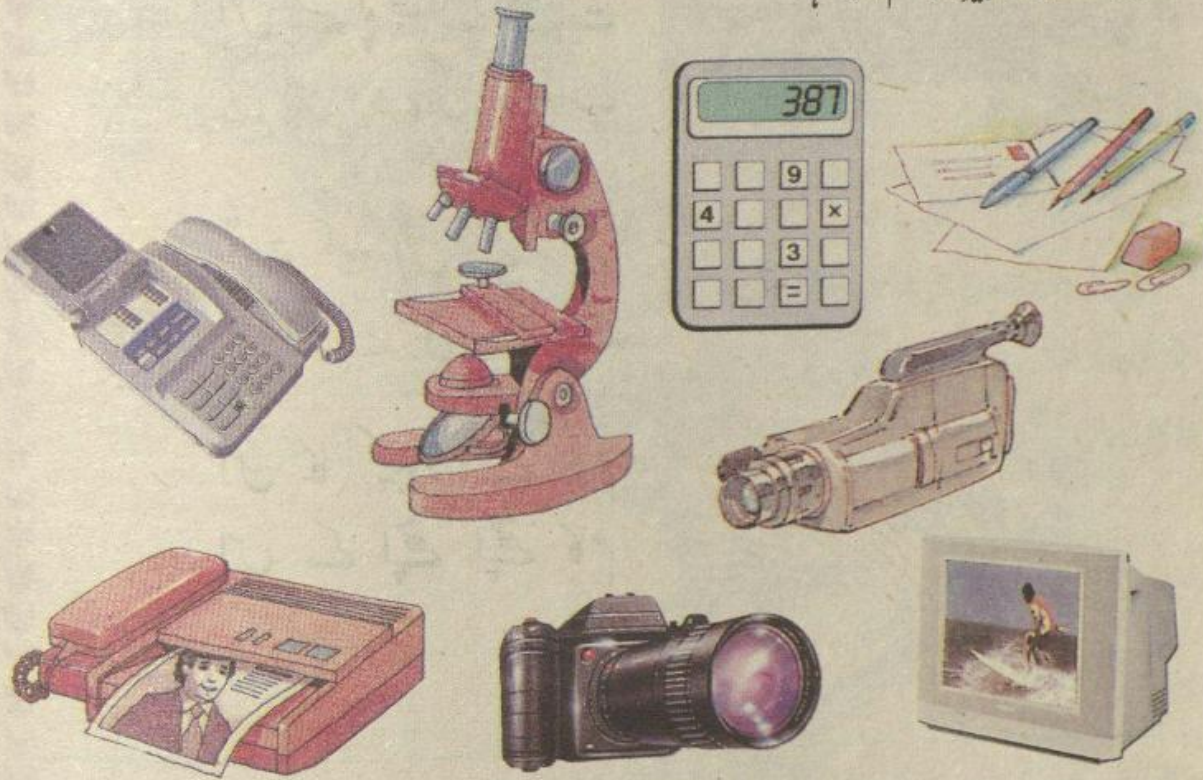
معلم/معلمہ، بچوں کو مختلف سوالات کر کے نت نئی ایجادات سے واقفیت دلائیں۔ مختلف جدید ایجادات کے چارٹ بنا کر انھیں دکھائیں۔ زبان کے تدریسی مقاصد کے حصول کے لیے اپنی طرف سے بھی مزید سوالات کریں۔

کچھوا اور خرگوش
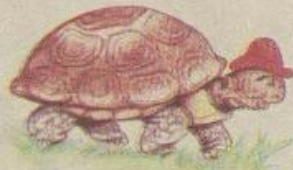
۱۔ تصویریں دیکھ کر کہانی بنائیں۔

۲۔ اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

معلم/ معلمہ، بچوں میں تصاویر کے ذریعے غور و فکر، تجسس اور قوتِ فیصلہ کی صلاحیت پروان چڑھانے کے لیے سوالات کریں۔

جانور اور پرندے

ایک دن ماسٹر صاحب مختلف چارٹ اسکول میں لائے اور اُن کو کمرۂ جماعت میں آویزاں کیا۔ اُن چارٹوں میں رنگ رنگ کے پرندوں اور مختلف جانوروں کی تصاویر تھیں۔ ماسٹر صاحب نے ہمیں بتایا کہ پرندے اور دوسرے جانور جاندار ہیں۔ انھیں زندہ رہنے کے لیے ہوا، خوراک، پانی، حرارات اور روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔

راشد : ماسٹر صاحب! پرندے کی کیا پہچان ہے؟

ماسٹر صاحب : بیٹا! پرندوں کے دو بازو ہوتے ہیں۔ ان کے جسم پر پَر ہوتے ہیں اور ان کی دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔

امجد : ماسٹر صاحب! کیا سب پرندے دانہ چُگتے ہیں؟

ماسٹر صاحب: نہیں، سب پرندوں کی خوراک ایک جیسی نہیں ہوتی۔ مرغی، کبوتر، چڑیا، فاختہ وغیرہ دانہ دُنکا چُگتے ہیں۔ چیل اور اُلّو کی خوراک چوہے، مینڈک اور گوشت ہے۔ گدھ مردہ جانور کھاتا ہے۔ سارس اور بگلے مچھلی کھاتے ہیں۔

ساجد : ماسٹر صاحب! گائے۔ بکری۔ بیل۔ بھینس۔ بھیڑ اور اونٹ وغیرہ کو کیا کہتے ہیں۔

ماسٹر صاحب: ساجد بیٹا! انھیں جانور کہتے ہیں۔ یہ سب پودے کھانے والے جانور ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ جانور گوشت کھاتے ہیں۔ مثلاً شیر۔ بھیڑیا۔ چیتا۔ کتا۔ بلی وغیرہ۔ جو جانور بچے دیتے ہیں،

دودھ پلاتے ہیں اور ان کے جسم پر بال بھی ہوتے ہیں، وہ ممالیہ کہلاتے ہیں، مثلاً: کتا۔ بلی۔ بکری۔ گائے۔ چمگادڑ اور وھیل مچھلی۔
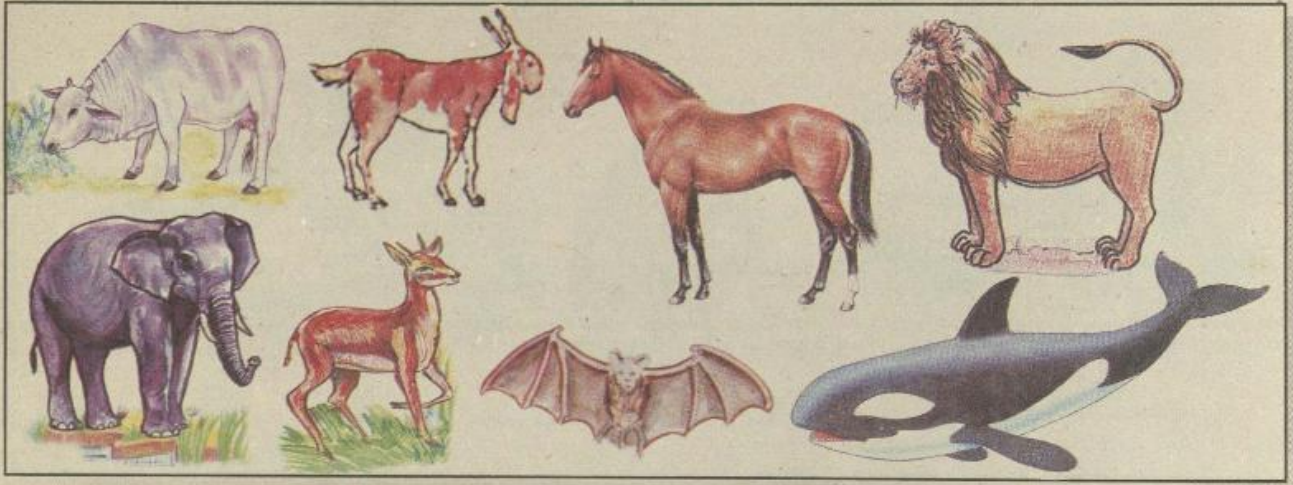
جانداروں میں سے کچھ جاندار ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی چھے ٹانگیں، دو حاسّے اور جسم کے تین حصّے یعنی سر۔ دھڑ اور پیٹ ہوتے ہیں۔ ایسے جاندار حشرات کہلاتے ہیں۔ جھینگر اور لال بیگ وغیرہ حشرات ہیں۔ مکڑی کا شمار بھی حشرات میں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے آٹھ ٹانگیں دی ہیں۔

ماسٹر صاحب: اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو ان کے ماحول کے مطابق پیدا کیا ہے۔ اونٹ کی ٹانگیں پتلی اور لمبی ہوتی ہیں۔ پیر گدی دار ہوتے ہیں تا کہ وہ ریت پر آسانی سے چل سکے۔
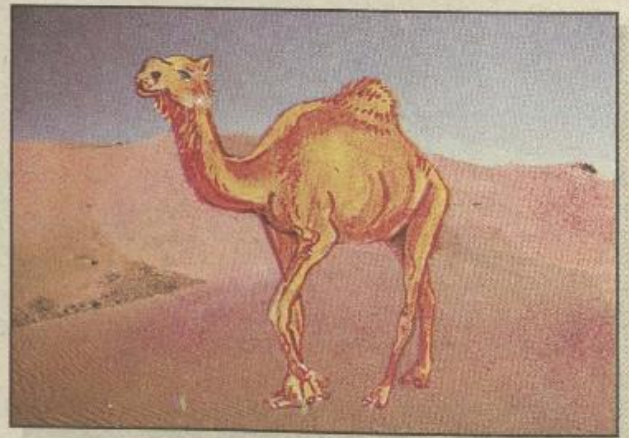
برفانی علاقوں کے ریچھ کے جسم پر سفید اور لمبے بال ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ موسم کے اثر سے محفوظ رہتا ہے۔ شکاری بھی اسے آسانی سے نہیں دیکھ سکتے۔ گرگٹ کو دیکھیے، وہ اپنی جان بچانے کے لیے رنگ بدل سکتا ہے۔ طوطا ہرے بھرے درختوں پر رہتا ہے۔ وہ رنگ کی وجہ سے

آسانی سے نظر نہیں آتا۔ اس طرح وہ دشمنوں سے بچا رہتا ہے۔ تیتر چتکبرا ہوتا ہے۔ اس لیے وہ جھاڑیوں میں آسانی سے نظر نہیں آتا۔

نادر: ماسٹر صاحب! جانور ہمارے کس کام آتے ہیں؟

ماسٹر صاحب: بیٹا! جانور ہمارے بہت کام آتے ہیں۔ اونٹ، گھوڑا، گدھا سواری اور سامان لانے لے جانے کے کام آتے ہیں۔ بیل ہل میں جوتا جاتا ہے۔ گائے بھینس اور بھیڑ بکری کا ہم دودھ پیتے ہیں۔ ان کا گوشت کھاتے ہیں۔ ان کی کھال سے ہم جوتے اور چمڑے کا دوسرا سامان بناتے ہیں۔ بھیڑ کی اون سے ہم گرم کپڑے اور چادریں وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ پالتو جانوروں کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں۔ ان کی صحت کا خیال رکھیں۔ انھیں صاف ستھری جگہ رکھیں۔ اچھی خوراک کھلائیں۔ یہ جانور ہمارے دوست ہیں۔ اگر یہ بیمار ہو جائیں تو جانوروں کے ڈاکٹر سے ان کا علاج کرائیں۔

مشق

۱۔ جاندار کو زندہ رہنے کے لیے کن کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟

۲۔ پانچ پالتو پرندوں کے نام بتائیں؟

۳۔ جانوروں کی رنگت ان کے ماحول کے مطابق کیوں ہوتی ہے؟

۴۔ ممالیہ جانوروں کی پہچان بتائیں؟

۵۔ چمگاڈر اور وھیل مچھلی کس قسم کے جانور ہیں؟

۶۔ گرگٹ رنگ کیوں بدلتا ہے؟

۷۔ جانوروں سے ہمیں کیا کیا فائدے ہیں؟

۸۔ پرندوں کو پروں سے کیا فائدہ پہنچتا ہے؟

۹۔ ہمیں جانوروں کی دیکھ بھال کس طرح کرنی چاہیے؟

۱۰۔ جانور اور اس کے رہنے کی جگہ کے جوڑ ملائیں۔ جیسے : چوہا ۔ بل

سانپ ، شیر ، چیل ، طوطا ، تیتر

جھاڑی ، گھونسلا ، کھوہ ، غار ، بل

۱۱۔ خالی جگہوں میں موزوں لفظ لکھیں:

☆ سارس اور بگلے ۔۔۔۔۔۔۔ کھاتے ہیں۔

☆ تمام پرندوں کے ۔۔۔۔۔ ہوتے ہیں۔

☆ اگر ہوا، پانی اور ۔۔۔۔۔۔ نہ ملے تو کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔

☆ جانوروں کی ۔۔۔۔۔۔ ان کے ماحول کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۲۔ ان میں سے کون کون سے پرندے ہیں؟ تتلی ۔ بطخ ۔ کوّا ۔ مچھر ۔ مرغی ۔ مکھی

۱۳۔ مندرجہ ذیل میں کیڑے کون کون سے ہیں؟

مکھی ۔ مچھر ۔ مچھلی ۔ سانپ ۔ ٹڈی ۔ بندر ۔ جھینگر ۔ شیر

۱۴۔ خوش خط لکھیں: گدھ ۔ بھیڑ ۔ بھینس ۔ دیکھ بھال ۔ دودھ

۱۵۔ مندرجہ ذیل حیوانات میں سے کون سے پرندے ہیں، کون سے کیڑے ہیں اور کون سے ممالیہ ہیں؟

معلم/معلمہ، بچوں کو گفتگو، تصاویر اور سوالات کے ذریعے جانوروں کی خوراک، رہائش، جسم کے حصوں اور اُن کے مابین فرق، گروہ بندی اور انسان کے لیے اُن کے فائدے واضح کرائیں۔ چارٹ بنا کر اُن کو دکھائیں اور اُن سے اس ضمن میں زیادہ سے زیادہ سوالات کریں۔

سچ کہو

سچ کہو، سچ کہو، ہمیشہ سچ
ہے بھلے مانسوں کا پیشہ سچ

سچ کہو گے تو تم رہو گے عزیز
سچ تو یہ ہے کہ سچ ہے اچھی چیز

سچ کہو گے تو تم رہو گے شاد
فکر سے پاک رنج سے آزاد

سچ کہو گے تو تم رہو گے دلیر
جیسے ڈرتا نہیں دلاور شیر

سچ سے رہتی ہے تقویت دل کو
سہل کرتا ہے سخت مشکل کو

سچ ہے سارے معاملوں کی جان
سچ سے رہتا ہے دل کو اطمینان

سچ کہو گے تو دل رہے گا صاف
سچ کرادے گا سب قصور معاف

وہی دانا ہے جو کہ ہے سچّا
اس میں بڈّھا ہو کوئی یا بچّا

ہے بُرا جھوٹ بولنے والا
آپ کرتا ہے اپنا منہ کالا

فائدہ اُس کو کچھ نہ دے گا جھوٹ
جائے گا ایک روز بھانڈا پھوٹ

جھوٹ کی بھول کر نہ ڈالو خُو
جھوٹ ذلّت کی بات ہے اَخ تھُو!!

(محمد اسمٰعیل میرٹھی)

۱۔ اس نظم میں سچ بولنے کی کیا کیا خوبیاں بیان ہوئی ہیں؟

۲۔ جھوٹ بولنے کی کیا کیا خرابیاں بیان ہوئی ہیں؟

۳۔ جس جس شعر کے شروع میں لفظ ''سچ'' استعمال ہوا ہے، اسے نقل کریں۔

۴۔ ان الفاظ کی اُلٹ لکھیں۔

سچ ۔ بڈھا ۔ سہل ۔ آسمان ۔ دِن

۵۔ ایک جیسی آواز والے لفظ لکھیں۔ جیسے: صاف ۔ معاف

عزیز ۔ دلیر ۔ والا ۔ دل ۔ شاد

۶۔ نظم کو زبانی یاد کریں اور کلاس کے سامنے کھڑے ہو کر دو دو شعر سنائیں۔

۷۔ اس نظم کو خوش خط لکھنے کا مقابلہ کریں۔ سب سے خوش خط چارٹ کو کلاس میں لگائیں۔

۸۔ خاکہ مکمل کریں:
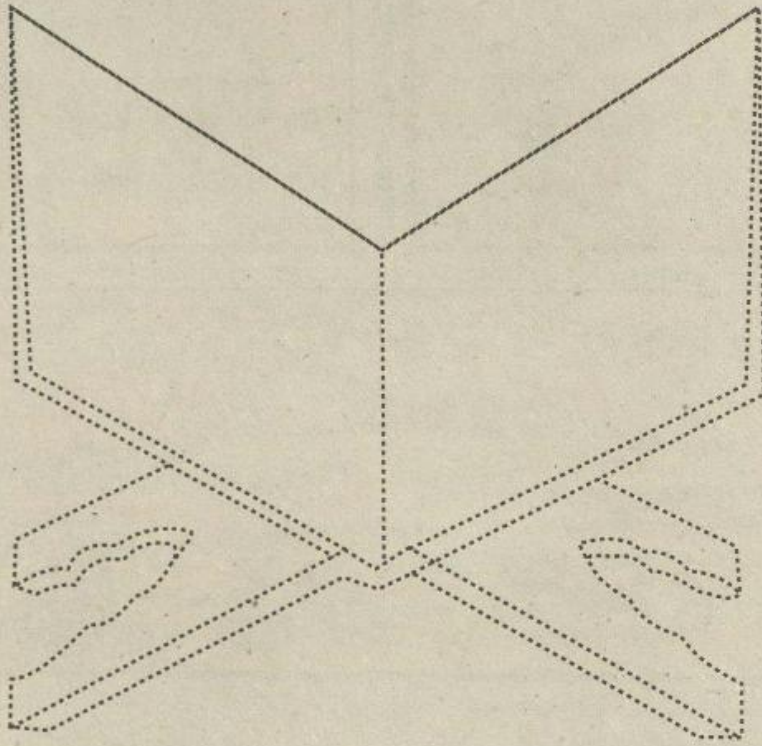
معلم/ معلمہ، بچوں میں اوصافِ حمیدہ اور اُن میں کردار کی بلندی پیدا کرنے کے لیے اُن سے عام زندگی کی مختلف پسندیدہ عادات پر گفتگو کریں۔ بچوں سے اُن اوصاف کے فوائد معلوم کریں۔ نیز اچھی عادات کے چارٹس لکھوا کر کلاس میں لگوائیں۔

لڑائی کا نتیجہ

۱۔ تصویریں دیکھ کر کہانی بنائیں۔

۲۔ اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

معلم/معلمہ، بچوں میں تصاویر کے ذریعے غور و فکر، تجسس اور قوتِ فیصلہ کی صلاحیت پروان چڑھانے کے لیے سوالات کریں۔

حسن علی آفندی
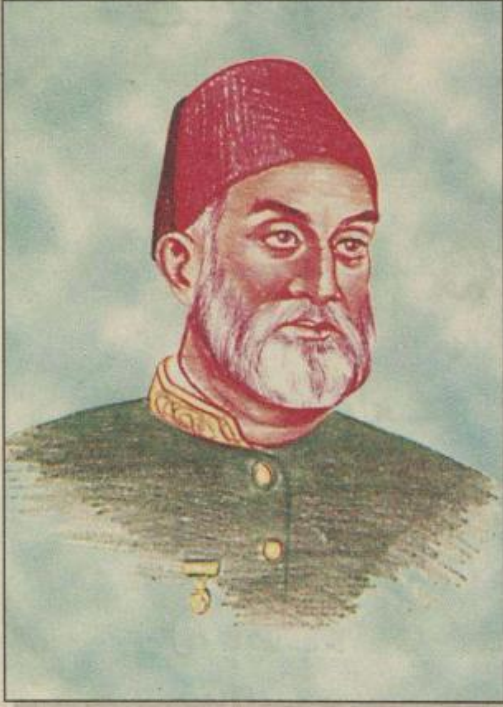
قوم اور ملک کی خدمت کرنے والوں کو قوم کبھی نہیں بھولتی۔ ان کی یاد ہمیشہ قوم کے دل میں تازہ رہتی ہے۔ حسن علی آفندی بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ایک ہیں۔ انھوں نے قوم اور ملک کی بڑی خدمت کی۔

حسن علی آفندی ۱۸۳۰ء میں حیدرآباد سندھ کے آخوند محلّے میں پیدا ہوئے۔ زمانے کے رواج کے مطابق انھوں نے عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم گھر ہی پر حاصل کی۔ اس کے بعد انھیں مکتب میں داخل کیا گیا۔

میروں کی حکومت کے بعد سندھ میں انگریزوں کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے حسن علی آفندی نے انگریزی زبان بھی سیکھی۔ اپنی اعلیٰ قابلیت کی وجہ سے وہ کراچی کی عدالت میں ملازم ہوگئے۔ عدالت میں ملازمت کرنے کی وجہ سے انھیں قانون سیکھنے کا شوق ہوا۔ وہ جلد ہی قانون کے ایسے ماہر ہوگئے کہ قانون کا امتحان دیے بغیر ہی انھیں سرکاری وکیل مقرر کردیا گیا۔

حسن علی آفندی کے زمانے میں سندھ مسلمانوں کا دارالحکومت تھا۔ جب ترکی اور یونان میں جنگ چھڑی تو حسن علی آفندی نے ترکوں کی مدد کے لیے کئی بار چندہ جمع کرکے بھیجا۔ اس خدمت پر ترکی کے خلیفہ نے انھیں ''مجیدی تمغا'' اور ''آفندی'' کا خطاب عطا کیا۔ ترکی زبان میں ''آفندی'' سردار کو کہتے ہیں۔

حسن علی آفندی کے زمانے میں سندھ کے مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے تھے۔ انھوں نے مسلمانوں میں تعلیم عام کرنے کے لیے ایک ادارہ قائم کیا۔ جس کی شاخیں پورے سندھ میں پھیل گئیں۔ کچھ عرصے بعد انھوں نے ایک شاندار مدرسہ تعمیر کرایا۔ اس مدرسے میں انگریزی اور دیگر مضامین بھی پڑھائے جاتے تھے۔ دینی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی تھی۔ سندھ کے دور دراز علاقوں سے آنے والے طلبہ کے ٹھہرنے کے لیے مدرسے کے ساتھ ایک

ہاسٹل بھی تعمیر کرایا۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان طلبہ تعلیم حاصل کرسکیں۔ یہ مدرسہ ''سندھ مدرستہ الاسلام'' کے نام سے کراچی میں آج بھی قائم ہے۔ پاکستان کے بانی قائداعظم محمد علی جناحؒ نے بھی ابتدائی تعلیم اسی مدرسے میں حاصل کی تھی۔

خان بہادر حسن علی آفندی اب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔ لیکن ان کا قائم کیا ہوا یہ مدرسہ اب بھی علم کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ اس لیے ان کی زندگی ہمارے لیے ایک شاندار نمونہ ہے۔ حسن علی آفندی نے ۲۰ راگست ۱۸۹۵ء کو وفات پائی۔ ان کا مقبرہ آفندی ٹاؤن حیدرآباد میں ہے۔

۱۔ حسن علی آفندی کہاں پیدا ہوئے؟

۲۔ حسن علی آفندی نے سندھ مدرستہ الاسلام کیوں قائم کیا؟

۳۔ حسن علی آفندی نے ہاسٹل کیوں قائم کیا؟

۴۔ حسن علی کو کیا خطاب ملا؟

۵۔ آفندی کا کیا مطلب ہے؟

۶۔ حسن علی کو "آفندی" کا خطاب کیوں دیا گیا؟

۷۔ مناسب لفظ چن کر خالی جگہوں میں لکھیں:۔

(مجیدی تمغا ۔ بانی ۔ ماہر ۔ دور دراز۔ قائم)

(الف) حسن علی آفندی جلد ہی قانون کے۔۔۔۔۔ ہوگئے۔

(ب) حسن علی آفندی نے سندھ مدرستہ الاسلام۔۔۔۔۔۔ کیا۔

(ج) پاکستان کے۔۔۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سندھ مدرستہ الاسلام میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

(د) سندھ کے۔۔۔ کے علاقوں کے شاگردوں کے لیے ایک ہاسٹل قائم کیا گیا۔

(ہ) حسن علی آفندی کو ترکی کی حکومت نے۔۔۔۔۔۔۔ عطا کیا۔

۸۔ ہاں یا نہیں میں جواب لکھیں:

(الف) حسن علی آفندی کے والد نے کراچی میں ایک بڑا مدرسہ کھولا۔ -------

(ب) حسن علی آفندی نے فارسی اور عربی زبانیں اسکول میں سیکھیں۔ -------

(ج) انگریز حکومت نے حسن علی کو آفندی کا خطاب دیا۔ -------

(د) قانون کا امتحان پاس کیے بغیر ہی حسن علی آفندی سرکاری وکیل مقرر ہو گئے۔ -------

(ہ) حسن علی آفندی میروں کے دورِ حکومت میں پیدا ہوئے۔ -------

۹۔ جملے بنائیں: ترقی ۔ خدمت ۔ نمونہ ۔ وکیل ۔ بانی

۱۰۔ ان کے واحد لکھیں۔ کالجوں ۔ ملکوں ۔ حکومتوں ۔ لوگوں ۔ کاموں ۔ زبانوں

۱۱۔ خوش خط لکھیں: آخوند ۔ آفندی ۔ عدالت ۔ سندھ مدرستہ الاسلام

۱۲۔ خاکہ مکمل کریں:
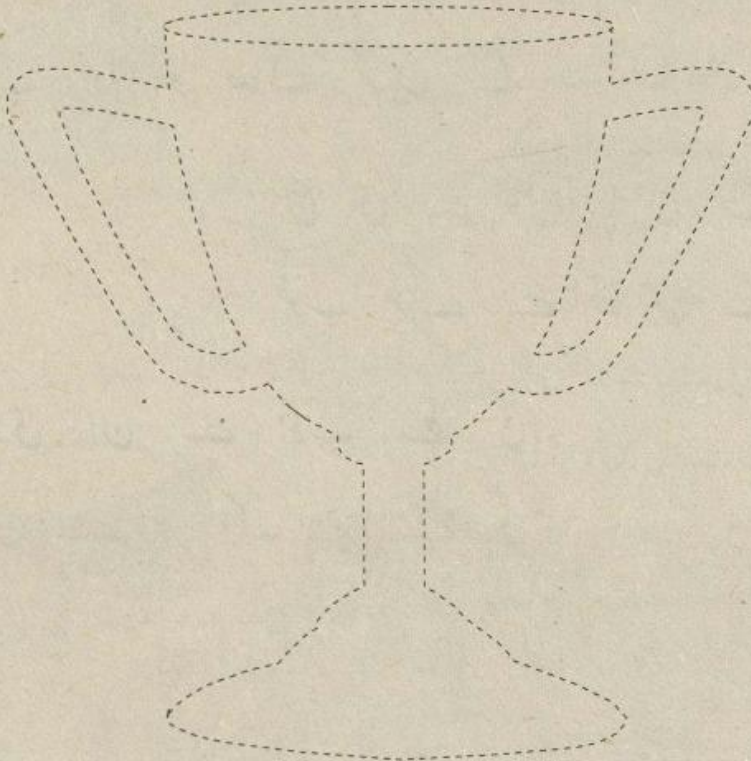
معلم/معلمہ، بچوں کو رفاہی کاموں سے آگاہ کریں اور ایسی شخصیات سے آگاہ کریں جنھوں نے عوام کی بھلائی کے لیے کام کیے ہیں۔

آؤ مِل کر پیڑ لگائیں

کام ہے اچھا پیڑ لگانا
اور ان کو پروان چڑھانا

ملک کا یہ سرمایہ ہوں گے
دھوپ میں ٹھنڈا سایہ ہوں گے

پودوں سے جب پیڑ بنیں گے
خوب ہوا کو صاف کریں گے

ان ہی سے پھل پائیں گے ہم
خوب مزے سے کھائیں گے ہم

لکڑی ان سے خوب ملے گی
جس سے ہر اک چیز بنے گی

آؤ مل کر پیڑ لگائیں
اپنی محنت کا پھل پائیں

(خانزادہ سمیع الوری)

مشق

۱۔ شاعر نے درختوں کے بارے میں کیا کہا ہے؟

۲۔ لکڑی سے بننے والی پانچ چیزوں کے نام لکھیں۔

۳۔ درختوں پر لگنے والے پانچ پھلوں کے نام بتائیں۔

۴۔ درختوں کے فائدے بتائیں۔

۵۔ ایک جیسی آواز والے لفظ لکھیں:۔

جیسے: لگانا ۔ چڑھانا ۔ اُگانا

پائیں ----- ----- -----

پروان ----- ----- -----

لکڑی ----- ----- -----

۶۔ خوش خط لکھیں: چڑھنا ۔ پھوٹنا ۔ گھنا ۔ دہرانا ۔ لگانا

۷۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ چن کر لکھیں۔

(الف) یہ ملک کا ----- ہوں گے۔ (سایہ ۔ سرمایہ)

(ب) پیڑ ہوا کو ----- کرتے ہیں۔ (صاف ۔ معاف)

(ج) ----- سے پیڑ بنتے ہیں۔ (سودے ۔ پودے)

(د) سب کو اپنی -----کا پھل ملتا ہے۔ (صحت ۔ محنت)

۸۔ بتائیں یہ چیزیں ہمارے کس کس کام آتی ہیں؟
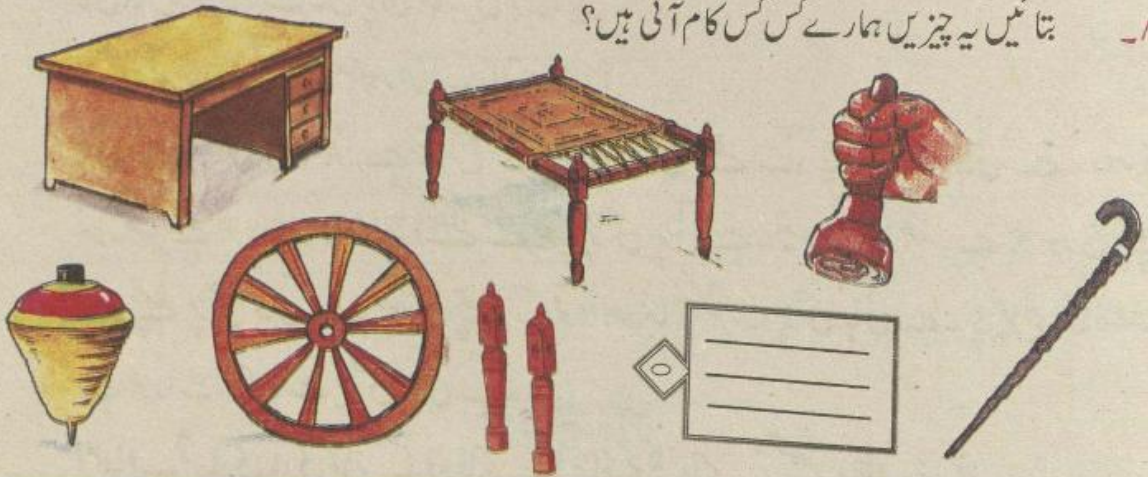
معلم / معلمہ، بچوں کو زیادہ سے زیادہ پودے اُگانے پر راغب کرنے کے لیے پودے اگانے کے فوائد بیان کریں۔ درختوں کے نہ ہونے کے نقصانات سے آگاہ کریں۔ بچوں کو اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ گفتگو کرنے کا موقع فراہم کریں۔

نماز

نانی اماں نماز سے فارغ ہوئیں تو سلمٰی، رضیہ، ندیم اور اکرم نانی اماں کے گرد جمع ہو گئے۔

نانی اماں: ہاں بھئی بچّو! کل میں نے آپ کو نماز کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ یاد ہے؟

بچّے : جی نانی اماں، ہمیں یاد ہے۔

نانی اماں: اکرم، نماز پڑھنے سے پہلے کون سی باتیں ضروری ہیں؟

اکرم : نماز پڑھنے سے پہلے بدن، کپڑوں اور جگہ کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔

ندیم : اکرم بھائی آپ تین باتیں تو بھول ہی گئے۔

اکرم : وہ کیا؟

ندیم : نماز کا ارادہ ہونا، نماز کا وقت ہونا اور قِبلے کی طرف منہ ہونا۔

اکرم : نانی جان! یہ قبلہ کیا ہوتا ہے؟

نانی اماں: قِبلہ "خانہ کعبہ" کو کہتے ہیں۔ سب مسلمان قِبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں جو مکّہ شریف میں ہے۔ رضیہ بیٹی! آپ بتایئے دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں؟

رضیہ : نانی اماں! دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

نانی اماں: ندیم! تم نمازوں کے نام اور ان کے وقت بتاؤ؟

ندیم : نانی اماں! پہلی نماز فَجَر ہے جو صُبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ دوسری نماز ظُہر ہے جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ تیسری نماز عَصر ہے جو سورج چھپنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ سورج چھپنے کے فوراً بعد نماز مَغرِب پڑھی جاتی ہے۔ پانچویں نماز عِشا ہے جو رات کے وقت پڑھی جاتی ہے۔

نانی اماں: اچھا اب تم باری باری نماز کے وہ فائدے دُہراؤ جو کل ہم نے تمھیں بتلائے تھے۔

ندیم: نماز ہمیں برائیوں سے بچاتی اور نیک بناتی ہے۔

اکرم : نماز پڑھنے سے ہم پاک صاف رہتے ہیں۔

رضیہ : نماز پڑھنے سے ہم تندرست رہتے ہیں۔

سلمیٰ : نماز پڑھنے سے وقت کی پابندی کی عادت پڑتی ہے۔

ندیم : نماز پڑھنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

رضیہ : نمازی بچوں سے والدین خوش ہوتے ہیں۔

اکرم : نمازی بچوں سے استاد بھی خوش ہوتے ہیں۔

نانی اماں: شاباش بچو! نماز کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ نماز پڑھنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ قیامت کے روز پہلا سوال نماز ہی کے بارے میں ہوگا۔ سچے نمازی جنّت میں جائیں گے۔

مشق

۱۔ دن رات میں کتنی اور کون کون سی نمازیں فرض ہیں؟

۲۔ نماز پڑھنے سے پہلے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

۳۔ ہم کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں؟

۴۔ نماز پڑھنے کے چار فائدے بتائیں؟

۵۔ نماز پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ کیا ہے؟

۶۔ نمازوں کے نام ترتیب سے لکھیں: مغرب ۔ فجر ۔ ظہر ۔ عشا ۔ عصر ۔

۷۔ حروف جوڑ کر لفظ بنائیں: جیسے=

ق ،	ے ،	ا ،	م ،	ت	= قیامت
ن ،	م ،	ا ،	ز ،	ی	=
ا ،	س ،	ت ،	ا ،	د	=
ت ،	ی ،	س ،	ر ،	ی	=
ف ،	ا ،	ء ،	د ،	ے	=

۸۔ خوش خط لکھیں: فجر ۔ ظہر ۔ عصر ۔ مغرب ۔ عشا

***

معلم/معلمہ، بچوں کو نماز کی ادائیگی سے آگاہ کرنے کے لیے مختلف انداز سے زیادہ سے زیادہ سوالات کریں۔ نماز کی ادائیگی کا عملی مظاہرہ کریں۔ بچوں سے بھی عملی مظاہرہ کروائیں، اُن کی معلومات کا مقابلہ کروائیں اور کلاس میں نماز کے بارے میں مزید معلومات پر مبنی چارٹس بنوا کر لگوائیں۔

سالانہ جلسہ

ہمارے اسکول میں سالانہ جلسہ ہونے والا تھا۔ ہم سب اس کے اِنتظامات کے سلسلے میں بہت مصروف تھے۔ جلسے کو کامیاب بنانے کے لیے مختلف کمیٹیاں بنائی گئی تھیں۔ دعوت نامے پہنچانے کا کام ہماری کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا۔

سب سے پہلے ہم نے ماسٹر صاحب کی مدد سے مہمانوں کی فہرست تیار کی۔ اس کے بعد اکثر والِدَین کے دعوت نامے طَلَبہ کے ذریعے سے بھجوا دیے۔ مہمانِ خصوصی کا دعوت نامہ ہمارے استاد صاحب نے پہنچایا۔ کچھ لوگوں کو ہم نے ٹیلی فون پر دعوت دی۔ کچھ لوگوں کو ڈاک اور تار کے ذریعے اطلاع دی گئی۔ جن لوگوں کے پاس فیکس جیسی جدید مشینیں تھیں، انھیں فیکس کر دیے گئے۔ اس طرح انھیں اَصْل دعوت نامے کی کاپی اسی وقت مل گئی۔ کچھ لوگوں کو ہمارے ماسٹر صاحب نے کمپیوٹر پر دعوت نامے کمپوز کر کے ''ای میل'' کے ذریعے دعوت دے دی۔

ہیڈ ماسٹر صاحب نے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن والوں کو خط بھیج کر درخواست کی کہ وہ اس جلسے کی خَبَر نَشر کریں اور جلسے میں شرکت کریں۔
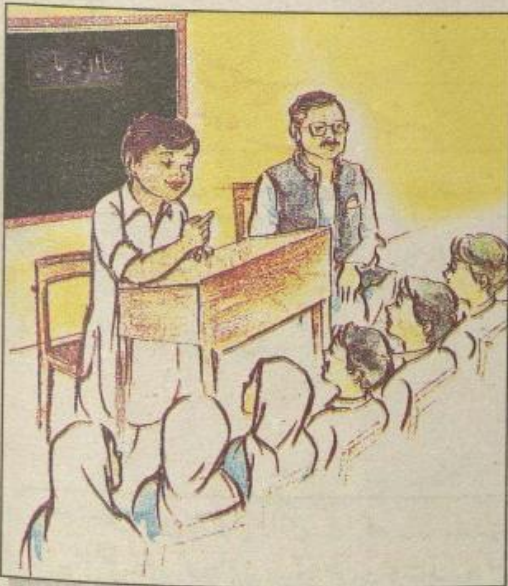
آخر جلسے کا دن آ گیا۔ ٹھیک چار بجے جلسہ شروع ہوا۔ جلسے کا آغاز کلامِ پاک کی تِلاوت سے کیا گیا۔ پھر نعتیں اور قومی نغمے پیش کیے گئے۔ چند طلبہ نے عَلّامہ اقبالؒ کی ایک نظم پر ٹیبلو بھی پیش کیا۔ اس کے بعد ذہنی آزمائش کا مُقابلَہ ہوا۔ ان مقابلوں میں طَلَبہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس دوران ریڈیو اور ٹیلیوژن والوں نے اس پروگرام کو ریکارڈ کیا۔ اخبار والوں نے تصویریں اتاریں اور جلسے کی خاص خاص باتیں لکھیں۔

آخر میں مہمانِ خصُوصی نے تقریر کی۔ انھوں نے اپنی تقریر میں طلبہ اور اساتذہ کو اتنا اچھا پروگرام پیش کرنے پر مبارک باد دی۔ اس کے بعد اُنھوں نے مُقابلہ جیتنے والے طلبہ میں انعامات بھی تقسیم کیے۔

سب سے آخر میں ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس جلسے کی کامیابی پر اسکول کے استادوں اور طلبہ کی کوششوں کو سراہا۔ انھوں نے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبار والوں کے تعاوُن کا بھی شکریہ ادا کیا۔ تمام مہمانوں نے رخصت ہوتے وقت ہیڈ ماسٹر صاحب سے اس پروگرام کی تعریف کی۔

دوسرے دن ٹی وی اور ریڈیو پر ہمارے جلسے کی خبَریں نشَر کی گئیں۔ مختلف اخبارات میں جلسے کی خبَریں اور تصویریں بھی شایع ہوئیں۔

۱۔ لوگوں کو جلسے کی اطلاع کس کس طرح دی گئی؟

۲۔ جلسہ کس وقت شروع ہوا؟

۳۔ جلسے کا باقاعدہ آغاز کس طرح کیا گیا؟

۴۔ جلسے کی تصویریں کس میں شایع ہوئیں؟

۵۔ جلسے میں کن کن اداروں کے لوگ شریک ہوئے؟

۶۔ جلسے میں کیا کیا پروگرام پیش کیے گئے؟

۷۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ چن کر لکھیں:

(دعوت نامے ، ای میل ، انعامات ، ریکارڈ ، ٹیبلو)

(الف) کچھ مہمانوں کو دعوت ------ کے ذریعے دی گئی۔

(ب) چند طلبہ نے علامہ اقبال کی ایک نظم پر ------- پیش کیا۔

(ج) ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں نے پروگرام کو ------ کیا۔

(د) مہمانِ خصوصی نے ------ تقسیم کیے۔

(ہ) کچھ لوگوں کو فیکس کے ذریعے ------- بھیجے گئے۔

۸۔ ایک جیسے معنی والے الفاظ تلاش کر کے ان کے جوڑے بنائیں۔ جیسے: اطلاع / خبر

لفظ: آغاز۔ گزارش۔ طلبہ۔ والدین۔ خبر

معنی: ماں باپ۔ شروع۔ عرض کرنا۔ اطلاع۔ بہت سے طالب علم

۹۔ خوش خط لکھیں۔ ریڈیو ۔ ٹیلی ویژن ۔ انتظامات ۔ فیکس ۔ ای میل

۱۰۔ خاکہ مکمل کریں:
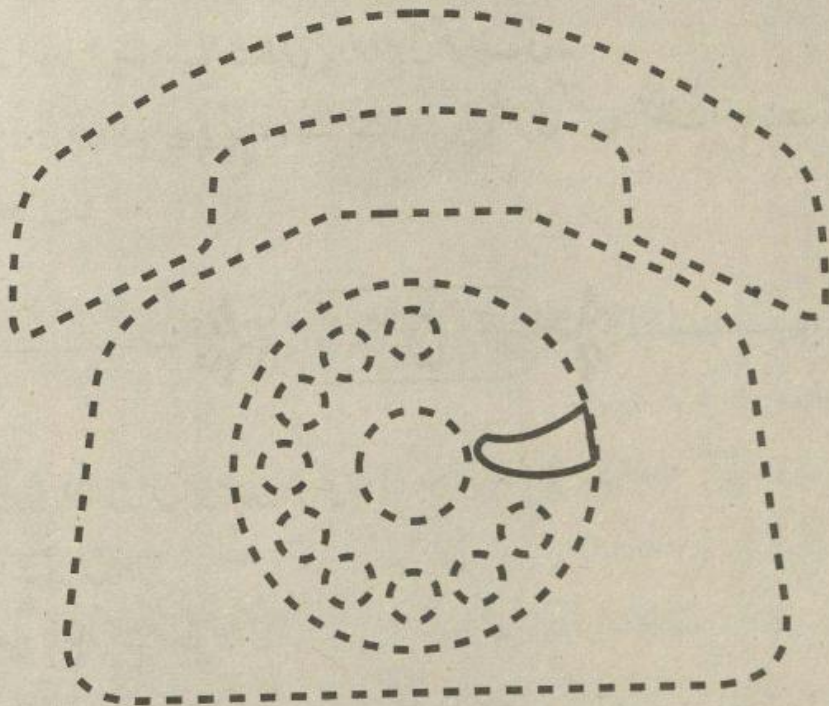
معلم/معلمہ، بچوں کو مواصلات کے نظام سے اپنی گفتگو کے ذریعے روشناس کرائیں۔ خبر رسانی اور آمد و رفت کے تمام ذرائع سے آگاہ کریں۔ چارٹس بنوائیں۔ نمونے دکھائیں اور بچوں کو مواصلات کے ذرائع پر گفتگو کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کریں۔

بھائی بُھلکّڑ

دوست ہیں اپنے بھائی بُھلکّڑ
باتیں ساری اُن کی گڑبڑ
راہ چلیں تو رستہ بھُولیں
بس میں جائیں تو بستہ بھُولیں

ریل میں جب یہ حضرت بیٹھے
پہنچے چار اسٹیشن آگے
ٹوپی ہے تو جوتا غائب
جوتا ہے تو موزہ غائب

پیالی میں ہے چمچا اُلٹا
پھیر رہے ہیں کنگھا اُلٹا
لَوٹ پڑیں گے چلتے چلتے
چونک اٹھیں گے بیٹھے بیٹھے

سودا لے کر دام نہ دیں گے
دام دیے تو چیز نہ لیں گے

(شان الحق حقی)

مشق

۱۔ بھائی بھلکڑ کی کن کن باتوں پر ہنسی آتی ہے؟

۲۔ انھیں بھائی بھلکڑ کیوں کہا جاتا ہے؟

۳۔ جب یہ حضرت ریل میں بیٹھتے ہیں تو کہاں پہنچ جاتے ہیں؟

۴۔ بیٹھے بیٹھے بھائی بھلکڑ کیا کرتے ہیں؟

۵۔ ہم آواز لفظ بنائیں۔

دام	-----	-----	-----
ریل	-----	-----	-----
پیالی	-----	-----	----

۶۔ خوش خط لکھیں:

بھلکڑ ۔ گڑبڑ ۔ ٹھوکر ۔ رستہ ۔ بستہ ۔ چمچہ

۷۔ خاکہ مکمل کریں۔

معلم/معلمہ، بچوں کے ذوقِ جمالیات کی تسکین کے لیے مزاحیہ نظمیں یا شعر سنائیں اور اُن سے بھی سُنیں۔

اچھّے بچّے

دادی اماں: فریال بیٹی! کہاں چلے گئے سارے بچّے؟ بڑی خاموشی ہے گھر میں۔ میرا خیال ہے کہیں دُبک کے بیٹھ گئے۔ آج تقریروں کا مقابلہ رکھا تھا نا میں نے، اسی لیے چھپ گئے۔

فریال: جی نہیں اماں جان! وہ سب سامنے والے کمرے میں بیٹھے ہیں۔ آپ کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

دادی اماں: بیٹی! تم بھی آ جاؤ۔

فریال : جی اچھا، آپ چلیے میں آتی ہوں۔ ذرا کمرے کی بتّیاں بُجھا آؤں۔

بچّے : اَلسَّلامُ عَلَیکُم دادی اماں!

دادی اماں: وَعَلَیکُمُ السَّلام۔ ہاں بچّو! کیا تقریریں تیار کر لیں آپ نے؟

بچّے : جی ہاں دادی اماں۔

دادی اماں: لو وہ آپ کی امّی بھی آ گئیں۔ آ جاؤ فریال بیٹی، تقریروں کا مقابلہ شروع ہونے والا ہے۔ ہاں بیٹی عائشہ! آپ اپنی تقریر شروع کریں۔

عائشہ : بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ میری تقریر ہے: "جھوٹ بولنا اور چغلی کھانا بُری بات ہے۔" اللّٰہ تعالیٰ

نے چغلی کھانے سے اور جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ علَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ چغلی کھانے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔ اس لیے ہمیں کسی کی چغلی نہیں کھانی چاہیے۔ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ علَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ لوگ بھی جھوٹے کی بات پر یقین نہیں کرتے۔ جھوٹ بولنے والے کی کوئی عزّت نہیں کرتا۔

دادی اماں: شاباش بیٹی عائشہ! آپ نے بہت اچھی باتیں بتائیں۔ بچّو! چُغلی کھانے کا مطلب ہے کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کی برائی کرنا اور جھوٹ بولنے کا مطلب ہے سچ بات کو بدل کر بتانا۔ اچّھا، ریحان! اب آپ کی باری ہے۔

ریحان : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔ میری تقریر ہے: ''دوسروں کی چیز پوچھ کر استعمال کرنا''۔ امّی جان ہمیشہ کہتی ہیں کہ کسی کی چیز پوچھے بغیر نہیں اٹھانی چاہیے اور ابو جان کہتے ہیں کہ اگر کسی کی چیز استعمال کرنی ہو تو پہلے اس سے اجازت لے لو۔

دادی اماں: ریحان بیٹے! آپ نے بہت اچھی تقریر کی، آپ کے ابّو اور امّی نے آپ کو صحیح باتیں بتائی ہیں۔ سب بچوں کو ان باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ہاں اب باری ہے سعدیہ بیٹی کی۔

سعدیہ : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔ دادی اماں! میری تقریر ہے: ''ہمیں ہر ایک سے اچھا برتاؤ کرنا چاہیے''۔ ہمیں چاہیے کہ کسی کا دل نہ دُکھائیں۔ کسی کو نہ ستائیں۔ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ پیار محبت سے رہیں۔ لڑائی جھگڑا نہ کریں۔ آپس میں اتحاد اور اتفاق سے رہیں۔ ہمیں اپنے بزرگوں، استادوں اور محلّے والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ علَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے۔ ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

دادی اماں: واہ بھئی واہ! سعدیہ بیٹی نے بھی بہت اچھی باتیں بتائیں۔ اللّٰہ تعالیٰ انسانوں سے محبت کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں کسی سے نفرت نہیں کرنی چاہیے۔ توقیر بیٹا! اب آخر میں آپ کی باری ہے۔

توقیر : بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔ میری تقریر ہے: ''مِل جُل کر رہنا اچھی عادت ہے''۔ میل جول میں بڑی برکت ہے۔ اگر زیادہ آدمی مِل کر کوئی کام کرتے ہیں تو کام اچھا ہوتا ہے اور وقت بھی کم لگتا ہے۔ کھیتوں میں لوگ مِل جُل کر کام کرتے ہیں۔ اکیلا آدمی کھیتی باڑی نہیں کر سکتا۔ اسی لیے کسان مِل جُل کر فصل کاٹتے ہیں۔ کسانوں کو اپنی محنت کا پھل ملتا ہے تو سب مِل جُل کر

خوشیاں مناتے ہیں۔ جماعت سے نماز پڑھنے کا بھی اسی لیے زیادہ ثواب ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ مسلمان آپس میں مِل کر رہیں۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے آپس میں مِل کر رہنے کو رحمت فرمایا ہے۔ لوگوں سے میل جول رکھنا اچھی بات ہے۔ اس سے آپس میں پیار محبت بڑھتا ہے۔ بچے بھی مِل جُل کر ہی کوئی کھیل کھیل سکتے ہیں۔ مِل جُل کر ہی اسکول میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگر ہم مِل جُل کر نہ رہیں تو دنیا کے سارے کام بند ہو کر رہ جائیں۔

دادی اماں: شاباش توقیر بیٹے! آپ نے بھی بہت اچھی باتیں بتائیں۔ فریال بیٹی! تقریریں تو چاروں بچوں نے اچھی کی ہیں اور یہ بتایا ہے کہ کون سے بچّے اچھے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر بچّہ انعام کا حقدار ہے۔ یہ کہانیوں کی کتابیں ہیں۔ سب کو ایک ایک کتاب انعام میں دے دو۔

بچّے : "شکریہ! دادی اماں۔"

مشق

۱۔ عائشہ نے اپنی تقریر میں کیا بات کہی؟

۲۔ چغلی کھانا کسے کہتے ہیں؟

۳۔ دوسروں سے اچھا برتاؤ کیوں کرنا چاہیے؟

۴۔ مِل جل کر رہنے کے کیا فائدے ہیں؟

۵۔ بچوں کو انعام میں کیا دیا گیا؟

۶۔ تین اچھی عادتیں لکھیں؟

۷۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ چن کر لکھیں:

(چغلی ۔ گناہ ۔ بتیاں ۔ کتاب ۔ جھوٹ ۔ دل)

(الف) سب کو ایک ایک ------ انعام میں دے دو۔

(ب) ذرا کمرے کی ------ بجھا آؤں۔

(ج) جھوٹ بولنا اور ------ کھانا بری بات ہے۔

(د) مسلمان ------ نہیں بولتا۔

(ہ) ہمیں چاہیے کہ کسی کا ------ نہ دکھائیں۔

۸۔ ہاں یا نہیں میں جواب دیں :

(الف) بچوں نے دادی اماں کو سلام کیا۔

(ب) میل جول میں بڑی برکت ہے۔

(ج) بچے تقریر کرنے کے خوف سے چھپ گئے تھے۔

(د) قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والے کو بہت بُرا کہا گیا ہے۔

(ہ) وقت کی پابندی کرنا اچھی عادت ہے۔

(و) دادی امّاں کو تقریریں پسند نہیں آئیں۔

(ز) انعام لے کر بچوں نے دادی اماں کا شکریہ ادا کیا۔

(ح) اکیلا ایک آدمی بھی کھیتی باڑی کر سکتا ہے۔

۹۔ ''ی'' لگا کر لفظ مکمل کریں: جیسے: خاموش ی = خاموشی

بے چین ۔ محنت ۔ کھیت ۔ پابند ۔ زبان

۱۰۔ خوش خط لکھیں: حق ۔ شوق ۔ اتفاق ۔ تعلق ۔ مطابق

۱۱۔ پانچ اچھے کام لکھیں۔

۱۲۔ ہر بچہ باری باری بتائے کہ اس نے کون سا اچھا کام کیا ہے۔

۱۳۔ "میل جول میں بڑی برکت ہے" اس پر پانچ جملے گھر سے لکھ کر لائیں۔

۱۴۔ خاکہ مکمل کریں:
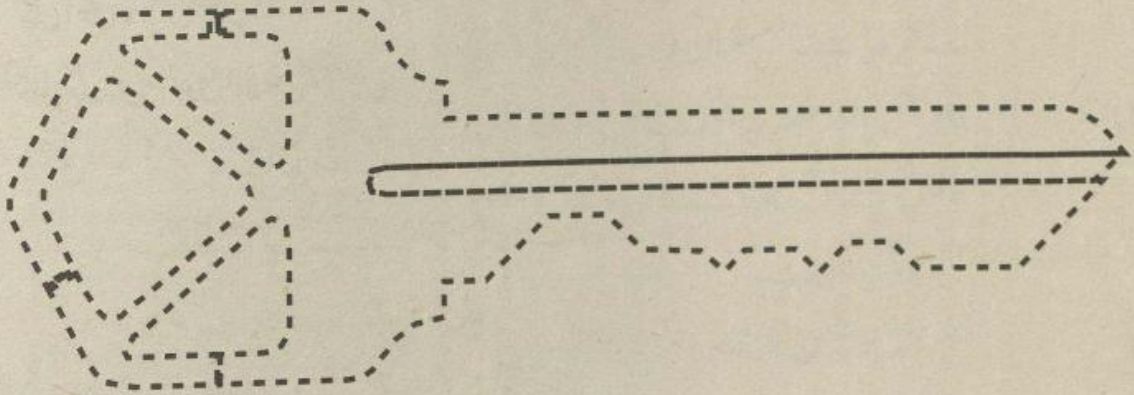
معلم/معلمہ، بچوں میں اچھی عادات راسخ کرنے اور ناپسندیدہ عادات و اطوار کو ترک کرنے کے لیے اپنی گفتگو کے ذریعے مثالیں دے دے کر انھیں آمادہ کریں۔ بچوں کو اس موضوع پر کھل کر مباحثہ کرنے کا موقع دیں۔

سورج، چاند، ستارے

شام کا وقت تھا آسمان پر شفق کی سرخی پھیلی ہوئی تھی۔ مغرب میں سورج غروب ہو رہا تھا۔ عابدہ چھت پر کھڑی سورج غروب ہونے کا منظر دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں اندھیرا چھا گیا اور آسمان پر تارے جگمگانے لگے۔ اس کی بڑی بہن بھی نماز پڑھ چکی تھی۔ وہ بھی اس کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی۔ اب مشرق سے چاند طلوع ہو رہا تھا۔

عابدہ : باجی! یہ چاند سورج جس طرح وقت کے ساتھ ساتھ اپنی جگہ بدلتے ہیں۔ کیا یہ ننھے ننھے ستارے بھی اپنی جگہ بدلتے ہیں۔

بڑی بہن: پہلے ایک بات سمجھ لو۔ یہ ستارے ننھے ننھے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ہماری زمین سے بھی بہت زیادہ بڑے ہیں۔ مگر یہ ہم سے بہت دور ہیں اس لیے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ ایک قطار میں لگی ہوئی بتیوں میں قریب کی بتّی بڑی اور زیادہ روشن نظر آتی ہے اور دور کی بتّی چھوٹی اور مدّھم دکھائی دیتی ہے۔

عابدہ : ہاں باجی، ایسا ہی ہے۔ دور کی بتّی واقعی چھوٹی نظر آتی ہے۔

بڑی بہن: اور یہ جو تم ستاروں کے جگہ بدلنے کا پوچھ رہی ہو تو ہاں ستارے بھی اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں۔

یہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔

عابدہ : ذرا یہ بھی بتائیے کہ چاند ہمیں کبھی چھوٹا، کبھی بڑا کیوں نظر آتا ہے؟

بڑی بہن: اصل میں چاند پر جب سورج کی روشنی پڑتی ہے تو وہ ہمیں روشن نظر آتا ہے۔ یہ چاند ہماری زمین کے گرد گھُوم بھی رہا ہے۔ اس لیئے اپنی جگہ بدلنے کی وجہ سے کبھی اس کا کم روشن حصہ اور کبھی زیادہ روشن حصہ نظر آتا ہے۔

عابدہ : باجی، چاند میں یہ دھبے سے کیا ہیں؟

بڑی بہن: نہیں، یہ دھبے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ چاند کے پہاڑوں کے سائے ہیں۔ کیوں کہ زمین کی طرح چاند کی سَطح بھی ایک جیسی نہیں ہے۔ اس پر کہیں پہاڑ ہیں تو کہیں بڑی بڑی وادیاں ہیں۔ کہیں میدان ہیں اور کہیں گول گول بڑے سے گڑھے ہیں۔
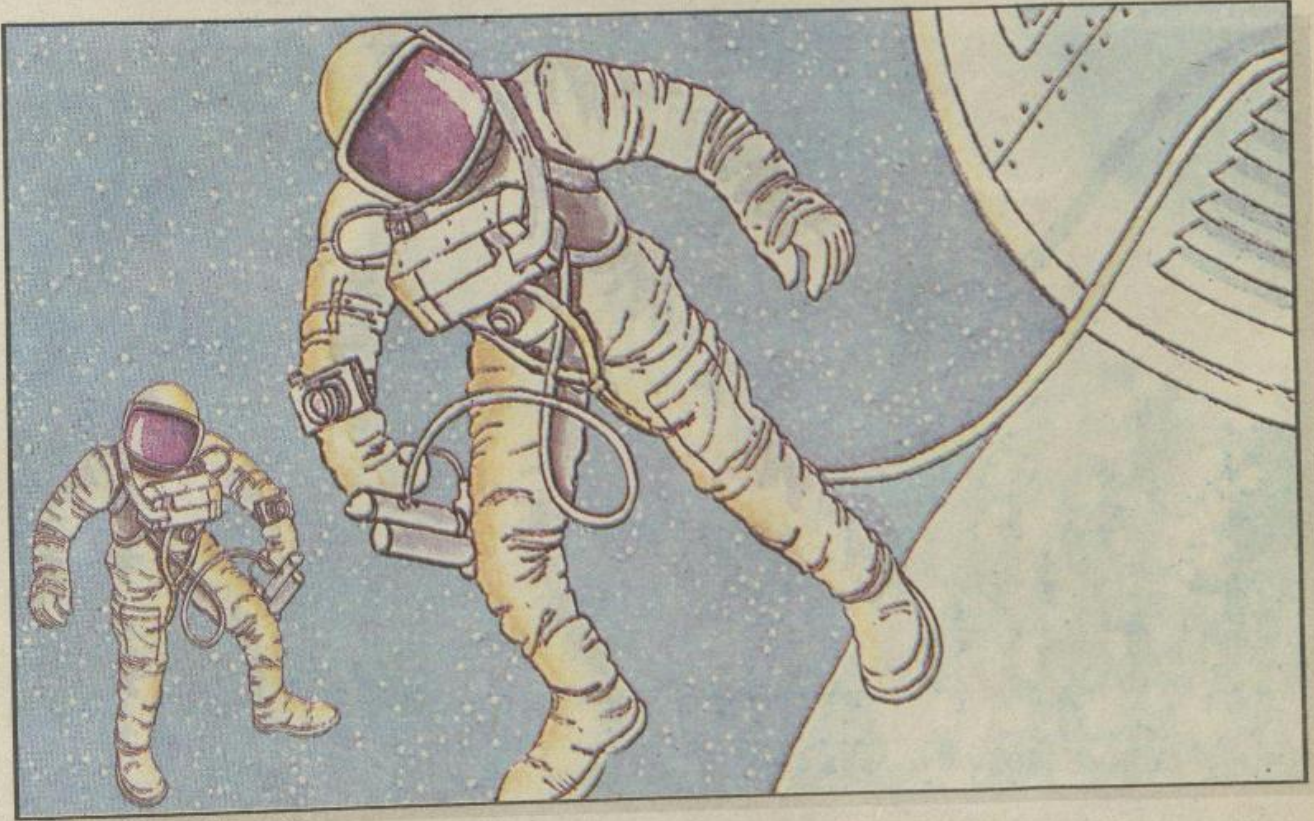
عابدہ : باجی یہ کیسے معلوم ہوا کہ چاند کی سَطح ایک جیسی نہیں ہے؟

بڑی بہن: یہ تو سائنس دانوں نے بہت عرصے پہلے ہی دُور بینوں سے دیکھ لیا تھا۔ لیکن اب تو کچھ سائنس دان خود چاند پر ہو کر آئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہاں سے کچھ مٹّی اور پتھر کے نمونے بھی لائے ہیں۔

عابدہ یہ باتیں بڑی حیرت سے سن رہی تھی۔ چاند بھی کافی اُبھر چکا تھا۔ چاندنی خوب پھیل چکی تھی۔ اتنے میں آنگن میں سے امّی کی آواز آئی۔ "لڑکیو! کہاں ہو، چلو اب نیچے آجاؤ۔ کھانا تیار ہو گیا ہے۔"

مشق

۱۔ ستارے چھوٹے کیوں نظر آتے ہیں؟

۲۔ چاند ہمیں کبھی باریک اور کبھی پورا کیوں نظر آتا ہے؟

۳۔ چاند کیوں روشن نظر آتا ہے؟

۴۔ چاند کی سطح پر انسان نے کیا کیا دیکھا؟

۵۔ سائنس دان چاند سے اپنے ساتھ کیا لائے ہیں؟

۶۔ ان الفاظ کو صحیح ترتیب سے لکھیں:

(الف) غروب سورج ہوتا ہے مغرب میں۔ (ب) نہیں ہوتے ننھے ننھے ستارے۔

(ج) ہے اونچی نیچی سطح چاند کی۔ (د) جگہ ستارے بھی ہیں بدلتے۔

۷۔ درست بیان پر (✓) لگائیں:

(الف) بعض ستارے بڑے ہوتے ہیں بعض چھوٹے۔

(ب) چاند کی سطح پر دھبّے نظر نہیں آتے۔ (ج) چودھویں چاند کا رات پورا نظر آتا ہے۔

(د) سائنس داں چاند سے کچھ نہیں لائے۔ (ہ) چاند کی سطح چمکیلی ہے۔

۸۔ ان کے الٹ لکھیے: جیسے = آسمان۔ زمین

مشرق۔۔۔۔۔۔ اوپر۔۔۔۔۔۔ مدّھم۔۔۔۔۔۔ روشنی ۔۔۔۔۔۔ اونچی۔۔۔۔۔۔

۹۔ خوش خط لکھیں: دھبے ۔ چھت ۔ گڑھے ۔ چھوٹے ۔ بڑے

۱۰۔ رات کے وقت کسی روشن ستارے کو آسمان پر تلاش کریں اور اس کی جگہ دھیان میں رکھیں۔ دو گھنٹے بعد اس ستارے کو پھر دیکھیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ستارے بھی وقت کے ساتھ ساتھ جگہ بدلتے ہیں۔

۱۱۔ خاکہ مکمل کریں:

معلم/معلمہ، بچوں کو اجرامِ فلکی سے زیادہ سے زیادہ متعارف کرانے کے لیے گفتگو کریں۔ اس سلسلے میں چارٹ بنوائیں اور خود بھی چارٹ بنا کر بچوں کو دکھائیں۔ چاند کی سطح کی تصاویر جمع کر کے بچوں کو دکھائیں۔ چاند، سورج، ستارے وقت کے ساتھ ساتھ جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ اس تصور کو مختلف مثالوں اور مشاہدوں سے اجاگر کریں۔

برسات

وہ دیکھو اٹھی کالی کالی گھٹا
ہے چاروں طرف چھانے والی گھٹا

گھٹا کے جو آنے کی آہٹ ہوئی
ہوا میں بھی اک سنسناہٹ ہوئی

گھٹا آن کر مینہ جو برسا گئی
تو بے جان مٹی میں جان آگئی

زمیں سبزے سے لہلہانے لگی
کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی

جڑی بُوٹیاں، پیڑ آئے نکل
عجب بیل بوٹے، عجب پھول پھل

ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھول کا اک نیا رنگ ہے

یہ دو دن میں کیا ماجرا ہوگیا!
کہ جنگل کا جنگل ہرا ہوگیا!

(مولوی محمد اسماعیل میرٹھی)

مشق

۱۔ بے جان مٹی میں جان آنے کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ سارا جنگل دو دن میں کیسے ہرا ہو گیا؟

۳۔ بارش سے کسانوں کو کیا فائدہ ہوا؟

۴۔ پیڑوں اور پودوں پر بارش کا کیا اثر ہوتا ہے؟

۵۔ بارش ہونے کے بعد زمین پر کیا کیا چیزیں اُگ آتی ہیں؟

۶۔ ہم آواز لفظ لکھیں:

آہٹ، -------- گھٹا، -------- ڈھنگ، -------- ماجرا، --------

۷۔ خالی جگہوں کو مناسب لفظوں سے بھریں:

گھٹا کے جو آنے کی -------- ہوئی۔ وہ دیکھو اٹھی -------- گھٹا۔

کہ جنگل کا -------- ہرا ہو گیا۔ ہر ایک پھول کا اک نیا ------ ہے۔

۸۔ خوش خط لکھیں:

آہٹ ۔ سنسناہٹ ۔ رنگت ۔ تلاوت ۔ راحت ۔ مرمت

۹۔ بارش اور دھنک کی تصویریں جمع کر کے اپنا البم بنائیں۔

۱۰۔ خاکہ مکمل کریں:
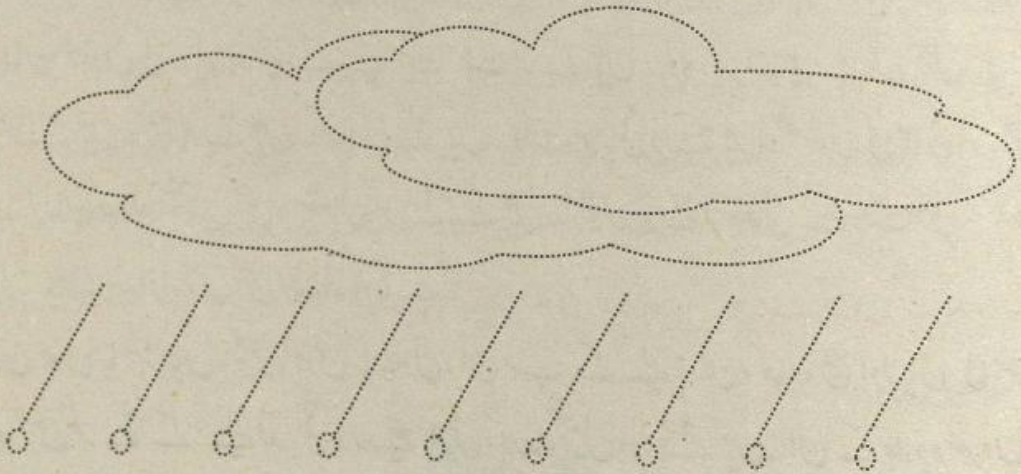
معلم/معلمہ، فصلوں کے لیے پانی کے فوائد اور بارش کے فائدوں پر گفتگو کریں اور بچوں سے بھی دریافت کریں۔ نظم یاد کروائیں اور مصرعے زبانی مکمل کروائیں۔

لِہلَہاتے کھیت
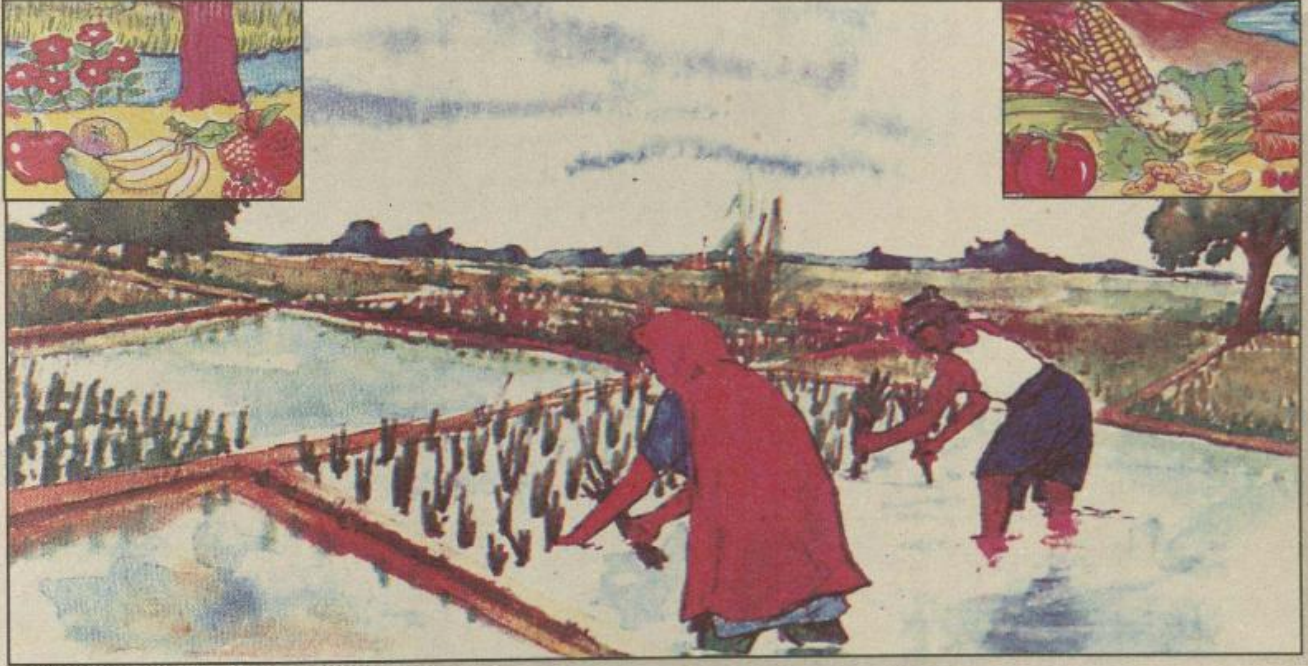
لہلَہاتے کھیتوں کو دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ وہاں کی تازہ اور صاف ہوا صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ کھیتوں میں سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار بھی خوب ہوتی ہے۔ یہ سبزیاں اور پھل، تازہ، سرسبز اور رنگ برنگے ہوتے ہیں۔ جی چاہتا ہے کھیتوں کی خوب سیر کریں۔

کسان کھیتوں کی دیکھ بھال کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔ وہ منہ اندھیرے ہل بیل جوتتے ہیں اور دن بھر کام کرتے ہیں۔ بیج بوتے ہیں۔ کھاد ڈالتے ہیں۔ وقت پر پانی دیتے ہیں۔ فصلوں کی نلائی کرتے ہیں۔

اب کسان جدید مشینیں بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔ مشینوں کے استعمال سے وقت بھی کم لگتا ہے اور کام بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

اناج ہوں یا سبزیاں، پھل ہوں یا پھول، ان سب کے لیے زمین، کھاد، بیج اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی حاصل کرنے کے لیے قدرتی ذریعے بارش، دریا، جھیل اور چشمے ہیں۔ ان کے علاوہ نہروں، کنوؤں اور کاریزوں سے بھی پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ رہٹ اور ٹیوب ویل سے پانی کھیتوں تک پہنچایا جاتا ہے۔

مختلف فصلوں کے لیے مختلف آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ سال میں عموماً دو فصلیں ہوتی ہیں۔ ایک کو

ربیع کی فصل کہتے ہیں، دوسری کو خریف کی۔ گرمیوں میں ربیع کی فصل ہوتی ہے۔ اس میں گیہوں، چنا، جو، مٹر اور تیل کے بیج شامل ہیں۔ خریف کی فصل میں کپاس، باجرا، مکئی، چاول، تل، مونگ اور گنّا وغیرہ شامل ہیں۔

پالک، شلجم، گوبھی، گاجر، مولی، ٹماٹر، پیاز، ہری مرچ، کریلا، بھنڈی، ٹنڈے وغیرہ عام سبزیاں ہیں۔ اچھی صحت کے لیے سبزیوں کا استعمال ضروری ہے۔ سبزیوں کے لیے زیادہ زمین اور زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لیے انھیں گھروں میں بھی آسانی سے اُگایا جاسکتا ہے۔
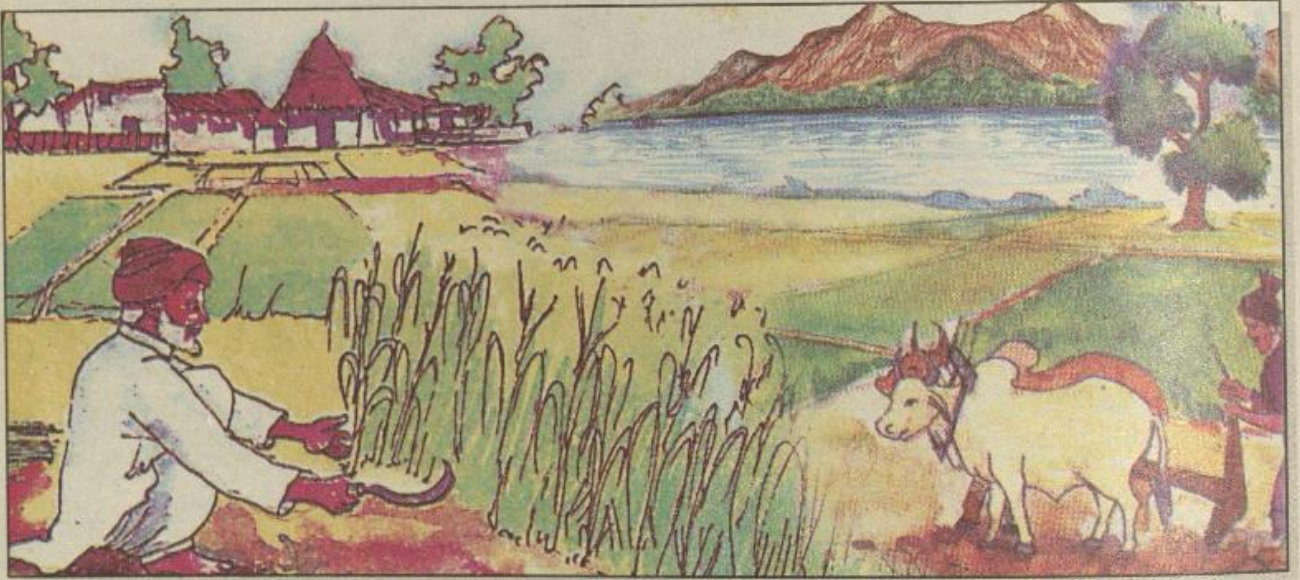
باغوں میں آم، انار، کیلا، مالٹا، امرود، جامن اور پپیتے وغیرہ کے درخت ہوتے ہیں۔ ان کے پھل ہم مزے مزے سے کھاتے ہیں۔

لہلہاتے کھیتوں اور باغوں کے علاوہ ہمارے ملک میں گھنے جنگل بھی ہیں۔ جنگل زیادہ تر پہاڑوں، دریاؤں اور نہروں کے کنارے ہوتے ہیں۔ ان سے ہوا صاف رہتی ہے۔ جنگل میں مختلف قسم کے پیڑ پودے اور جھاڑیاں ہوتی ہیں۔ ان کی لکڑی سے مختلف قسم کا سامان اور کوئلہ بنایا جاتا ہے۔ درختوں کی بے کار لکڑی ایندھن کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ گوند، لاکھ، شہد بھی جنگل سے ملتا ہے۔ یہاں کے سرسبز حصوں میں لوگ مویشی چراتے ہیں۔ جنگلات کی وجہ سے لوگوں کو روزگار بھی ملتا ہے۔ لہلہاتے کھیت، سرسبز باغ اور گھنے جنگل ہمارے ملک کی دولت اور رونق ہیں۔

مشق

۱۔ کسان فصلوں کی دیکھ بھال کس طرح کرتے ہیں؟
۲۔ فصلوں کے لیے کن کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟
۳۔ پانی حاصل کرنے کے قدرتی ذریعے کون کون سے ہیں؟
۴۔ آب پاشی کے کون کون سے ذریعے ہیں؟
۵۔ ربیع اور خریف میں کون کون سی فصلیں شامل ہیں؟
۶۔ گھروں میں سبزیاں کیسے اُگائی جاتی ہیں؟
۷۔ جنگلات کے کیا کیا فائدے ہیں؟
۸۔ کھیتی باڑی میں آج کل کون کون سی مشینیں استعمال ہوتی ہیں؟

۹۔ جنگلات سے حاصل ہونے والی اشیاء کے نام لکھیں:

۱۰۔ پانچ سبزیوں اور پانچ پھلوں کے نام لکھیں:

۱۱۔ خانے میں سے درست معنی تلاش کر کے لکھیں۔

ٹہنی ، ہری بھری ،صحت مند ، محبت، مار ڈالنے والی

مہلک ______ ، تندرست ______ ، پیار ______ ، شاخ ______ ، سرسبز ______ ،

۱۲۔ جملے بنائیں: (منہ اندھیرے ۔مشہور ۔ بوجھ ۔ رونق ۔ آب وہوا)

۱۳۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ چُن کر لکھیں: کوئلہ۔ جنگل۔ نقصان۔ دو۔ نہیں

(الف) کسان محنت سے ۔۔۔۔۔۔گھبراتے۔
(ب) لکڑی سے ۔۔۔۔۔۔بھی بنایا جاتا ہے۔
(ج) ہمارے ملک میں گھنے ۔۔۔۔۔۔بھی ہیں۔
(د) بعض کیڑے مکوڑے فصلوں کو۔۔۔۔۔۔پہنچاتے ہیں۔
(ہ) ہمارے یہاں عموماً۔۔۔۔۔۔فصلیں ہوتی ہیں۔

۱۴۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) کھلی اور تازہ ہوا صحت پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔
(ب) ٹیوب ویل سے پانی دریا تک پہنچایا جاتا ہے۔
(ج) ہل چلانے سے کھیتوں کی زمین سخت ہوجاتی ہے۔
(د) صحت کے لیے سبزیوں کا استعمال ضروری ہے۔
(ہ) فصلوں کے لیے کھاد، بیج، اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔
(و) درختوں کی بے کار لکڑی سے کوئلہ بنایا جاتا ہے۔

۱۵۔ خوش خط لکھیں: امرود ۔ ٹماٹر ۔ شلجم ۔ چاول ۔ مونگ ۔ جنگلات

***

معلم/معلمہ، بچوں کو پانی کے قدرتی ذرائع، آبپاشی کے ذرائع، ربیع وخریف کی فصلیں، کاشت کاری کے مراحل اور فصلوں کے استعمال کے بارے میں بتائیں۔ اُن سے جنگلات کے فائدے بیان کریں پھر اُن سے ان موضوعات پر تفصیل سے گفتگو کریں۔ نیز مختلف فصلوں کے نمونے دکھائیں۔

سورج نہ ہوتا تو

خالہ بی آج امین اور بلال کو سورج کی کہانی سنا رہی ہیں۔ وہ دونوں بہت خوش ہیں۔ خالہ بی نے کہانی شروع کرتے ہوئے کہا: بچو! اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت سورج ہے۔ سورج نہ ہوتا تو دنیا میں روشنی ہوتی نہ حرارت۔ گھپ اندھیرا ہوتا۔ اتنی سخت سردی پڑتی کہ کوئی بھی جاندار زندہ نہ رہتا۔ سورج کی حرارت ہی سے فصلیں اُگتی ہیں۔ اناج پکتے ہیں۔ رنگ رنگ کے پھول کھلتے ہیں اور مزے مزے کے پھل پک کر تیار ہوتے ہیں۔ امین بیچ میں بولا: ''لیکن خالہ بی! ہمارے ماسٹر صاحب نے تو یہ بتایا تھا کہ کھیتوں کو اگر پانی نہ دیا جائے تو اناج، سبزیاں، پھل کچھ بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔''

خالہ بی : آپ کے ماسٹر صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ یہ پانی بھی تو سورج ہی کی گرمی سے حاصل ہوتا ہے۔ سورج کی گرم شعاعیں جب سمندر پر پڑتی ہیں تو سمندر کا پانی بھاپ بن کر اوپر کو اُٹھتا ہے اور بادل بن جاتا ہے۔ ان بادلوں سے بارش ہوتی ہے۔

امین : خالہ بی! سورج کی حرارت کیا صرف فصلوں ہی کے لیے ضروری ہے؟

خالہ بی : نہیں بیٹا! ایسا نہیں ہے، بلکہ انسان ہو یا حیوان۔ پرندے ہوں یا پیڑ پودے سورج کی حرارت کے

بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ سورج ہی کی شعاعوں سے پہاڑوں پر جمی ہوئی برف پگھل کر پانی بن جاتی ہے۔ یہ پانی بہ کر دریاؤں میں آجاتا ہے۔ اس پانی سے انسان ، حیوان اور نباتات، سب کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

بلال : خالہ بی! دھوپ سے کیا کیا کام لیے جاتے ہیں۔

خالہ بی : دھوپ سے بہت سے کام لیے جاتے ہیں۔ سورج کی تیز شعاعوں سے ٹنکیوں میں بھرا ہوا پانی خوب تیز گرم ہوجاتا ہے۔ اس گرم پانی اوراس کی بھاپ سے بہت سے کام لیے جاتے ہیں۔

امین : خالہ بی! اکیا سورج میں بہت زیادہ گرمی ہے جواتنی دور زمین تک اس کی حرارت پہنچ جاتی ہے؟

خالہ بی : ہاں، یہی تو خاص بات ہے۔ سورج آگ کا دہکتا ہوا بہت بڑا گولا ہے جو لاکھوں سال سے ہمیں حرارت اور روشنی دے رہا ہے اور اس کی حرارت میں کوئی کمی نہیں ہورہی۔ دن میں سورج کی روشنی میں کام آسانی سے ہوجاتے ہیں۔ سورج غروب ہوتے ہی اندھیرا پھیلنے لگتا ہے۔ پرندے اپنے گھونسلوں کا رخ کرتے ہیں۔ لوگ اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دن کام کے لیے بنایا ہے اور رات آرام کے لیے۔

بلال : خالہ بی! آج آپ نے ہمیں سورج کے بارے میں بڑی دلچسپ باتیں بتائی ہیں۔ ہم کل اپنی جماعت کو یہ باتیں بتائیں گے۔

خالہ بی : ہاں بہت اچھی بات ہے۔

مشق

۱۔ سورج نہ ہوتا تو دنیا کی کیا حالت ہوتی؟

۲۔ سورج کی روشنی اور حرارت کے کیا فائدے ہیں؟

۳۔ سمندر کے پانی پر سورج کی شعاعوں کا کیا اثر ہوتا ہے؟

۴۔ پہاڑوں پر جمی ہوئی برف کے پگھلنے سے کیا ہوتا ہے؟

۵۔ بارش نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟

۶۔ درست جملے پر (✓) کا نشان لگائیں:

(الف) سورج نہ ہوتا تو دنیا میں روشنی ہوتی نہ حرارت گھپ اندھیرا ہوتا۔

(ب) کھیتوں کو پانی نہ دیا جائے تو فصلیں نہ ہوں۔ (ج) سورج کی حرارت سے اناج نہیں پکتے۔

(د) سورج آگ کا دہکتا ہوا بہت بڑا گولا ہے۔ (ہ) سورج غروب ہوتے ہی اُجالا پھیلنے لگتا ہے۔

(و) اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت سورج ہے۔ (ز) سورج کی حرارت سے برف پگھل کر پانی بن جاتی ہے۔

۷۔ خوش خط لکھیں: حرارت ۔ سورج ۔ شعاع ۔ فصلیں ۔ گھونسلا

۸۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ لکھیں:

☆ سورج آگ کا .... ہوا گولا ہے۔

☆ سورج کی .... سے فصلیں پکتی ہیں۔

☆ سمندر کا پانی .... بن کر اوپر کو اُٹھتا ہے۔

☆ سورج غروب ہوتے ہی .... پھیلنے لگتا ہے۔

☆ سورج کی شعاعوں سے .... پگھل جاتی ہے۔

۹۔ ان الفاظ کے جملے بنائیں: فصلیں ۔ سمندر ۔ حرارت ۔ حیوانات ۔ انسان

۱۰۔ سورج کی تصویر بنائیں اور اس میں رنگ بھریں۔

۱۱۔ ایک بچہ سورج کی تصویر کاغذ پر بنا کر اپنے چہرے پر لگائے اور اپنے فائدے بیان کرے۔ باقی بچے اس سے سوالات کریں۔

✱✱✱

معلم/معلمہ، بچوں کو روشنی اور حرارت کا انسانی، حیوانی اور نباتاتی زندگی پر اثرات کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں اور بچوں کو مختلف گروپوں کی صورت میں تقسیم کر کے انھیں آپس میں گفتگو کرنے کا موقع فراہم کریں۔

پانی ہے کیا چیز

دکھاؤ کچھ طبیعت کی روانی
جو دانا ہو تو سمجھو کیا ہے پانی

یہ مل کر دو ہواؤں سے بنا ہے
گرہ کھل جائے تو فوراً ہَوا ہے

نہیں کرتا کسی برتن سے کھٹ پٹ
ہر اک سانچے میں ڈھل جاتا ہے جھٹ پٹ

جو ہلکا ہو اُسے سر پر اُٹھائے
جو بھاری ہو اُسے غوطہ دلائے

لگے گرمی تو اُڑ جائے ہوا پر
پڑے سردی تو بن جاتا ہے پتھر

ہَوا میں مِل کے غائب ہو نظر سے
کبھی اُوپر سے بادل بن کے برسے

اسی کے دَم سے دنیا میں تَری ہے
اِسی کی چاہ سے کھیتی ہَری ہے

اِسی کو پی کے جیتے ہیں سب انساں
اِسی سے تازہ دَم ہوتے ہیں حیواں

تواضُع سے سدا پستی میں بہنا
جفا سہنا مگر ہموار رہنا

(مولوی محمد اسماعیل میرٹھی)

مشق

۱۔ اس نظم میں پانی کی کون کون سی حالتوں کا ذکر ہے؟

۲۔ پانی گرم ہوکر کیا بن جاتا ہے؟

۳۔ پانی ٹھنڈا ہوکر کیا بن جاتا ہے؟

۴۔ کھیتی کس کی وجہ سے ہری ہے؟

۵۔ ہم پانی کن کن چیزوں میں استعمال کرتے ہیں؟

۶۔ پانی حاصل کرنے کے ذرائع کون کون سے ہیں؟

۷۔ لفظ اور معنی کے جوڑے بنائیں:۔

دانا	سدا	پستی	جفا	جھٹ پٹ
ہمیشہ	نیچائی	فوراً	عقلمند	ظلم

۸۔ ہم آواز الفاظ لکھیں:

روانی، -----، -----، -----

نرم، ------، ------، -----

ایسا ------، ------، -----

ترَی ------، ------، -----

۹۔ موزوں لفظ چن کر خالی جگہ میں لکھیں:۔

(الف) پانی اپنی سطح ------ رکھتا ہے۔ (اونچی نیچی ۔ ہموار)

(ب) پانی ہمیشہ ------ بہتا ہے۔ (اوپر سے نیچے ۔ نیچے سے اوپر)

(ج) پانی گرم ہوکر ------ بن جاتا ہے۔ (برف ۔ بھاپ)

(د) پانی سخت سردی سے ------ بن جاتا ہے۔ (بادل ۔ برف)

(ہ) ------ ہر سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ (پتھر ۔ پانی)

۱۰۔ خوش خط لکھیں: طبیعت ۔ غائب ۔ تواضع ۔ پستی ۔ ہموار

***

معلّم / معلّمہ: (۱) جماعت میں مختلف برتن لاکر رکھیں مثلاً پیالی، پلیٹ، گلاس یا جگ اور اس میں پانی بھر کر بچوں کو بتائیں کہ پانی کی کوئی شکل نہیں ہوتی۔ جس برتن میں رکھیں وہی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ (۲) جماعت میں ایک بالٹی میں پانی بھر کر لائیں اور اُس میں کاغذ کی ایک کشتی تیرائیں۔ لکڑی کا ایک کارک تیرائیں اور گتّے کا ایک ٹکڑا تیرائیں اور بتائیں کہ کچھ چیزیں پانی میں تیرتی ہیں۔ اس کے بعد بچّے پانی میں گولی یا پتھر کا ٹکڑا ڈالیں اور آپ انھیں بتائیں کہ کچھ چیزیں پانی میں ڈوب جاتی ہیں۔ (۳) جماعت میں ایک پلیٹ میں برف کا ٹکڑا لیں اور بچے کچھ دیر اس کا مشاہدہ کریں۔ جب برف پگھل کر پانی بن جائے تو بچوں سے پوچھا جائے کہ برف کا ٹکڑا کس چیز میں تبدیل ہوگیا۔

میری کہانی

چار پنکھڑیوں والے سفید چمکدار پھولوں والی میری فَصل کا منظر بہت حسین ہوتا ہے۔ لوگ مجھے چاندی کا ریشہ بھی کہتے ہیں۔ کسان میری فَصل حاصل کرنے کے لیے پہلے زمین کو پانی دیتا ہے۔ پھر جب زمین نرم ہو جاتی ہے تو اس میں ہل چلاتا ہے۔ اس کے بعد میرے بیج بوتا ہے۔ میرے بیج پانی کی نمی، سورج کی حرارت اور مٹّی کے اثر سے نرم ہو جاتے ہیں۔ کچھ ہی دنوں میں بیج پھوٹنے لگتے ہیں۔ میری ننھی ننھی جڑیں زمین میں نیچے کی طرف جاتی ہیں۔ میں آہستہ آہستہ اوپر کی جانب بڑھتی رہتی ہوں۔

میں چند ماہ میں بڑی ہو جاتی ہوں۔ پہلے میری ننھی ننھی کلیاں نکلتی ہیں پھر پھول کھلتے ہیں۔ میرا قد روز بروز بڑھتا رہتا ہے۔ میرے ہرے ہرے ڈوڈے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ میرا پھل ہوتے ہیں۔ پھر اس کے بعد میرے ڈوڈے کِھلنے لگتے ہیں اور ان میں سے سفید سفید کپاس پُھوٹنے لگتی ہے۔

کچھ دنوں بعد یہ ڈوڈے اچھی طرح کِھل جاتے ہیں۔ میں جب سورج کی حرارت سے خشک ہو جاتی ہوں تو کسان اپنے ساتھیوں کو لے آتا ہے۔ وہ مجھے بڑی احتیاط سے چُن لیتے ہیں۔ مجھے ایک جگہ جمع کر کے کارخانے میں پہنچا دیتے ہیں۔ کارخانے والے بڑی بے رحمی سے مجھے لوہے کے بڑے بڑے بیلنوں میں سے دبا کر نکالتے ہیں۔ اس طرح میرے بیج الگ ہو جاتے ہیں۔ جو بنولے کہلاتے ہیں۔ بیج الگ ہو جانے کے بعد میں رُوئی کہلاتی ہوں۔ میرے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے جو کھانے میں کام آتا ہے۔ بیجوں سے کھل بنائی جاتی ہے

جو گائے بھینس کھاتی ہیں۔ میری رُوئی سے بے شمار کام لیے جاتے ہیں۔ سردیوں کے لیے لحاف گدّے بنائے جاتے ہیں۔ اس سے دھاگا بھی بنایا جاتا ہے۔ اس دھاگے سے قسم قسم کا سوتی کپڑا بنایا جاتا ہے۔ اس کپڑے سے مردوں، عورتوں اور بچّے بچّیوں کے لیے اچھے اچھے لباس بنائے جاتے ہیں۔ صدیوں سے میں انسانوں کی اسی طرح خدمت کرتی چلی آ رہی ہوں۔ میرا نام کپاس ہے۔ مجھے پُھٹّی بھی کہتے ہیں۔

مشق

۱۔ کپاس کے بیج کو کیا کہتے ہیں؟

۲۔ کپاس کو کارخانے میں کیوں پہنچایا جاتا ہے؟

۳۔ روئی کے کیا کیا فائدے ہیں؟

۴۔ لوگ کپاس کو چاندی کا ریشہ کیوں کہتے ہیں؟

۵۔ سردی کے موسم میں روئی کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟

۶۔ ''بے'' لگا کر لفظ بنائیں: جیسے : بے ۔ شمار = بے شمار

بے۔۔۔ = ، بے۔۔۔ = ، بے۔۔۔ = ، بے۔۔۔ = ، بے۔۔۔ =

۷۔ موزوں لفظ چن کر خالی جگہوں میں لکھیں:

(الف) کسان کپاس کا۔۔۔۔۔ بوتا ہے۔ (پودا ۔ بیج)

(ب) کپاس پودے کا۔۔۔۔۔ ہے۔ (بیج ۔ پھل)

(ج) حرارت سے کپاس۔۔۔۔۔ ہو جاتی ہے۔ (خشک ۔ خراب)

(د) بنولے سے۔۔۔۔ حاصل کرتے ہیں۔ (تیل ۔ رس)

۸۔ کپاس سے بننے والی چیزوں پر (✓) نشان لگائیں:

لحاف ۔ گدّے ۔ کتاب ۔ دھاگا ۔ جوتے ۔ کنگھا ۔ کپڑا ۔ چادر ۔ دری

۹۔ جملوں میں استعمال کریں: نمی ۔ کلی ۔ پھوٹنا ۔ کھلنا ۔ پنکھڑی

۱۰۔ خوش خط لکھیں: ننھی ننھی ۔ آہستہ آہستہ ۔ ہرے ہرے ۔ سفید سفید ۔ قسم قسم

۱۱۔ ایک البم تیار کریں اور اس میں مختلف پودوں کے بیج پلاسٹک کی تھیلیوں میں جمع کر کے لگائیں۔

***

معلم/معلمہ، بچوں کو پھل، پھول، بیج اور فصلوں کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ انسانی اور حیوانی زندگی کے لیے اُن کے فوائد بیان کریں۔

خط
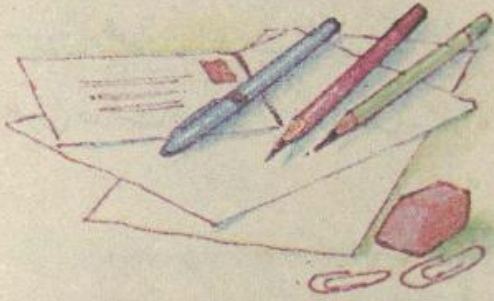
کوئٹہ

۱۵/جون ۲۰۰۴ء

پیارے دوست عدیل!

اَلسَّلامُ عَلَیکُم!

میں خیریت سے کوئٹے پہنچ گیا ہوں۔ چلتے وقت تم نے کہا تھا کہ کوئٹے کے بارے میں لکھنا۔ اس لیے پندرہ دن بعد پوری طرح گھوم پھر کر یہ خط لکھ رہا ہوں۔ جب تم مجھے کراچی اسٹیشن پر پہنچانے آئے تھے تو وہاں اُس وقت شدید گرمی تھی۔ گاڑی میں سفر کے دوران گرمی سے میرا برا حال رہا۔ جب گاڑی سبّی پہنچی پھر تو گرمی سے دم گھٹنے لگا۔ لیکن جب سبّی سے کوئٹے کی طرف جیسے جیسے گاڑی چڑھائی پر چڑھتی جاتی تھی ویسے ویسے گرمی میں کمی آتی جاتی تھی۔ جب گاڑی کوئٹے پہنچی تو ایسا لگا کہ یہاں سردی کا موسم ہے۔

کوئٹے کے درخت میدانی علاقوں کے درختوں سے مختلف ہیں۔ اکثر درختوں کی شاخیں نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہیں۔ پھلوں کے درخت اور انگور کی بیلیں تو یہاں گھر گھر ہیں۔ اس لیے کوئٹے کو پھلوں کی وادی کہتے ہیں۔

گرما، سردا، انار اور خوبانی یہاں کے خاص پھل ہیں۔

ہم ایک دن کوئٹے کے پاس واقع ایک جھیل کی سیر کو گئے۔ اس کا نام ہنّہ جھیل ہے۔ اس کے چاروں

طرف پہاڑیاں ہیں۔ جھیل کا منظر بہت حسین ہے۔ ہم نے وہاں کشتی کی سیر بھی کی۔ وہاں سے ہم پھلوں کے علاقے ''اُڑک'' گئے۔ جہاں سیبوں کے باغات ہیں۔ جن میں درختوں پر لال لال سیب بڑے خوب صورت لگ رہے تھے۔ پاس ہی پہاڑ سے گرتا ہوا ایک آبشار دیکھا۔ آبشار کا پانی صاف شفاف اور بہت ٹھنڈا تھا۔ اس کے کنارے ایک پن چکّی لگی ہوئی تھی جس کے پنکھے پانی گرنے سے چل رہے تھے۔ جن سے پن چکّی چل رہی تھی۔ پھر یہ پانی نالیوں کے ذریعے باغوں تک لایا جاتا ہے۔

کوئٹے کے مکانوں کی چھتیں ڈھلوان ہیں تاکہ برف باری کی وجہ سے ان پر برف رکنے نہ پائے۔ یہاں زیادہ تر موسم سرد رہتا ہے۔ اس لیے یہاں کے لوگوں کا لباس بھی اسی کے مطابق ہے۔

کوئٹہ دیکھنے کے قابل شہر ہے۔ اگر چھٹیوں میں موقع مل جائے تو تم بھی کوئٹے کی سیر کو ضرور آنا۔ دوستوں کو بہت بہت سلام۔ اللہ حافظ!

تمھارا دوست

محمد رضا

مشق

۱۔ کوئٹے کے سفر کے دوران موسم کیسا تھا؟

۲۔ کوئٹے پہنچ کر محمد رضا نے کیا محسوس کیا؟

۳۔ کوئٹے کے آس پاس کون کون سے پھلوں کے باغات ہیں؟

۴۔ پن چکّی کس کے زور سے چل رہی تھی؟

۵۔ کوئٹے میں مکانوں کی چھتیں ڈھلوان کیوں ہیں؟

۶۔ موزوں لفظ چُن کر خالی جگہوں پر لکھیں:

☆ کوئٹے میں سیب اور ۔۔۔۔۔ کے درخت گھر گھر ہیں۔ (خوبانی ۔ آم)

☆ ایک دن ہم پھلوں کے علاقے ۔۔۔۔۔ میں گئے۔ (اُڑک ۔ چمن)

☆ پاس ہی پہاڑ سے گرتا ہوا ایک ۔۔۔۔۔ دیکھا۔ (دریا ۔ آبشار)

☆ کوئٹے کے درختوں کی ۔۔۔۔۔ نیچے کی طرف جھکی ہوتی ہیں۔ (چوٹیاں ۔ شاخیں)

☆ ہم جیسے جیسے بلندی کی طرف جائیں گے سردی ۔۔۔۔۔ ہوتی جائے گی۔ (کم ۔ زیادہ)

۷۔ ایک خانے کی عبارت کو دوسرے خانے کی عبارت سے ملا کر لکھیں: جیسے:

☆ کوئٹے کے مکانوں کی چھتیں	پھلوں کے باغات ہیں۔
☆ آبشار کے پانی سے	ویسے ویسے گرمی میں کمی آتی جاتی تھی۔
☆ کوئٹے کے درخت	ڈھلوان ہیں۔
☆ جیسے جیسے گاڑی پہاڑ پر چڑھتی جاتی تھی	پن چکی کے پنکھے چل رہے تھے۔
☆ کوئٹے کے آس پاس	میدانی علاقوں کے درختوں سے مختلف ہیں۔

۸۔ جملوں میں استعمال کریں: گھوم پھر کر ۔ صاف ۔ خوبانی ۔ برف باری ۔ مختلف

۹۔ اپنے خالہ زاد بھائی کو خط لکھیں کہ وہ چھٹیوں میں آپ سے ملنے آئے۔

۱۰۔ خوش خط لکھیں: خریف ۔ تعریف ۔ سودا سلف ۔ انصاف ۔ صاف شفاف ۔ مخالف

۱۱۔ خاکہ مکمل کریں:
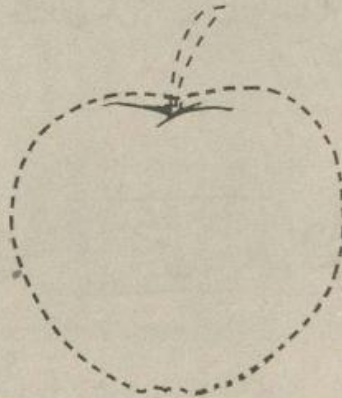
معلم/ معلمہ، بچوں کو خط کے نمونے لکھوائیں۔ عبارت نہایت آسان اور مختصر ہو۔ ایک بچّہ ڈاکیا بنے اور اپنے ساتھیوں کو خط پہنچائے۔ کسی ہوشیار بچّے کو ڈاکخانے کا افسر بنایا جائے اور وہ اپنے محکمے کے فائدے بیان کرے۔

بُوجھیے
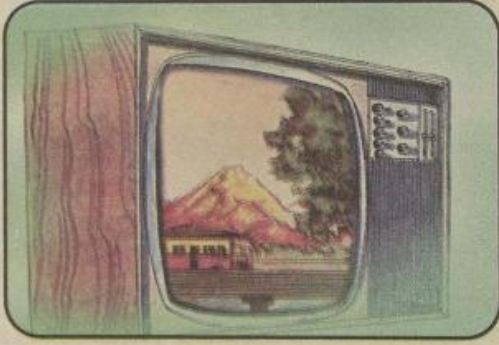
دیس دیس کی خبریں لائے
کھیل تماشے سب دکھلائے
کام کی باتیں ہمیں بتائے
دنیا بھر کی سیر کرائے

(مخدوم منور)
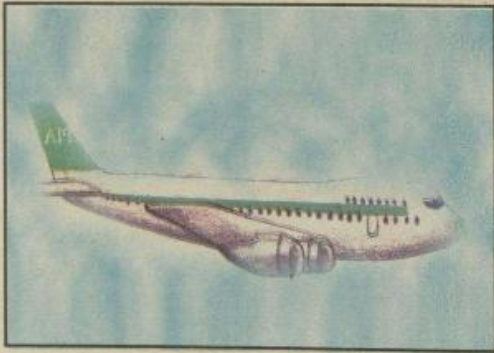
یہ کیسے اُڑ رہا ہے
پر کھولے مُڑ رہا ہے
پرواز کتنی اونچی
آواز جیسے سیٹی

(مخدوم منور)

اک ننھّا سا ساتھی ایسا
ہاتھ پکڑ کر ساتھ ہی جائے
بولے جیسے دل کی دھڑکن
پل پل کا اِحساس دلائے

(خاطر غزنوی)

مشق

۱۔ آپ کو کوئی اور پہیلی یاد ہو تو سنائیں:

۲۔ ہم آواز لفظ لکھیں۔ جیسے: کھولے ، گھولے

کھیل ۔۔۔۔۔، کام ۔۔۔۔۔، ہاتھ ۔۔۔۔۔، ساتھی ۔۔۔۔۔، دل ۔۔۔۔۔،

۳۔ جوڑ ملائیں:

(الف) گھر بیٹھے کھیل تماشے دکھائے۔	گھڑی
(ب) پل پل کا احساس دلائے	ہوائی جہاز
(ج) ہوا میں اُڑائے	ٹی۔وی

۴۔ خوش خط لکھیں:

دیس ۔ کھیل ۔ پل پل ۔ دھڑکن ۔ پرواز ۔ احساس

۵۔ خاکہ مکمل کریں۔

معلم/معلمہ، بچوں کی قوتِ متخیلہ کی تربیت کے لیے اُن سے ان پہیلیوں کے علاوہ دوسری پہیلیاں بھی گھر سے یاد کر کے آنے کو کہیں۔
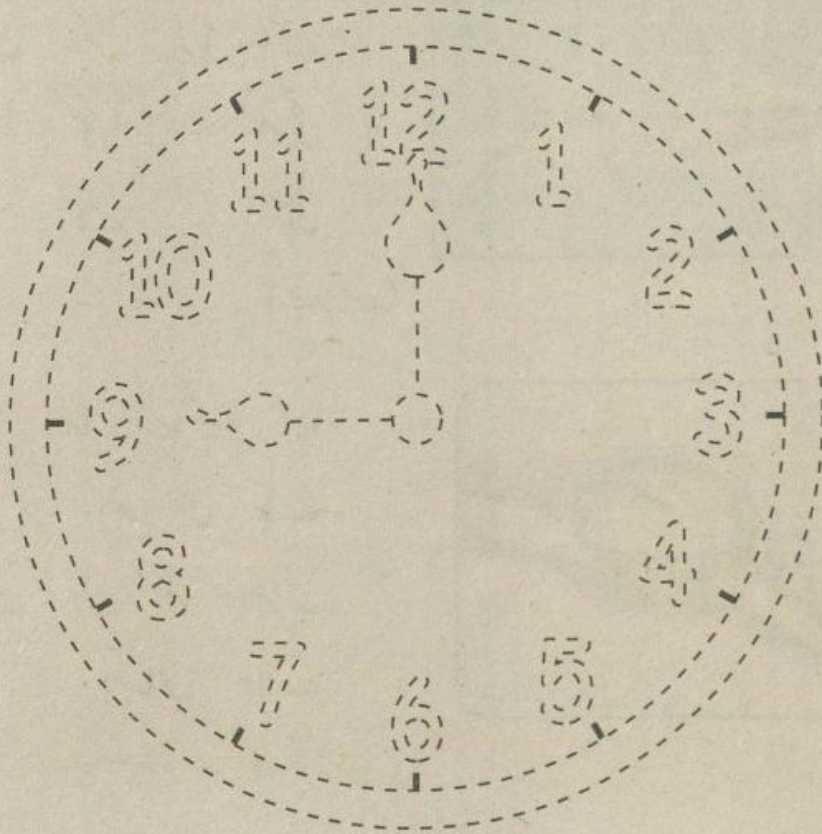
ہماری زمین

ہم سب زمین پر آباد ہیں۔ ہمارا مکان، ہمارا اسکول اور ہماری دوسری عمارتیں اس زمین پر بنی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالٰی نے ہماری زمین بڑی خوب صورت بنائی ہے۔ رنگ رنگ کے باغ، لہلہاتے کھیت اسی زمین کی سطح پر ہیں۔ زمین کی یہ سطح ایک جیسی نہیں ہے۔ یہ بھی بڑی خوب صورت ہے۔ اس پر کہیں دریا ہیں، کہیں سمندر، کہیں پہاڑ، کہیں میدان تو کہیں وادیاں۔ غرض کہ یہ زمین بہت ہی خوب صورت ہے۔

پہاڑوں میں چٹانیں ہوتی ہیں۔ کچھ چٹانیں سخت ہوتی ہیں اور کچھ نرم۔ بعض چٹانیں تہ دار بھی ہوتی ہیں۔ ایسی چٹانوں میں مٹی اور پتھر دونوں ہوتے ہیں۔ پتھروں کے رنگ بھی مختلف ہوتے ہیں۔

ہماری زمین پر کہیں کہیں ریگستان بھی ہیں۔ ریگستان میں ہر طرف ریت ہی ریت ہوتی ہے۔ پانی بہت کم ہوتا ہے۔ اسی لیے یہاں ایسے پودے ہوتے ہیں جنھیں پانی کی ضرورت کم ہوتی ہے۔
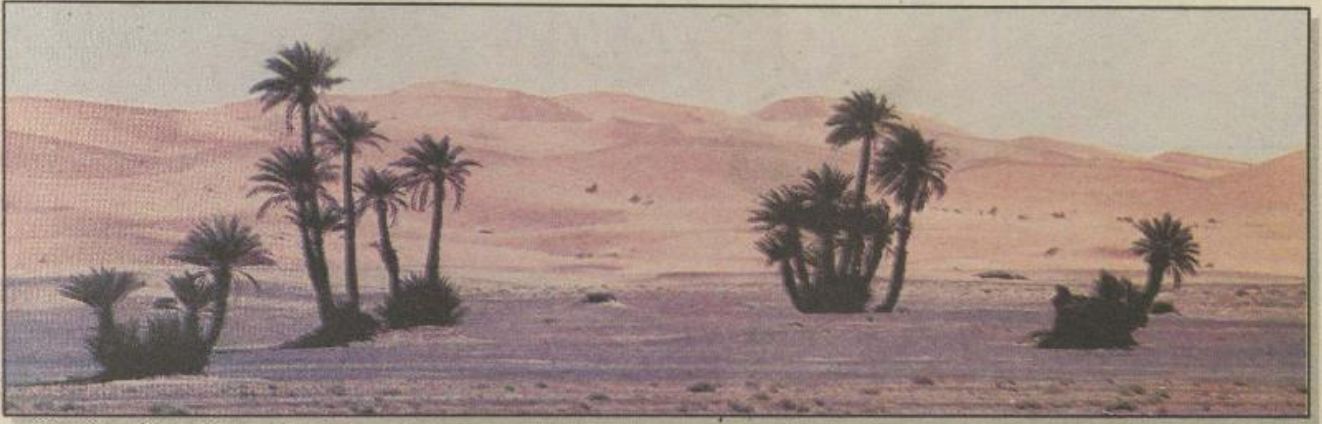
زمین کی شکل سیب سے ملتی ہے۔ جس طرح سیب پر ایک چھلکا ہوتا ہے اسی طرح زمین کی اوپر کی سطح بھی چھلکے کی طرح ہوتی ہے۔ یہ تہ بھی ایک جیسی نہیں ہے۔ کہیں پر یہ موٹی ہے تو کہیں پر پتلی۔ زمین کی پتلی تہ عام طور پر زرخیز مٹی کی بنی ہوئی ہے۔ اس میں ریت، چکنی مٹی، درختوں اور پودوں کے پتے اور گلی سڑی چیزیں شامل ہوتی ہیں۔ ہری بھری فصلیں اسی زرخیز مٹی سے پیدا ہوتی ہیں۔ خوبصورت اور رنگ رنگ کے پھول دار پودے اور پھل دار درخت ایسی ہی مٹی میں اُگتے ہیں۔

اس مٹی میں جنگلات بھی ہوتے ہیں۔ ہر ملک کی ترقی کے لیے جنگلات بہت ضروری ہوتے ہیں۔
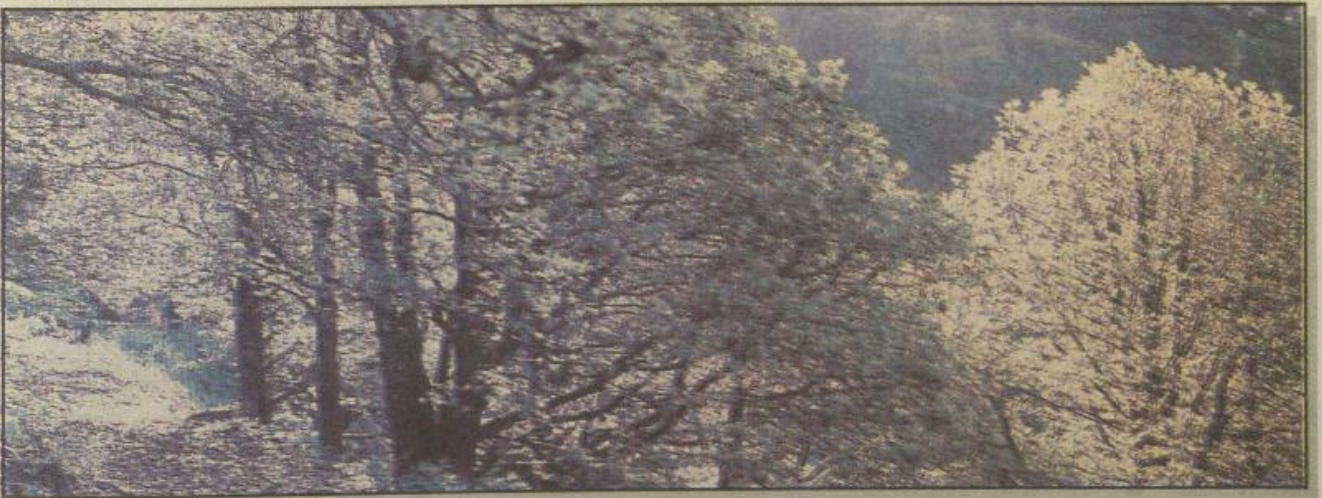
جنگلوں سے ماحول کی آلودگی بہت کم ہوجاتی ہے اور ہمیں سانس لینے کے لیے صاف اور شفّاف ہوا مہیّا ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ جنگلات کی حفاظت کریں اور زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر اُنھیں پروان چڑھائیں۔ درخت لگانا صدقہ ہے۔

زمین کے اندر اللّٰہ تعالٰی نے ہمارے لیے بہت سی چیزیں چھپا رکھی ہیں۔ پیٹرول، کوئلہ، گیس، لوہا،

سونا، چاندی، تانبا وغیرہ زمین ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اتنے خزانے بھری زمین عطا فرمائی ہے۔

مشق

۱۔ زمین کی سطح کیسی ہے؟

۲۔ چٹانیں کس کس قسم کی ہوتی ہیں؟

۳۔ ریگستان میں کیسے پودے ہوتے ہیں؟

۴۔ زرخیز مٹی میں کون کون سی چیزیں شامل ہوتی ہیں؟

۵۔ جنگلات کے فائدے بتائیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کیا کیا چیزیں چھپا رکھی ہیں؟

۷۔ زمین سے کون کون سی چیزیں حاصل ہوتی ہیں؟

۸۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں: تہ دار ۔ زرخیز ۔ پھل دار۔ چکنی مٹی ۔ پوشیدہ

۹۔ لفظ کے آگے "دار" لگا کر نیا لفظ بنائیں: جیسے = تہ ، دار = تہ دار

دکان ، ----- زمین ، ----- تھانے ، ----- پھول ، -----

۱۰۔ خوش خط لکھیں: شہد ۔ گوند ۔ قد ۔ مقصد ۔ سودا ۔ برباد ۔ اعتماد

۱۱۔ خالی جگہ میں موزوں لفظ لکھیں:

☆ زمین کی اوپر کی تہ -----مٹی کی بنی ہوتی ہے۔

☆ چٹانوں میں -----اور پتھر ہوتے ہیں۔

☆ جنگلوں سے ماحول کی آلودگی -----ہو جاتی ہے۔

☆ ہمیں جنگلات کی -----کرنی چاہیے۔

☆ ریگستان میں ہر طرف -----ہی -----ہوتی ہے۔

***

معلم/معلمہ، بچوں کو زمین کی ساخت کے بارے میں بتائیں۔ انھیں زمین کی سطح کی بناوٹ کا شعور دیں۔ میدان، سمندر، پہاڑ، صحرا، وادی، چٹانیں، جنگلات اور ماحولیات کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کریں اور بحث میں اُن کو شامل کریں۔

ہمارا وطن

ماسٹر صاحب: پاکستان ہمارا وطن ہے۔ ہمیں اپنے وطن سے بہت پیار ہے۔ آج ہم اپنے وطن کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

ہمارے وطن میں چار صوبے ہیں۔ ہم صوبۂ سندھ میں رہتے ہیں۔ پاکستان میں جتنے لوگ رہتے ہیں وہ اس ملک کی آبادی کہلاتے ہیں۔ ان میں مرد، عورتیں، لڑکے، لڑکیاں سب ہی شامل ہیں۔ ہمارے ملک کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے خوراک، پانی، لباس، رہائش اور روزگار کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خوراک، بجلی اور گیس وغیرہ احتیاط سے خرچ کریں اور انھیں ضایع ہونے سے بچائیں۔ خاور! آپ پاکستان کا سرکاری نام بتائیں۔

خاور: جناب! ہمارے وطن کا سرکاری نام ''اسلامی جُمہُورِیَہ پاکستان'' ہے۔

ماسٹر صاحب: شاباش! ہمارا یہ وطن بہت خوب صورت ہے۔ یہ اپنی تاریخی عمارتوں کی وجہ سے بھی بہت مشہور ہے۔ مثلاً شالیمار باغ، مینار پاکستان، مقبرہ جہانگیر، شاہی قلعہ، بادشاہی مسجد، مسجد مہابت خاں، قائداعظم ریزیڈنسی، ٹھٹے کی شاہی مسجد، رنی کوٹ، کوٹ ڈیجی، موئن جو دڑو، حیدرآباد کا پکّا قلعہ وغیرہ۔ آپ سب کو یہ تو معلوم ہی ہو گا کہ مینارِ پاکستان اور علامہ اقبالؒ کا مزار لاہور میں ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ کا مزار کراچی میں ہے۔ میں تمھیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہمارے وطن میں ہر طرح کی فصلیں پیدا
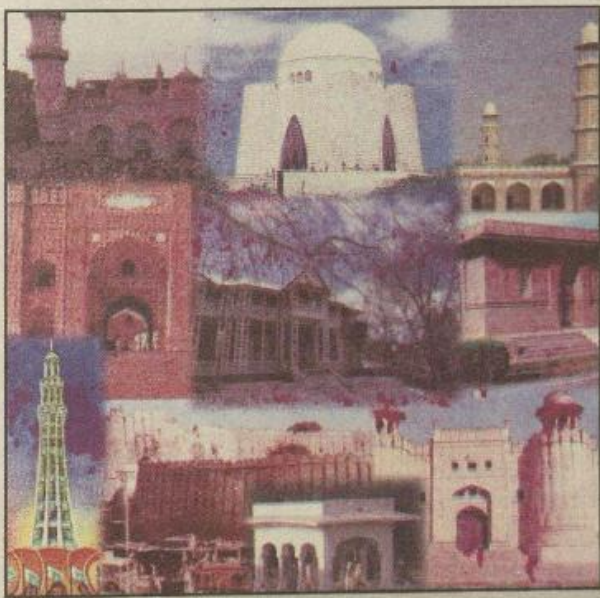
ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں بہت سی چیزوں کے کارخانے ہیں۔ جن میں کپڑا، شکر، گھی، سیمنٹ اور دوسرا بہت سا سامان بنتا ہے۔ ان کارخانوں میں بہت اچھی اور پائدار چیزیں تیار کی جاتی ہیں جو دوسرے ملکوں کو بھیجی جاتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کریں۔
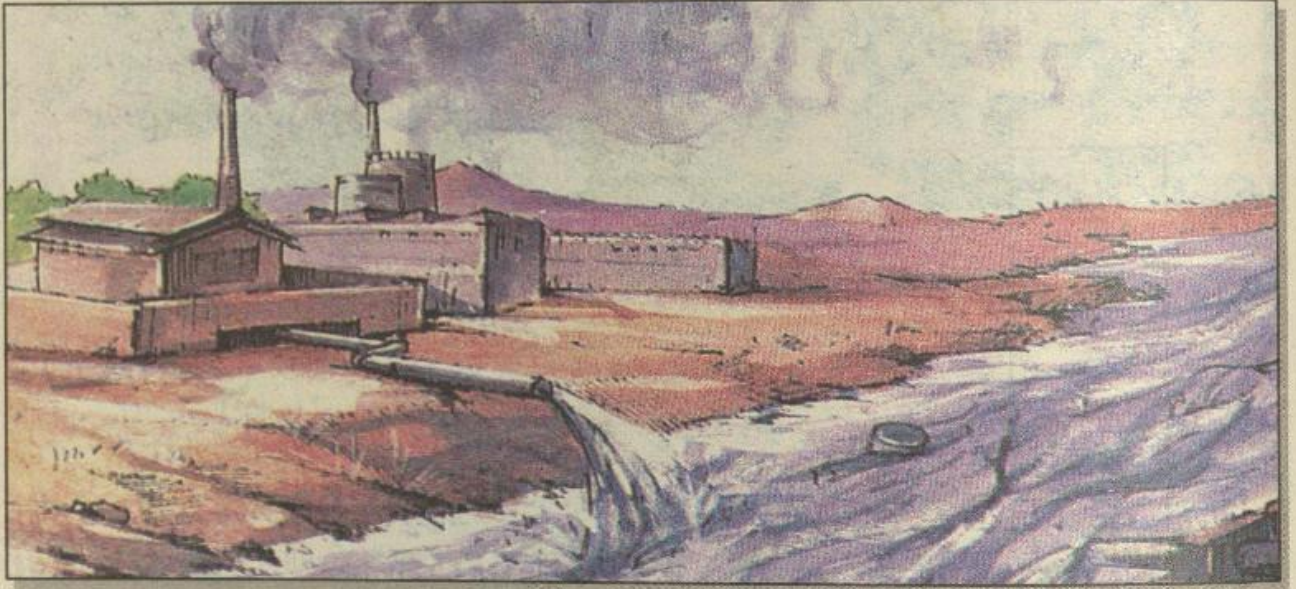
ہمیں جہاں کارخانوں سے بہت سے فائدے ہیں وہیں ان کارخانوں سے نکلنے والا زہریلا اور گندا پانی ہمارے دریاؤں اور سمندر کے صاف پانی کو گندا بھی کر دیتا ہے۔ اس زہریلے پانی سے آبی جانور مر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کارخانوں میں پیدا ہونے والا شور اور دھواں ماحول کو آلودہ کرتے ہیں۔ اس سے ہم طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ کارخانے لگاتے وقت ان باتوں کا خیال رکھا جائے کہ جن سے آلودگی کے مسائل پیدا نہ ہوں۔

مشق

۱۔ پاکستان کا سرکاری نام کیا ہے؟

۲۔ قائداعظمؒ کا مزار کس شہر میں ہے؟

۳۔ آلودگی سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ مینارِ پاکستان کہاں ہے؟

۵۔ ہمارے ملک میں کن کن چیزوں کے کارخانے ہیں؟

۶۔ سال میں کتنی فصلیں ہوتی ہیں؟

۷۔ جملوں میں استعمال کریں: ماحول ۔ آلودگی ۔ خوب صورت ۔ اضافہ ۔ وطن

۸۔ مختصر بات چیت لکھیں:

جیسے: بیٹا : ابا جان! مجھے اُردو کی کتاب چاہیے۔

ابا جان: اچھا بیٹا، میں آج شام کو لے آؤں گا۔

بیٹا : شکریہ ابا جان!

اسی طرح سے آپ امّی کے ساتھ بیٹی کی اور بھائی کے ساتھ بہن کی مختصر بات چیت لکھیں۔

۹۔ موزوں لفظ چن کر خالی جگہوں میں لکھیں:

لاہور
سادہ
تاریخی
کراچی
خوبصورت

☆ ہمارا وطن بہت .... ہے۔

☆ گاؤں کے لوگ .... زندگی بسر کرتے ہیں۔

☆ قائدِاعظمؒ کا مزار .... میں ہے۔

☆ پاکستان اپنی .... عمارتوں کی وجہ سے مشہور ہے۔

☆ علامہ اقبال کا مزار .... میں ہے۔

۱۰۔ ذیل کی چیزوں کو ان کے متعلقہ خانوں میں لکھیں:

چولھا ۔ تختۂ سیاہ ۔ شیر ۔ توا ۔ ہاتھی ۔ ڈبل روٹی ۔ چمٹا ۔ بستہ ۔ دیگچی ۔ پیالی ۔ ڈیسک ۔ چارٹ ۔ زیبرا ۔ نقشہ ۔ پلنگ ۔ بستر ۔ سانپ ۔ بندر ۔ جوتے ۔ ریچھ ۔ کتاب ۔ کاپی ۔

گھر	توا
اسکول	چاک
چڑیا گھر	بندر

۱۱۔ خوش خط لکھیں: وطن ۔ قالین ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان ۔ ماحول ۔ فائدہ

❋❋❋

معلم/معلمہ، بچوں سے پاکستان کا پرچم بلند کرا کے قومی نغمہ پڑھوائیں۔ اُن سے اپنے وطن کے بارے میں تقریریں کروائیں اور انھیں قائدِاعظم کی مختلف مواقع کی تصاویر دکھائیں۔ پاکستان کی معدنیات اور فصلوں کے نمونے دکھائیں۔

بِلّو کا بستہ

چھوٹی سی بِلّو ، چھوٹا سا بستہ
ٹُھونسا ہے جس میں ، کاغذ کا دستہ

لکڑی کا گھوڑا ، روئی کا بھالو
بیر اور امرود ، آلو ، کچالو

بِلّو کا بستہ ، جِن کی پٹاری
جب اس کو دیکھو پہلے سے بھاری

لٹُّو بھی اس میں رسّی بھی اس میں
ڈنڈا بھی اس میں گلّی بھی اس میں

اے پیاری بِلّو ، یہ تو بتاؤ
کیا کام کرنے اسکول جاؤ؟

اُردو نہ جانو ، انگلش نہ جانو
کہتی ہو خود کو بلقیس بانو

عَقل کی اتنی کچّی نہیں ہو
نو سال کی ہو ، بچّی نہیں ہو

باہر نکالو لکڑی کا گھوڑا
یہ رسّی لٹُّو یہ گلّی ڈنڈا

گُڑیا کے جمپر ، جُوتے جُرابیں
بستے میں رکھو اپنی کتابیں

مُنہ نہ بناؤ ، اسکول جاؤ
اے پیاری بِلّو ، اے پیاری بِلّو

(ابنِ انشا)

ضلعے کا انتظام

جس طرح گھر کا انتظام والدین چلاتے ہیں، اسی طرح ضلعے کا انتظام بھی کچھ لوگ چلاتے ہیں۔ یہ عوام کے منتخب کیے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ ہر ضلعے میں ایک ضلعی حکومت ہوتی ہے۔اور اس کا سربراہ ضلعی ناظم کہلاتا ہے۔ ضلعی ناظم کی مدد کے لیے ایک نائب ناظم ہوتا ہے۔ یہ نائب ناظم ضلعے کی اسمبلی کا سربراہ بھی ہوتا ہے۔ ضلعی حکومت عوام کی بھلائی اور ترقی کے لیے ہر طرح کا انتظام کرتی ہے۔ اس میں لوگوں کی صحت، شہر کی صفائی، کچے پکّے راستے، پینے کا پانی، گندے پانی کا نکاس، سیر و تفریح کے لیے پارک، باغات اور بہت سے کاموں کا انتظام شامل ہے۔ ہر ضلعے میں اور بھی عوام کے چُنے ہوئے لوگ ہوتے ہیں جنھیں کونسلر کہتے ہیں۔ ان میں کچھ کونسلر مرد ہوتے ہیں اور کچھ خواتین۔

انتظام کی سہولت کے لیے ہر ضلعے کو تَعلُّقے کی سطح پر تعلقہ کونسل اور یونین کونسلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تعلقوں کا انتظام تعلقہ ناظم چلاتا ہے۔ ضلع کونسل کی طرح تعلقے کی سطح پر ایک تعلقہ کونسل ہوتی ہے۔ اس کونسل کے رکن کونسلر ہوتے ہیں اور انھی کونسلروں میں سے ایک کونسلر کو تعلقہ کونسل کا ناظم چُنا جاتا ہے۔ تعلقہ کونسل کے اجلاس کی صدارت تعلقے کا نائب ناظم کرتا ہے۔ جب کہ یونین کونسل کا سربراہ یونین کا ناظم ہوتا ہے۔

چاہے یونین کونسل ہو، تعلقہ کونسل ہو یا ضلعی حکومت، ان سب کا کام عوام کی خدمت کرنا، اُن کی مشکلات دور کرنا اور اُن کے لیے ہر قسم کی آسانیاں پیدا کرنا ہے۔ عوام کے یہ منتخب نمائندے جو فیصلے کرتے ہیں، ان فیصلوں پر حکومت سے عمل کروانا ضلعی ناظم کی ذمے داری ہے۔ ضلعی ناظم کی مدد کے لیے ایک ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (ضلعی رابطہ افسر) ہوتا ہے۔ اس کے ماتحت ضلعے کے ہر محکمے کے الگ الگ افسران ہوتے ہیں۔ ان افسروں کے پاس تعلیم، صحت، زراعت، پولیس، شہری دفاع، مواصلات اور دوسرے محکمے ہوتے ہیں۔ ضلعی کونسل کی طرح تعلقہ کونسل کی مدد کے لیے نائب ضلعی رابطہ افسر ہوتے ہیں۔ انھیں ڈپٹی ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کہتے ہیں۔ یہ افسر اپنے ضلعی رابطہ افسر کے ماتحت رہتے ہوئے تعلقے اور یونین کونسل کی مدد کرتے ہیں۔

کراچی ہمارے ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس لیے اس شہر کو سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا درجہ حاصل ہے۔ اور انتظامی سہولت کے لیے اسے 18 ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تمام ٹاؤنز کے اوپر ایک اور بڑا ناظم ہوتا ہے جو کہ ''ناظمِ اعلیٰ'' کہلاتا ہے۔ یہ ناظم اعلیٰ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا سربراہ ہوتا ہے۔ یہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کاموں کی نگرانی کرتا ہے اور کراچی شہر کے انتظام کا بھی ذمے دار ہوتا ہے۔ اس کی مدد کے لیے نائب سٹی ناظم ہوتا ہے۔ جو کراچی سٹی گورنمنٹ کی اسمبلی کا سربراہ بھی ہوتا ہے۔

مشق

۱۔ ضلعے کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

۲۔ تعلقہ کونسل کے سربراہ کو کیا کہتے ہیں؟

۳۔ ضلعے کے رابطہ افسر کو کیا کہتے ہیں؟

۴۔ یونین کونسل یا تعلقے کا رابطہ افسر کیا کہلاتا ہے؟

۵۔ ضلعی اسمبلی کی صدارت کس کے ذمے ہوتی ہے؟

۶۔ ضلعی افسر کس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

۷۔ آپ اپنے ضلعے کے ناظم، نائب ناظم اور یونین، ٹاؤن/تعلقہ کونسل کے ناظم کے نام لکھیں:

۸۔ دیے ہوئے لفظوں سے موزوں لفظ چن کر خالی جگہ میں لکھیں:

(ناظم ۔ نائب ناظم ۔ شہری حکومت ۔ کونسلر)

☆ ضلعی اسمبلی کی صدارت ۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ذمے ہے۔

☆ ضلعے کی ترقی اور بھلائی کے کاموں کا ذمے دار ۔۔۔۔۔۔۔ ہوتا ہے۔

☆ کراچی میں اٹھارہ ٹاؤنز ہونے کی وجہ سے وہاں کی اسمبلی کو ۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

☆ یونین کونسل کا منتخب نمائندہ ۔۔۔۔۔۔۔ کہلاتا ہے۔

۹۔ اُستاد/اُستانی کے ہمراہ ضلعی ناظم کے دفتر کا دورہ کریں۔

***

معلم/معلمہ، ضلعے کی انتظامی اکائیوں، مختلف ضلعی انتظامی اداروں اور موجودہ نئے ضلعی نظامِ حکومت کے بارے میں چارٹ بنا کر گفتگو کریں۔

دُعا

ہاتھ اٹھائے ، سر کو جھکائے
تیرے کرم پر آس لگائے

آئے ہیں یارب تیرے در پر
اپنے کرم کی ہم پہ نظر کر

نام پہ تیرے جان فدا ہو
کوئی نہ دل میں تیرے سوا ہو

سیدھی راہ دکھا دے ہم کو
سچ مچ نیک بنا دے ہم کو

قوم کو دل سے پیار کریں ہم
قوم کا بیڑا پار کریں ہم

علم و ہنر سے شاد ہمیں کر
فکروں سے آزاد ہمیں کر

(محمد شفیع الدین نیرؔ)
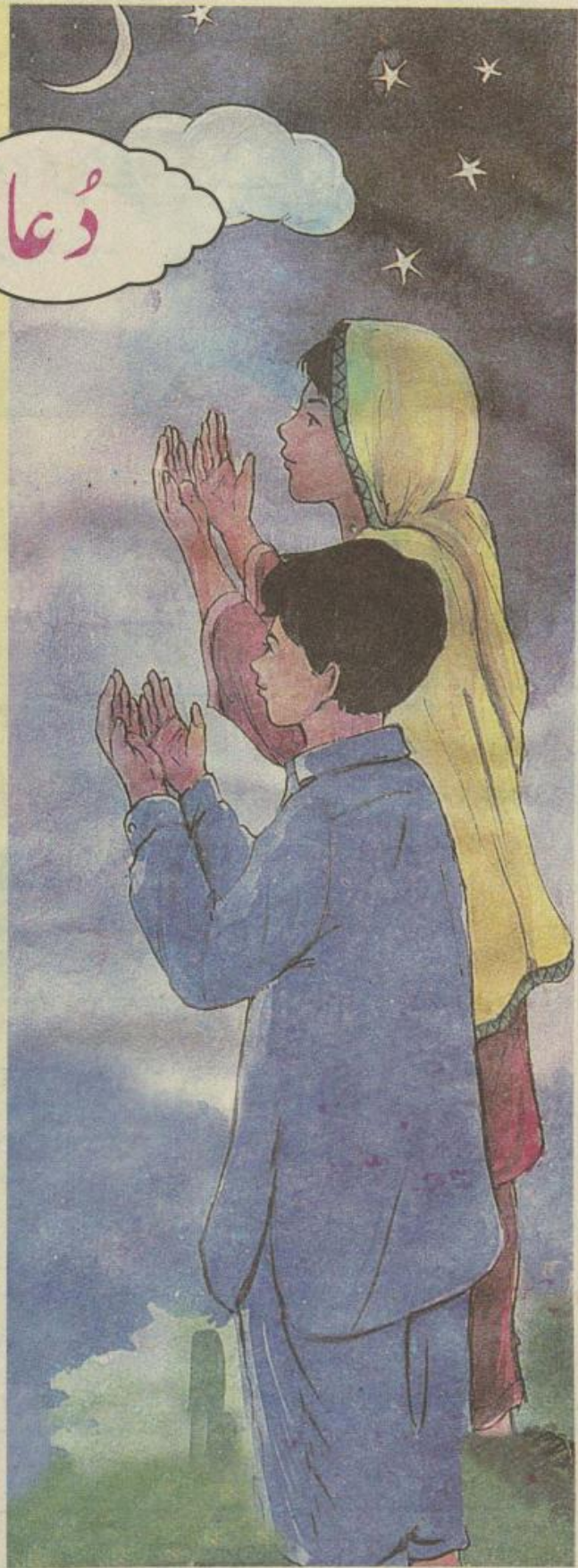
عربی خوانی

کھڑا زبر ٰ

قرآنِ مجید میں سادہ زبَر (فتحہ) کے علاوہ زبر کی ایک صورت یہ بھی ہے ۔ جیسے اٰ ، بٰ ۔ اسے کھڑا زبر کہتے ہیں۔ اُردُو میں جب الِف کی آواز کو لمبا کرنا ہو، تو ~ کا نشان بناتے اور حرف کو لمبی آواز سے پڑھتے ہیں ۔ جیسے آخر، آدم ۔ بس یہی آواز کھڑے زبر ٰ کی ہے ۔

اٰتِ　　اٰنِ　　اٰلِ　　اٰيِ　　طٰهٰ

ذٰلِكَ　　سَلٰمٌ　　اِلٰهٌ　　كِتٰبٌ　　اٰدَمُ

مٰلِكٌ　　هٰذَا　　وَقٰهُمْ　　اِسْحٰقَ　　اِسْمٰعِيْلَ

سُبْحٰنَ　　رَحْمٰنُ　　فٰكِهِيْنَ

الفِ مقصُورہ ٰی

قرآنِ مجید میں کہیں کہیں کھڑے زبر والے حرف کے بعد ایک "ی" لکھ دیتے ہیں، جو پڑھنے میں نہیں آتی ۔ ایسے کھڑے زبر کو الفِ مقصُورہ کہتے ہیں۔

اَذٰى　　اَعْطٰى　　مَوْلٰى　　اَهْدٰى　　بُشْرٰى　　كُبْرٰى

حُسْنٰى　　عُقْبٰى　　مُوْسٰى　　عِيْسٰى　　مُصْطَفٰى　　كَفٰى

اَعْمٰى　　نَادٰى　　مُهْتَدٰى　　مُنْتَهٰى

کھڑا زیر ٖ

هٖ　　بِهٖ　　هٰذِهٖ　　فَضْلِهٖ　　قَوْمِهٖ　　رُسُلِهٖ

كُتُبِهٖ　　اٰيَاتِهٖ　　اِبْرَاهِيْمَ　　بِكَرَمِهٖ

اُلٹا پیش ٗ

اِس نشان کو اُلٹا پیش کہتے ہیں ۔ اس کی آواز ایک واو کے ساتھ ہوگی جیسے هٗ = هُو

هٗ　　لَهٗ　　عَبْدُهٗ　　عِنْدَهٗ　　غَيْرُهٗ　　رَسُوْلُهٗ

وُ دَاوٗدَ يَسْتَوٗنَ يَلْوٗنَ

مخلوط آوازیں

اٰتِنَا مِنْ فَضْلِكَ اَعْطِهٖ رِزْقَهٗ سُبْحٰنَهٗ مَلٰٓئِكَتِهٖ

خٰلِدِيْنَ سَمٰوٰتٌ يَحْيٰى سُلَيْمٰنَ

شَدّ (تشدید)

ایک قسم کے دو حرف ایک ساتھ آجائیں (اِنْ نَ) تو ایک پر ّ کا نشان ّ بنا کر اس حرف کو دو مرتبہ پڑھتے ہیں۔ جیسے اِنْ نَ = اِنَّ یا جَلْ لَ = جَلَّ۔ جس حرف پر ّ کا نشان ّ بنا ہو، اُسے حرفِ مشدَّد کہا جاتا ہے۔

اَنَّ ظَنَّ اَلَّا اِلَّا حَجَّ مَكَّةُ

فَجٌّ نَبِيٌّ جَنَّةٌ عِفَّةٌ حَبَّةٍ عِلَّةً

لٰكِنَّ لَعَلَّ اَلَّذِىْ اَلَّذِيْنَ يُسَبِّحُ

نُقَدِّسُ غَفَّارٌ سَتَّارٌ جَبَّارٌ قَهَّارٌ

مُرکب کلمات فَجٍّ عَمِيْقٍ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

مِنَ الْمُتَّقِيْنَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ

شد کے بعد شد

کبھی ایک ہی لفظ میں دو حرفوں پر شد ہوتا ہے۔ جیسے مَكْ كِىْ يُ = مَكِّيٌّ میں ك اور ی پر ّ ہے۔ اس صورت کو شد بعد شد کہتے ہیں۔

اَبِيٌّ اُمِّيٌّ ذُرِّيَّةً مُزَّمِّلُ زَيَّنَّا لِيَذَّكَّرُوْا

مُرکب کلمات

رَبُّ السَّمٰوٰتِ مَسَّ النَّاسَ مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ هُوَ الرَّزَّاقُ زَيَّنَّا السَّمَآءَ

يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ مِنَ الطَّيِّبٰتِ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اِدغام

۱۔ اِدغام کے معنی ہیں "دوحرفوں کو آپس میں ایک کر دینا"۔ اِس قِسم کے حُرُوف ہم مخرج ہوتے ہیں یعنی ایسے حُرُوف جو مُنہ کے کسی ایک حِصّے ہی سے ادا ہوتے ہیں یا قریب المخرج، جو مُنہ کے اُن حِصّوں سے ادا ہوتے ہیں، جو پاس پاس واقع ہوں۔ اِدغام کو ظاہر کرنے کے لیے اس حرف پر علامتِ تشدید "ــّ" لگا دی جاتی ہے۔

۲۔ اِدغام میں پہلا حرف ساکن اور دُوسرا حرکت والا ہوتا ہے۔ جو حرف ساکن ہوتا ہے، اُس کی آواز ادا نہیں کی جاتی، بلکہ وُہ حرکت والے حرف کی آواز اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً "مِنْ رَّبٍّ" کو "مِرْ رَّبٍّ" پڑھا جائے گا۔ گویا "نْ" کی آواز ادا نہیں کی جائے گی۔

۳۔ اگر حرفِ ساکن "نْ" ہو اور "و" یا "ی" سے پہلے آئے، تو وہاں اِس کی آواز نُون غُنّہ کی ہوتی ہے۔ مثلاً "مِنْ وَّلِيٍّ" کو "مِنْوَلِيٍّ" پڑھا جائے گا۔

مِنْ رَّبٍّ مِنْ رَّبِّهِمْ مِنْ مَّآءٍ مِنْ نُّوْرٍ

مِنْ وَّلِيٍّ مِنْ نَّبِيٍّ مَنْ لَّا قُلْ لَّا

قُلْ رَّبِّىْ كِدْتَّ اَحَطْتُّ مَهَّدْتُّ

عَبَدْتَّ عَبَدْتُّمْ لَكُمْ مَّا اِذْ ظَّلَمُوْا

اَنْ لَّيْسَ هَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِىْ اِبْرٰهِيْمَ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ

شمسی اور قمری حروف

شمسی حروف چودہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔ ان سے پہلے جب "ال" بڑھایا جاتا ہے، تو "ل" کی آواز ادا نہیں کی جاتی، جیسے اَلشَّمْسُ = اَشَّمْسُ

اَلتُّرَابُ اَلثَّوْرُ اَلدَّارُ اَلذَّيْلُ اَلرَّجُلُ

اَلزَّيْتُوْنُ اَلسَّبِيْلُ اَلشَّكُوْرُ اَلصَّبُوْرُ اَلضِّيَآءُ

اَلطُّلُوْعُ اَلظُّهُوْرُ اَللَّيْلُ اَلنَّهَارُ

قمری حروف بھی چودہ ہیں: ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی۔ ان سے پہلے "ال" بڑھایا جاتا ہے تو "ال" کی آواز ادا کی جاتی ہے۔ جیسے اَلْقَمَرُ کو اَلْ قَمَرُ

اَلْاَرْضُ اَلْبَابُ اَلْجَمَلُ اَلْحَمْدُ اَلْخَيْرُ

اَلْعِلْمُ اَلْغَيْبُ اَلْفَقِيْرُ اَلْقَدَمُ اَلْكَنْزُ

اَلْمَرَضُ اَلْوَاحِدُ اَلْهَادِىْ اَلْيَوْمُ

مخلوط سبق

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۔ طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ ۔ وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۔ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ۔

نون کو میم سے بدلنا

جب ساکن نُون یا تنوین کے بعد حرف ب آئے تو اِس نُون کی آواز میم کی آواز ہو جاتی ہے اور اسے ظاہر کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی "م" لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً مِنْ بَعْدِیْ کی آواز مِنْ بَعْدِیْ (مِمْ بَعْدِیْ) ہونا چاہیے۔

مِنْ بَعْدِیْ ذَنْبٌ سُنْبُلَةٌ مِنْبَرٌ

اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ اَنْبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ

یَنْبُوْعًا اَنْبِئُوْنِیْ عَنْ بَیِّنَةٍ

سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ اَبَدًا اَبَدًا كَافِرٌ بِهٖ

خَبِیْرًا بَصِیْرًا قَالَ یٰاٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ

نُونِ قطنی

قرآنِ مجید میں کبھی کبھی آخری حرف کی تنوین کے بعد ساکن حرف آتا ہے۔ اِس حرف کو مِلانے کے لیے تنوین کی ایک حرکت کو زیر والے نِ سے بدل دیتے ہیں اور یہ نُون تنوین والے حرف اور ساکن حرف کے درمیان (نِ) لکھ دیتے ہیں۔ یہ نُون "نُونِ قُطنی" کہلاتا ہے۔ جیسے خَیْرَا ِۨ الْوَصِیَّةُ۔ اِسے خَیْرَ نِلْوَصِیَّةُ پڑھتے ہیں۔ ایسے ہی عَلِیْمُ ۨ ِالَّذِیْ کو عَلِیْمُ نِلَّذِیْ پڑھا جائے گا۔

شَدِیْدُ ۨ ِالَّذِیْ ۔ شِیْبَا ۨ ِالسَّمَآءُ ۔ مَثَلًا ۨ ِالْقَوْمُ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ۨ ِالَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۔ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ۨ ِالْمُسْتَقَرُّ ۝ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨ ِالَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

قرآنی رسمُ الخط

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ قرآن مجید میں بعض حرف لکھے جاتے ہیں، لیکن بولے نہیں جاتے۔ یہاں اِن الفاظ کی فہرست دی جا رہی ہے، جن میں ایسے حُروف موجود ہیں۔ قرآن مجید پڑھتے وقت اِن حُروف کا خیال رکھیے۔ جو حُروف بولنے میں نہیں آتے، اُن پر یہ نشان "×" لگا دیا گیا ہے۔

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سُورۃ	آیت
۱	اَنَا	اَنَ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲	اَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ	اَوْ يَعْفُوَلَّذِىْ	۲	۲۳۷
۳	اَفَاۡئِنْ مَّاتَ	اَفَإِنْ مَّاتَ	۳	۱۴۴
۴	لَاۡ اِلَى اللّٰهِ	لَاِلَى اللّٰهِ	۳	۱۵۸
۵	مَلَاۡئِهٖ	مَلَئِهٖ	۷	۱۰۳
۶	لَاۡ اَوْضَعُوْا	لَاَوْضَعُوْ	۹	۴۷
۷	مَلَاۡئِهِمْ	مَلَئِهِمْ	۱۰	۸۳
۸	ثَمُوْدَا	ثَمُوْدَ	۱۱	۶۸
۹	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَ	۱۳	۳۰
۱۰	لَنْ نَّدْعُوَا	لَنْ نَّدْعُوَ	۱۸	۱۴
۱۱	لِشَاْىْءٍ	لِشَىْءٍ	۱۸	۲۳

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سورۃ	آیت
۱۲	لٰكِنَّا	لٰكِنَّ	۱۸	۳۸
۱۳	اَفَائِنْ مِّتَّ	اَفَئِنْ مِّتَّ	۲۱	۳۴
۱۴	لَاَاذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	۲۷	۲۱
۱۵	لِيَرْبُوَا	لِيَرْبُوَ	۳۰	۳۹
۱۶	بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا	بِلّٰهِ ظُّنُوْنَ	۳۳	۱۰
۱۷	اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا	اَطَعْنَ رَّسُوْل	۳۳	۶۶
۱۸	فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا	فَاَضَلُّوْنَ سَّبِيْل	۳۳	۶۷
۱۹	لَاۡ اِلَى الْجَحِيْمِ	لَاِ لَلْجَحِيْمِ	۳۷	۶۸
۲۰	لِيَبْلُوَا	لِيَبْلُوَ	۴۷	۴
۲۱	نَبْلُوَا	نَبْلُوَ	۴۷	۳۱
۲۲	فَانْفُذُوْا	فَنْفُذُوْ	۵۵	۳۳
۲۳	لَاۡ اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	۵۹	۱۳
۲۴	سَلٰسِلَا	سَلٰسِلَ	۷۶	۴
۲۵	قَوَارِيْرَا	قَوَارِيْرَ	۷۶	۱۵، ۱۶
۲۶	كَانُوْا	كَانُوْ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲۷	قَالُوْا	قَالُوْ	" " "	" " "

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	قرآن میں جہاں بھی آئے
۲۸	فَادْعُ	فَدْعُ	〃 〃 〃
۲۹	صَلٰوتَكَ	صَلَاتَكَ	〃 〃 〃
۳۰	اٰتُوا الزَّكٰوةَ	اٰتُزْزَكَاةَ	〃 〃 〃
۳۱	اُولُوا الْاَرْحَامِ	اُلُلْاَرْحَامِ	〃 〃 〃
۳۲	اُولِى الْاَمْرِ	اُلِلْاَمْرِ	〃 〃 〃
۳۳	عَلٰى ۔ مَتٰى	عَلَا ۔ مَتَا	〃 〃 〃
۳۴	اِلٰى	اِلَا	〃 〃 〃
۳۵	هُدٰى	هُدَا	〃 〃 〃
۳۶	يُجْبٰى	يُجْبَا	〃 〃 〃
۳۷	عَلَى الْاَرْضِ	عَلَلْ اَرْضِ	〃 〃 〃
۳۸	عَلَى اسْتِحْيَآءٍ	عَلَسْتِحْيَآءٍ	〃 〃 〃
۳۹	اِلَى الصَّلٰوةِ	اِلَصَّلَاةِ	〃 〃 〃
۴۰	هَوٰىهُ	هَوَاهُ	〃 〃 〃
۴۱	مَوْلٰنَا	مَوْلَنَا	〃 〃 〃
۴۲	نَرٰىكَ	نَرَاكَ	〃 〃 〃

حُرُوفِ مُقَطَّعَات

قرآنِ مجید کی کچھ سورتوں کے شروع میں نیچے لکھے ہوئے حُرُوف موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۴ ہے۔ یہ حُرُوف مُقَطَّعَات کہلاتے ہیں۔ ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک حرف کا نام علیحدہ علیحدہ لیا جائے مثلاً الٓمٓ الف لَامٓ مِیْمٓ پڑھا جائے گا۔

شمار	حُرُوفِ مُقَطَّعَات	تَلَفُّظ	سُورۃ نمبر	آیت نمبر
۱	صٓ	صَادْ	۳۸	۱
۲	قٓ	قَافْ	۵۰	۱
۳	نٓ	نُوْنْ	۶۸	۱
۴	طٰهٰ	طَا هَا	۲۰	۱
۵	طٰسٓ	طَا سِیْنْ	۲۷	۱
۶	یٰسٓ	یَا سِیْنْ	۳۶	۱
۷	حٰمٓ	حَا مِیْمْ	۴۰	۱
۸	الٓمٓ	اَلِفْ لَامْ مِیْمْ	۲	۱
۹	الٓرٰ	اَلِفْ لَامْ رَا	۱۰	۱
۱۰	طٰسٓمٓ	طَا سِیْن مِیْمْ	۲۶	۱
۱۱	عٓسٓقٓ	عَیْنْ سِیْنْ قَافْ	۴۲	۲
۱۲	الٓمٓصٓ	اَلِفْ لَامْ مِیْمْ صَادْ	۷	۱
۱۳	الٓمٓرٰ	اَلِفْ لَامْ مِیْمْ رَا	۱۳	۱
۱۴	كٓهٰیٰعٓصٓ	کَافْ هَا یَا عَیْنْ صَادْ	۱۹	۱

رُمُوزِ اَوقاف

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اشارے دیے ہوئے ہیں کہ تلاوت کے دَوران ، کہاں رُکنا چاہیے۔
انھیں "رُموزِ اوقاف" کہتے ہیں۔ ایسے مشہور اشارے ذیل میں درج ہیں۔

۱	○	وَقْفِ تَام	ضرور ٹھیرنا چاہیے۔ آیت ختم ہوگئی۔
۲	مـ ۔ م	وَقْفِ لَازِم	ضرور ٹھیرنا چاہیے۔
۳	ط	وَقْفِ مُطْلَق	یہاں بھی ٹھیرنا چاہیے۔
۴	ج	وَقْفِ جَائِز	یہاں ٹھیرنا بہتر ہے۔ نہ ٹھیرنا بھی جائز ہے۔
۵	ز ۔ ز	وَقْفِ مُجَوَّز	یہاں نہ ٹھیرنا بہتر ہے۔
۶	ص	وَقْفِ مُرَخَّص	ملا کر پڑھنا چاہیے۔
۷	ق	قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ	یہاں نہ ٹھیرنا بہتر ہے۔
۸	لا لا	لَا وَقْفَ عَلَيْهِ	یہاں نہ ٹھیرنا بہت بہتر ہے۔
۹	قِفْ	يُوْقَفُ عَلَيْهِ	ٹھیرنا بہتر ہے۔
۱۰	صل	قَدْ يُوْصَلُ	ٹھیریں یا نہ ٹھیریں۔
۱۱	صلے	اَلْوَصْلُ اَوْلٰى	بہتر ہے کہ نہ ٹھیریں۔
۱۲	∴ ∴	مُعَانَقَة	جب ایسے نقطے کسی لفظ یا جملے سے پہلے اور بعد آئیں تو کسی ایک جگہ ٹھیریں اور دُوسری جگہ نہ ٹھیریں۔
۱۳	ك	كَذَالِكَ	جو اشارہ پہلے تھا، وُہی اِس جگہ ہے۔
۱۴	سجدہ	سَجْدَہ	آیت تمام کرکے سجدہ کرنا چاہیے۔

معلم/معلمہ: (۱) رُموزِ اوقاف کے مطابق بچوں کو سورۂ قدر پڑھائیں۔ (۲) مربوط نصاب کے تحت لازم ہے کہ بچوں کو قرآن مجید سے پہلا پارہ ناظرہ پڑھائیں اور سورۂ کوثر، سورۂ قریش، سورۂ ماعون اور ان شاء اللہ، ماشاء اللہ، ربنا آتنا فی الدنیا.......... (مکمل) زبانی یاد کرائیں۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو، سندھ
منظور شدہ: وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبۂ نصاب) حکومتِ پاکستان، اسلام آباد،
بمراسلہ نمبر ایف۔۹۔۳/۳۔ السنہ مجریہ ۲۸۔۲۔۲۰۰۵
بطور درسی کتاب برائے مدارسِ صوبۂ سندھ
قومی کمیٹی برائے جائزۂ کتبِ نصاب کی تصحیح شدہ

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد　کِشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام　قوتِ اُخوتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال　رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　جانِ استقبال
سایۂ خُدائے ذوالجلال

سلسلہ وار نمبر	4130	پبلشر کوڈ نمبر 115	
ماہ و سالِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
August - 2005	Third	15000	26.85